New Era Magazine

راہِ حق

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels | Articles | Books | Poetry | Interviews

از زاریہ فاطمہ

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

راہِ حق

از قلم زاریہ فاطمہ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

رات کے سائے بہت گہرے تھے. ہر طرف سکوت تھا ایسے میں کہیں دور سے وقفے وقفے سے آوارہ کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں لیکن کسی ذی روح کی موجودگی کے کوئی آثار نہیں تھے آسمان پر چاند بادلوں کی اوٹ میں تھا. یہ سب مل کے منظر کو ہولناک بنا رہے تھے.

تھوڑا وقت ہی گزرا تھا کے ماحول کی خاموشی کو گولی کی آواز نے توڑا. بھاگتے قدموں کی آوازیں اب آسانی سے سنی جا سکتی تھیں

ایک تیس پینتیس سالہ آدمی ہاتھ میں پستول پکڑے سرپٹ دوڑ رہا تھا کچھ کچھ لمحوں بعد ایک نظر اپنے پیچھے بھاگتے سیاہ نقاب پوشوں پہ ڈالتا اور بغیر پیچھے مڑے اور اپنی رفتار کم کئے گولی چلا دیتا.

لیکن اب کی بار شاید قسمت بھی اس کا ساتھ دینے سے انکاری تھی

وہ پیچھے دیکھتے ہوئے ابھی کچھ قدم ہی آگے بڑھا تھا کہ اندھیرا ہونے کے باعث سڑک پر موجود سپیڈ بریکر سے ٹھوکر کھا کر نیچے گرا. ٹھوکر لگنے کی وجہ سے اسکی گرفت

پستول پر ڈھیلی ہوئی اور وہ اچھل کر اس سے دور جا گری

وہ جلدی سے اٹھنے ہی والا تھا کے اسے اپنی گردن کے پچھلے حصے پر کسی کی مضبوط گرفت محسوس ہوئی. اسکی گردن اور کسی کے نہیں بلکہ انہی دو سیاہ نقاب پوشوں میں سے ایک کے ہاتھ میں تھی اور دوسرا نقاب پوش اب جھک کر سڑک سے اسکی پستول اٹھا چکا تھا

مسلسل 3 منٹ بھاگنے سے اسکی سانس پھول چکی تھی اور گرنے کی وجہ سے دائیں ٹانگ میں بھی ٹیس اٹھ رہی تھی.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سیاہ نقاب پوش نے ایک جھٹکے سے اس کے گریبان کو پکڑتے ہوئے اسے کھڑا کیا

گرنے کی وجہ سے چال میں لڑکھڑاہٹ واضح تھی.

"تمہیں کیا لگا تھا کے تم وہاں سے بھاگ جاو گے اور ہم تمہیں نہیں پکڑ پائیں گے تو یہ صرف تمہاری سوچ تھی.

"اب کی بار تم بھاگ نہیں سکتے موت کو تم نے خود دستک دی ہے" نقاب پوش کی غراہٹ سن کے اسکے رونگٹے کھڑے ہو گئے.

دیکھو تم لوگ پلیز مجھے جانے دو میں بالکل انجان ہوں تم لوگوں کو جو کچھ چاہیے میں "
وہ تمہیں دوں گا لیکن پلیز مجھے چھوڑ دو مجھے کچھ مت کرنا" اسکی آواز کپکپا رہی تھی

ہمیں جو چاہیئے وہ تو ہم حاصل کر کے ہی رہیں گے اور یہ بھی پتا لگا لیں گے کہ تم کتنے "
انجان ہو" یہ کہتے ہی دوسرے نقاب پوش نے کلوروفوم لگا رومال اسکے منہ پہ رکھ دیا
.اور تھوڑی سی مزاحمت کے بعد وہ اپنے ہوش کھو بیٹھا

سر کیا کرنا ہے اسکا؟" اب وہ نقاب ہٹا چکے تھے لیکن اندھیرے کی وجہ سے انکے "
.نقوش واضح نہیں ہو رہے تھے

اسے ہم اپنے ساتھ لے چلتے ہیں تھوڑے دن خاطر داری کریں گے تو خود بخود سب "
کچھ اگل دے گا" جواب نسوانی آواز میں ملا

.جی سر" اسی مودب لہجے میں کہا گیا"

لیکن اسد اس سے پہلے اس کے اڈے پر چلو جہاں سے یہ بھاگا تھا اور باقی سب کو بھی "
بولو کہ اسکا جو جو آدمی بچا ہے اسے زندہ چھوڑ دیں یہ ہمارے کام آئیں گے" خوبصورت
.اور سنجیدہ زنانہ آواز میں اگلا قدم بتایا

اسد نے سر خم کر کے گویا جواب دیا" کہ جیسا آپکا آرڈر" اور اس بے ہوش وجود کو اپنے کندھے پر ڈالا ساتھ ہی اپنے کان میں لگی بلوٹوتھ ڈیوائیس سے اپنے ساتھیوں کو اطلاع دی کے چوہا پکڑا گیا ہے اب بازی ہمارے ہاتھ میں ہے. دوسری طرف سے بھی کچھ کہا گیا جسکے بعد اس نے "ٹھیک ہے اوور" کہہ کر رابطہ منقطع کیا .

اور خود اپنے اس قدم کے کامیاب ہونے پر اس آدمی کو اپنے ساتھ لئے ان دونوں نے اپنے سیاہ نقاب منہ پر چڑھائے اور واپسی کی راہ لی .

سورج اپنی آب وتاب سے چمک رہا تھا. اگست کا اختتام تھا لیکن گرمی کا زور ابھی تک نہیں ٹوٹا تھا .

وہ بغیر گرمی کی پرواہ کئے اپنے جم نما کمرے میں موجود ٹریڈ مل پر دوڑ رہا تھا اسکا سارا جسم پسینے میں شرابور تھا. عمر تقریبا 30 سال، قد 6 فٹ 1 انچ قد، ہلکی بڑھی ہوئی داڑھی، سفید گندمی رنگت، گہرے بھورے بال ماتھے پر گرے ہوئے تھے اٹھی ہوئی ستواں ناک، کالی آنکھیں اور سب سے بڑھ کر اسکا مضبوط کسرتی جسم بلاشبہ وہ ایک وجیہہ مرد تھا.

اپنے ارد گرد ہر چیز سے بے نیاز وہ بس دوڑ رہا تھا اور اسکی یہی بے نیازی تھی کے وہ کسی ریاست کا مغرور شہزادہ لگتا تھا.

شدید گرمی میں مسلسل بھاگنے سے اسکی سفید گندمی رنگت مکمل سرخ ہو چکی تھی لیکن پھر بھی اسکی سانس نہیں پھولی تھیں ہر روز کی طرح یہ اسکا معمول تھا.

تھوڑی دیر اور بھاگنے کے بعد آخر کار وہ رک گیا پاس پڑے اپنے ٹاول سے چہرہ صاف کیا اور فرش ہونے کی غرض سے اپنے کمرے کا رخ کیا.

فرش ہو کر اس نے ازلی حلیے رائل بلیو جینز کے ساتھ وائٹ شرٹ پہنے بالوں کو ماتھے سے ہٹا کر اچھے سے سیٹ کئے اب ناشتہ کرنے کے لئے تیار تھا.

اسکے گھر کی ایک ایک چیز اسکے ذوق کا منہ بولتا ثبوت تھی. گھر کی بجائے اگر اسے محل کہا جائے تو بہتر ہے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنی تمام تر وجاہت لئے چیئر پر براجمان ہوا ہی تھا کہ اس کا خاص آدمی جیکب اندر داخل ہوا.

سر آپکے لئے ایک خبر ہے" جیکب نے ہچکچاتے ہوئے کہا کے مبادا کہیں وہ اسے کچا" ہی نہ چبا جائے

اسکے ماتھے پر چند لکیریں ابھر کر معدوم ہو گیئں

"ہاں بولو کیا خبر ہے؟"

سر وہ.....وہ کل رات شاہی جو ہمارا اسلحہ ملک سے باہر سپلائی کرتا ہے اس کے اڈے" پر کچھ نقاب پوشوں نے حملہ کر دیا.

اسلحہ غائب ہے...شاہی کے سارے آدمی مرے پڑے ہیں اور اسکا خود بھی کچھ اتا پتا نہیں"

ایک ہی بار تھوک نگل نگل کر ساری بات گوشگزار کر دی اور خود سر جھکا کے دور کھڑا ہو گیا کیونکہ وہ جانتا تھا کے اب کیا ہونے والا ہے

جیکب کی بات سننے کے بعد اس میں غصے کی اتنی شدید لہر اٹھی کے سامنے ٹیبل پر موجود ہر چیز زمین بوس کر دی اور جا کر جیکب کا گریبان پکڑ کر ایک زوردار گھونسا دے مارا.

جیکب کتنا ہی طاقتور صحیح لیکن اسکے فولادی ہاتھ کی ایک ہی مار سے فرش پر جا گرا

تم سب کمینوں کو میں نے کس لئے رکھا ہے جانتے بھی ہو کے اسلحہ غائب ہونے کا"
کیا مطلب ہے.. کس کی اتنی ہمت کے وہ مجھ پر یعنی "میر زکوان "پر ہاتھ ڈالے وہ
"موت ماروں گا کے خود موت بھی کانپ اٹھے

دفعہ ہو جاو اپنی یہ منحوس شکل لے کر یہاں سے "زی نے خونخوار تیوروں سے"
جیکب کو دیکھا جو فورن ہی وہاں سے غائب ہوا کیونکہ وہ جانتا تھا کے زی کے غصے کو ہوا
.دینا مطلب اپنی موت کو دعوت دینا ہے

جیکب کے جاتے ہی زی اپنے سٹڈی روم کی طرف بڑھا
اب غصے کی جگہ تجسس نے لے لی تھی

آخر ہو کون تم اور مجھ سے دشمنی کیوں مول لی؟ چلو جو بھی ہو مجھے تمہارا وار کرنے کا"

" انداز اچھا لگا. تم نے تو اپنی چال چل دی اب زی کی باری ہے

وہ خیال ہی خیال میں اپنے دشمن سے مخاطب تھا

"ایسی موت ماروں گا کہ تم عبرت بن جاو گے.....ہاہاہاہا"

.سٹڈی میں اب زی کے قہقہے گونج رہے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں"

" نظر آتی ہے انہیں اپنی منزل آسمانوں میں

تمام نقاب پوش شاہی کے اڈے کو تباہ کرنے کے بعد بلوچستان سے نکل گئے اور اب اسلام آباد اپنے مخصوص خفیہ فلیٹ میں موجود تھے جہاں پر وہ اپنے مشن کا تمام لائحہ عمل تیار کرتے تھے. ابھی وہاں پر کل 5 لوگ موجود تھے جن میں سے دو وہی نقاب پوش تھے جنہوں نے شاہنواز کی بھاگنے کی کوشش کو نہ صرف ناکام بنایا تھا بالکہ اس وقت وہ ان کی تحویل میں بھی تھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

" یہ وہ تمام فائلز ہیں جو ہمیں ریڈ کے دوران ملی تھیں" خضر نے کچھ فائلز میز پر رکھتے ہوئے کہا

" میں نے ان سب کا ایک تفصیلی جائزہ لیا ہے اس میں وہ تمام تفصیلات موجود ہیں کہ یہ اب تک کن کن لوگوں کو کہاں کہاں اسلحہ فراہم کر چکے ہیں اور مستقبل میں کچھ لوگوں کے ساتھ کی جانے والی اسلحے کی ڈیلز سب اس میں لکھا ہے اور سب سے بڑی

بات یہ کے زیادہ تر اسلحے کی سمگلنگ غیر ملکی لوگوں کے ساتھ کی گئی ہے جن کو بارڈر کے راستے سے غیر قانونی طور پر اسلحہ پہنچایا گیا ہے۔"اب کی بار اسفندیار نے تمام بات تفصیل سے ان سب کو بتائی جو پوری توجہ اسی پر مرکوز کئے ہوئے تھے۔

ویلڈن یہ سب کامیابی کی طرف ہمارا ایک چھوٹا سا قدم تھا۔ہم نے اپنا وار کر دیا اب " ہمیں انکی جوابی کاروائی کے لئے تیار رہنا ہوگا۔یاد رہے کے یہ مشن ہمیں ہر حال میں پورا کرنا ہے چاہے اسکے لئے ہمیں اپنے جسم میں بہتے خون کا آخری قطرہ تک کیوں نہ بہانا پڑے ہم کسی قسم کی قربانی سے گریز نہیں کریں گے اور میں امید کرتی ہوں کے آپ مجھے مایوس نہیں کریں گے !" بات مکمل کرتے ہی اس نے بائیں آبرو اچکا کے ان سب کو ایک نظر دیکھا گویا سوال کر رہی ہو کے واقعی مجھے مایوس نہیں کرو گے نا؟

اسکی بات کے جواب میں اب چاروں نے یک زبان ہو کر کہا"ہم آپ کو مایوس نہیں کریں گے کیپٹن"

گڈ.....ایجنٹ فخر اسلحہ اس وقت کہاں ہے؟"اب کی بار فخر سے سوال کیا جو کے "
.انکی تمام گفتگو کے دوران خاموش تھا

بلوچستان سے لایا ہوا تمام اسلحہ اس وقت بیسمنٹ میں محفوظ ہے"اس نے مختصر"
جواب دیا.بے شک فخر لغاری وہ انسان تھا جسے مذاق کے علاوہ کچھ سوجتا ہی نہیں تھا
اسکی زبان جب ایک بار شروع ہو تو رکنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی اپنے اسی ہنس مکھ مزاج
کی وجہ سے جہاں وہ انکی ٹیم کی رونق تھا وہیں اپنی اس بے لگام زبان کی وجہ سے کئی بار
کیپٹن کے عتاب کا شکار ہو چکا تھا لیکن مشن کے دوران اس قدر سنجیدہ کے اگر کوئی
.دیکھے تو اسے اپنی آنکھوں پر شبہ ہو گزرے

کیپٹن اس سے پہلے کے کچھ مزید پوچھتی سامنے پڑا فون رنگ ہوا.اسنے فون اٹھایا اور
.کال سپیکر پر کی

چند دعائی کلمات کے بعد اسنے اپنی کامیاب ریڈ اور ساری تفصیلات من و عن بیان کر دیں.

"Ok captain Hanal..... Report to headquarter"

حکمیہ آواز سپیکر پر ابھری

" Roger sir"

مودبانہ انداز میں کیپٹن نے حکم کی تکمیل کی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

" اوکے جنٹلمینز.... کیونکہ مجھے صبح ہیڈ کواٹرز کر لئے نکلنا ہے تو اسد آپ میرے ساتھ جائیں گے اور باقی آپ لوگوں سے مجھے امید ہے کہ آپ شاہی کا منہ کھولوالیں گے اور میری واپسی پر آپ مجھے اسکے ساتھیوں کی انفارمیشن دے رہے ہوں گے "

ہنال نے سب کو مخاطب کر کے کہا

.اوورانالٹ "کال کٹ چکی تھی "

جی بالکل کیپٹن "مشترکہ جواب آیا"

اب آپ لوگ بھی آرام کریں "اتنا کہہ کر وہ دروازے کی طرف بڑھی تھی"

کیپٹن ہنال کے جاتے ہی فخر کی تالو سے لگی زبان میں خارش ہوئی

.اس نے بھرپور آواز میں جمائی لی اور انگڑائیاں بھرنے لگا

اسکی اس حرکت پر اسد نے اسے گھور کر دیکھا جس میں اسفند اور خضر نے بھی اسکا ساتھ

.دیا

انکے اس طرح گھورنے کا کوئی بھی اثر لئے بغیر وہ اپنی جون میں آگیا

نزاکت لے کے آنکھوں میں وہ انکار دیکھنا توبہ"

"الٰہی ہم انھیں دیکھیں کے انکار دیکھنا دیکھیں

.فخر نے ان سب کے اسے گھورنے پر چوٹ کی

دیکھو میں مانتا ہوں کے تم لوگوں کو کوئی لڑکی نہیں ملتی لیکن یہ بات غلط ہے کہ تم "
لوگ مجھ جیسے ہینڈسم اور جوان لڑکوں کو ہی تاڑنا شروع کر دو" اس نے چڑانے والے
انداز میں سب سے کہا

جس پر خضر اور اسفند کے تو منہ کھل گئے اور تاثرات ایسے کے گویا کہہ رہیں ہوں

."میرے بھائی اتنی خوشفہمیاں؟" لیکن اسد نے جواب دینا اپنا فرض سمجھا

اتنے تم طرم خان.... یار تم میری بات سنو... یہ جتنی شرافت کا مظاہرہ تم کیپٹن"

کے سامنے کر کے ہماری ننھی جانوں پر رحم کرتے ہو ویسے ہی انکی غیر موجودگی میں بھی ہم پر رحم نہیں کر سکتے کیا ".

باقی دونوں نے بھی سر ہلا کر ہاں میں ہاں ملائی کہ ہم تمہارا اٹارچر برداشت نہیں کر سکتے ہمیں معاف کر دو .

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فخر بجائے شرمندہ ہونے کے ڈھٹائی سے بتیسی نکالنے لگا .

تم سب کی شکلیں ہی ایسی ہیں کے خود بخود تنگ کرنے کا دل کرتا ہے "

اور ابھی تم لوگوں کی شکلیں دیکھ کر مجھے آمد ہو رہی ہے 😉 "

ارے نہیں..... پھر سے نہیں "خضر جانتا تھا کے اس سے کسی اچھے کی امید لگانا "

.بے وقوفی ہے

مت بولو ار شاد ار شاد میں خود ہی سنا دیتا ہوں.... تو عرض کیا ہے "وہ بھی کہاں چپ" رہنے والوں میں سے تھا

باہر سے مراثی اندر سے ملنگ"

"تیرے رنگ رنگ تیرے رنگ رنگ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فخر اپنا دل ہلکا کر کے دروازے کی طرف بھاگا اور اسد اپنے آپ کو مراثی اور ملنگ کہے جانے پر اپنے آس پاس کوئی چیز تلاش کرنے لگا جو اسے مار سکے پر دیر ہو چکی تھی جناب فخر انکا سکون برباد کر کے خود سکون سے سونے جا چکے تھے اسفند اور خضر پہلے تو ہونکوں کی طرح اسکا شعر سمجھنے کی کوشش کرنے لگے اور جب سمجھ آئی تو خضر کا حال بھی اسد سے کچھ مختلف نہ تھا جبکہ اسفند باقاعدہ قہقہے لگا کر ہنس رہا تھا.

ادھر اپنے ساتھ ہوئے اتنے بڑے سانحے کی وجہ سے زی تلملا رہا تھا اور اپنے ہر آدمی کی جان اس نے سولی پر ٹانگ رکھی تھی کہ کہیں سے بھی ان لوگوں کا پتا لگوا و جنہوں نے اسکا اتنا بڑا نقصان کروایا ہے.

ابھی بھی وہ بے چینی سے سٹڈی میں چکر لگا رہا تھا. پیشانی شکن آلود تھی. ہاتھ بار بار بالوں میں پھیر کر شاید وہ کچھ سوچنے کی کوشش کر رہا تھا کے تبھی سٹڈی کے دروازے پر دستک ہوئی اس نے بغیر دروازے کی طرف رخ موڑے ہی اندر آنے کی اجازت دی کیونکہ وہ جانتا تھا آنے والا کون ہے.

آجاواندر "لہجہ ہمیشہ کی طرح سرد تھا"

جیکب دروازہ دھکیلتااندر داخل ہوااور چلتاہوازی کے سامنے ہاتھ باندھ کر مودب انداز میں کھڑاہو گیا

بولو کیاہوا؟ کچھ پتالگا کے کون لوگ تھے وہ؟"استفساریہ لہجے میں وہ جیکب سے" مخاطب تھا

باس بس اتنامعلوم ہو سکاہے کے وہ 5 آدمی تھے، چہرے سب نے چھپائے ہوئے" تھے کسی کی شکل نظر نہیں آرہی تھی اور تواوران سب نے کسی بھی آدمی کو نہیں چھوڑا جو ہمیں انکے بارے میں بتاسکے سب کومار دیااور دو کو ساتھ لے گئے مجھے تووہ عام لوگ نہیں لگتے ہمارے اتنے آدمیوں کوڈھیر کر دیااوراسلحہ بھی لے گئے اور....."

.جیکب ابھی بول رہا تھا کے زی کی دھاڑ نے اسے خاموش ہونے پر مجبور کر دیا

کیا میں نے تمہیں یہاں ان کی شان میں قصیدے پڑھنے کے لئے بلایا ہے؟ جتنا کہا" کروں وہ کیا کرو جاو اور وہ کیمرے کی فوٹیج مجھے لا کر دو." زی پھنکارتے ہوئے بولا

او کے باس اور مجھے آپکو بتانا تھا کے دبئ کے شیخ حبیب اور انکی بیٹی آپ سے ملنا چاہتے" ہیں کسی خاص مقصد کے لئے "اب کی بار وہ مدعے پر آیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شیخ سے بولو اکیلے آئیں بیٹی کو ساتھ لانے کی ضرورت نہیں." قدرے نفرت سے" اسنے جواب دیا

جی باس لیکن وہ لڑکی کافی سیدھی ہے "جیکب کو اسکی عورتوں سے اس پرہیز کی منطق" سمجھ نہیں آتی تھی

لہجہ ہمیشہ کی طرح سرد تھا "سیدھا رستہ اور سیدھے لوگ کسی کو پسند نہیں آتے"

جیکب نے نکلنے میں ہی عافیت جانی اور سر ہلاتا باہر چلا گیا

نفرت ہے مجھے اس عورت ذات سے، یہ کبھی اپنے سے جڑے رشتوں سے وفادار " نہیں ہوتیں میرا بس چلے تو اس دنیا میں موجود ہر عورت کو اپنے ہاتوں سے قتل کروں "اسکی آنکھوں میں سرخی اس قدر تھی جیسے لہو نکلنے کو بے تاب ہو. زی کے لہجے میں عورتوں کے ذکر پر نفرت اور حقارت عروج پر ہوتی تھی لیکن آج تک کوئی بھی اسکی اس نفرت کے پیچھے وجہ کو نہیں جان پایا تھا ماضی کی کچھ یادیں ہمیشہ اسے وحشی بنا دیتی تھیں.

سورج کی تپش ہر چیز کو جھلسا رہی تھی. ریتیلی زمین پر چلتے چلتے اسکے پاوں جل گئے تھے اس ریت کے صحرا میں اسکے علاوہ اور کوئی نہیں تھا پیاس کی شدت سے گلا خشک ہو گیا تھا اس سے ایک اور قدم اٹھانا دشوار ہو گیا تو وہ گھٹنوں کے بل وہیں ڈھیر ہو گئی .

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تبھی اسے کچھ لوگ اپنی طرف آتے دکھائی دیئے غور سے دیکھنے پر وہ چہرے اسے شناسا لگے اچانک وہ اٹھی اور انکی طرف بھاگنا شروع کر دیا

"بھائی، بابا کہاں تھے آپ لوگ؟ آپ کو پتہ ہے کہ میں بہت ڈر گئی تھی مجھے لگا کے میں مر جاوں گی یہاں پر آپ لوگ کچھ بول کیوں نہیں رہے"

وہ اونچی اونچی چیختے ہوئے انکی طرف بڑھ رہی تھی کے اچانک کہیں سے کالے کپڑوں

میں منہ پر کپڑا لپیٹے ہاتھ میں چاقو اور پستول لئے کچھ لوگ ان کے پاس آئے اسکے دیکھتے ہی دیکھتے ایک آدمی نے آگے بڑھ کر اسکے بھائی کی شہ رگ کاٹ دی اسکے باپ نے بھی کوئی مزاحمت نہیں کی وہ لوگ انکے سینے میں گولیاں برسا برسا کر جب تھک گئے تو ان کے بے جان وجودوں کو ٹھوکر مارتے واپس چلے گئے جیسے آئے تھے

وہ ابھی تک اپنی جگہ پر سن کھڑی تھی جیسے ہی اپنی اس کیفیت سے باہر آئی تو فورن سے انکی طرف لپکی.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا اٹھیں کیا ہو گیا ہے آپکو؟ بابا پلیز آنکھیں کھولیں چلیں ہمیں یہاں سے جانا ہے" اٹھیں نا پلیز" وہ روتی چیختی اپنے باپ کے بے جان وجود کو جھنجھوڑ رہی تھی. پھر بھاگ کر بھائی کی لاش کے پاس گئی.

بھائی وہ دیکھیں بابا کو کچھ ہو گیا ہے وہ اٹھ نہیں رہے انکا بہت خون نکل رہا ہے بھائی"

آپ کیوں ایسے آنکھیں بند کر کے لیٹے ہوئے ہیں پلیز اٹھیں نا بابا کو ہاسپٹل لے کر چلتے ہیں.....بھائی.....بھائی...."وہ چیخ رہر تھی چلا رہی تھی لیکن وہاں اسکی مدد کو آنے والا کوئی نہیں تھا

اچانک ایک جھٹکے سے اسکی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو ایک کمرے پایا پورا جسم پسینے میں شرابور تھا دل کی دھڑکن تیز تیز چل رہی تھی سانسیں بھی اتھل پتھل تھیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یا میرے اللہ! یہ خواب میرا پیچھا کیوں نہیں چھوڑ دیتے "

.ابھی وہ نارمل ہوتی اللہ تعالٰی سے مخاطب تھی کے اسکے کانوں میں فجر کی آذان گونجی

کمرے کی کھڑکی سے باہر جھانک کر دیکھا تو فجر کا وقت ہو رہا تھا. خود کو کمپوز کرتی وہ واشروم کی جانب بڑھی

کچھ دیر بعد وہ نم چہرہ لئے کالے رنگ کی چادر نماز کے سٹائل سے لپیٹے واشروم سے باہر .آئی

بلاشبہ وہ بہت حسین تھی.... گوری رنگت، گرے کلر کی آنکھیں، عام لڑکیوں کی نسبت 5 فٹ 9 انچ نکلتا دراز قد، ہلکے بھورے رنگ کے کمر کو چھوتے سیدھے بال، پتلے گلابی ہونٹ اور گورے ہاتھوں کی مخروطی انگلیوں سے وہ کسی کو بھی اپنے حسن سے پاگل کرنے کا ہنر رکھتی تھی.

ابھی بھی اجلا سفید نم چہرہ کالی چادر کے ہالے میں بہت پر نور نظر آرہا تھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کمرے کے ایک کونے میں اسنے جائے نماز بچھا کر نماز ادا کی اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے

"اے میرے اللہ! آپ تمام جہانوں کے مالک ہیں، آپ چیونٹی سے لیکر انسان تک سب مخلوق کے خالق و رازق ہیں، آپ غفور و رحیم ہیں، رحمان و رحیم ہیں، قہار و جبار ہیں، آپ ہمارے ظاہر و باطن سب سے واقف ہیں ہمارے دل کے حال سے واقف ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں میں آپکی جس جس نعمت کا شکر ادا کروں کم

ہے، آپ نے مجھے کھانے پینے کو رزق دیا، اوڑھنے کو کپڑے دیئے، رہنے کو گھر دیا اور سب سے بڑھ کر ہاتھ، ناک، کان، آنکھ، پیر سب سلامت دے کر ایک مکمل انسان بنایا.

میری جان آپ پر اور محمد (صلی اللہ الہ علیہ وسلم) پر قربان، میں آپ کی بہت گناہ گار بندی ہوں

میرے گناہ معاف فرما میرے رب!

جو لوگ کسی دکھ، تکلیف، پریشانی یا مشکل میں ہیں ان کی مشکلات کو دور فرما.

بیماروں کو شفا عطا فرما اور بے اولادوں کو اولاد نورین ہ عطا فرما

اولاد والوں کی اولادوں کو نیک بنا دیں.

تمام نوجوان نسل کو ہدایت عطا فرمائیں اور انکے دلوں کو دین اور وطن کی محبت سے بھر دیں.

میرے وطن کو ہمیشہ شاد و بادر کھے گا اسکی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے والے کو نیست و

!نابود فرما میرے رب

میں جتنا شکر ادا کروں وہ کم ہے کہ آپ نے مجھے اپنے وطن کی مٹی کا قرض اتارنے، اسکی حفاظت کے لئے ہر وقت اپنی جان قربان کرنے والے وطن کے محافظوں میں شامل کیا.

یااللہ جس دن اس مٹی سے میری محبت میں کمی آجائے یا میں کبھی اپنی جان بچانے کے لئے دشمن کو پیٹھ دکھا کر بھاگنے لگوں تو اسی وقت میری روح میرے جسم کا ساتھ چھوڑ دے. مجھے شہادت کی موت نصیب فرمائے گا.

مجھے ہمیشہ حق اور سچ کے راستے پہ چلنے کی توفیق عطا فرمائیں اور مجھے سکون دے دیں، مجھے ان خوابوں سے چھٹکارا دے دیں میرے مالک آپ تو ہمیں ستر ماوں سے زیادہ پیار کرتے ہیں نا تو کیسے اپنے بندوں کو تکلیف میں دیکھ سکتے ہیں، مجھے سکون دے دے میرے اللہ اور اگر یہ تمام دعائیں میرے حق میں بہتر ہیں تو انھیں قبول فرمائیں

روز قیامت ہمیں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ سلم) کی شفاعت نصیب فرمائے گا اور مرتے وقت ہمیں کلمہ نصیب فرمائے گا." دعا کے لئے اٹھائے ہاتھ اس نے منہ پر پھیرے اور آنکھوں میں آئے ایک آنسو کو جلدی سے صاف کیا کہیں کوئی اسکی آنکھوں میں نمی نہ

.دیکھ لے

اسنے گھڑی میں وقت دیکھا تو ابھی وقت باقی تھا اسنے جائے نماز کو اسکی جگہ پر رکھا اور
.فون اٹھا کر ایک نمبر ملایا

"ہیلو! ایک کام بولا تھا تمہیں وہ بھی نہیں ہو سکا ابھی تک، کدھر مر گئے ہو تم کل رات تمہیں میں نے وہ سی سی ٹی وی فوٹیج لانے کو کہا تھا جس میں شاہی کے اڈے پر حملہ ہوا تھا، کہاں ہے وہ؟" زی جو کل رات سے جیکب کا انتظار کر رہا تھا کے وہ اسے وہ سی سی ٹی وی فوٹیج لا کر دے جس میں ان آدمیوں نے شاہی کے اڈے پر حملہ کیا تھا اور اسلحہ بھی لے اڑے تھے ساری رات انتظار کرنے کے بعد صبح تیش میں آ کر اس نے جیکب کو کال ملائی تھی جو اس نے ایک ہی بار میں اٹھالی...

باس وہ میں ہماری ڈر گزکی ڈیل فائنل کرنے گیا تھا. کوبرا کو جلدی تھی کیونکہ اس" نے انھیں کالجز اور یونیورسٹیز میں سپلائی کرنا تھا اسی لئے میں آپ کا کام نہیں کر سکا میں ابھی وہ فوٹیج لے کر آپکے پاس آتا ہوں" جیکب نے بہت ادب سے اسے جواب دیا تا کہ اسکے عتاب سے بچ سکے

منٹ دے رہا ہوں جلدی سے پہنچو نہیں تو تمہیں جہنم کے علاوہ کہیں اور پہنچنے 10" کے قابل نہیں چھوڑوں گا" کہتے ساتھ ہی اسنے کال کاٹ دی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیپٹن کی کال آتی دیکھ کر اسد نے فورن سے پیشتر کال اٹھائی

اسلام علیکم سر!"کل اٹھاتے ہی اس نے سلامتی بھیجی"

وعلیکم اسلام "کیپٹن ہنال نے بھی جواب میں سلامتی بھیجی"

کیپٹن اتنی صبح... میرا مطلب ہے سب خیریت ہے؟"اسد سے بات نہیں بن پا رہی تھی کے کیا پوچھے کہ آخر کیوں اتنی صبح کال کی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی کل رات جیسا کے میں نے آپکو بتایا تھا کے ہمیں آج ہیڈ کوارٹر کے لیے نکلنا ہے تو" اسی سلسلے میں کال کی ہے، تمام اسلحہ اور وہ فائلز ہیڈ کوارٹر لے جانے کی تیاری کریں اور ایک گھنٹے کے اندر مجھے تیار ملیں، ہمیں نکلنا ہے ایک گھنٹے کے اندر اندر "کال کرنے کی وجہ بتانے کے ساتھ ساتھ وہ نیا آرڈر کرنا نہیں بھولی

جو کہ بقول فخر کے وہ "ایک کے ساتھ دو سر افری کرتی تھی" جبکہ لہجہ ہمیشہ کی طرح سنجیدہ تھا

او کے سر میں ایک گھنٹے میں آپکو رپورٹ کرتا ہوں" اسنے جواب میں بس یہی کہا "

او کے... فی امان اللہ" اسنے بات کا اختتام کیا"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسد نے بھی اللہ خافظ کہہ کر کال کاٹ دی اور ہیڈ کوارٹر جانے کی تیاری میں مصروف ہو گیا.

کمرے میں ہر سو تاریکی چھائی تھی باہر دن ہے یا رات پتا لگانا بہت مشکل تھا. اسے اس جگہ پر آئے پورا ایک دن گزر گیا تھا اور سارا وقت وہ بھوکا پیاسا تھا. اب تو اس میں خود کو آزاد کروانے کے لئے اتنی طاقت بھی نہیں بچی تھی کیونکہ اسے بری طرح سے تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا. چہرے اور جسم پر ہر جگہ نیل پڑے ہوئے تھے اور کافی جگہوں پر خون جما ہوا تھا.

وہ غنودگی کی حالت میں اس کمرے کا جائزہ لے رہا تھا جہاں اسے قید کر کے رکھا ہوا تھا. جس میں صرف ایک کرسی موجود تھی جس پر اسے باندھا گیا تھا.

ابھی اس نے آنکھیں سکوڑ کے آگے پیچھے دیکھا تھا کے کہیں سے باہر نکلنے کا راستہ مل جائے کے اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھاڑ کی آواز سے کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے جنہوں نے چہرے پر ماسک چڑھا رکھے تھے.

ہاں تو کیسی لگی آپکو ہماری خاطر داری؟.....کسی چیز کی کمی تو نہیں ہوئی آپکو؟"لہجہ طنزیہ تھا"

پانی.....پانی"بہت مشکل سے زبان سے چند الفاظ نکلے"

ارے ارے! یہ کیا شاہنواز صاحب کو پانی چاہیے"انداز صاف مذاق اڑانے والا تھا"

جاو پانی لاو اسکے لئے"دوسرے آدمی کو کہا جو فورن باہر سے ایک جگ پانی کا لے کر آیا.

لیکن اس پانی سے بھاپ اڑ رہی تھی.

نقاب پوش نے دیکھتے ہی دیکھتے وہ کھولتا ہو پانی کا جگ شاہی کے چہرے پر انڈھیل دیا جس سے کمرے میں اسکی دردناک چیخ گونجی.اسکا چہرہ بری طرح جھلس گیا تھا

تمہیں کیا لگتا ہے کہ ہم تمہیں یہاں تمہاری خدمت کرنے کے لئے لائے ہیں..."

بڑے ہی سخت چمڑی کے ہو تم اتنی مار کھانے کے بعد بھی زبان نہیں کھول

رہے...."

بتاو ہمیں کس کے کہنے پر یہ سب کر رہے ہو؟ تمہارے ان کالے دھندوں میں اور "

کون کون شامل ہے" نقاب پوش اسکی طرف جھکتے ہوئے سختی سے اسکے منہ کو دبوچ کر

بولا

مجھے چھوڑ دو.... جانے دو پلیز" بے بسی اسکے انداز سے جھلک رہی تھی"

اچھا تو تم ایسے نہیں مانو گے... جاوا سفی جا کر سامان لے کر آو" خضر نے ایک نظر پاس"

کھڑے اسفند کو کہا جو حکم کی تکمیل کرتا کمرے سے باہر گیا اور مطلوبہ سامان لے کر

.واپس کمرے میں داخل ہوا

خضر نے اسکے ہاتھ سے پلاس لیا اور ایک ایک کر کے اسکے دائیں پاوں کے ناخن اکھاڑنے شروع کر دیئے. کمرے کی دیواریں شاہنواز کی دردناک چیخوں سے دہل رہی تھیں.

.کو برااااا.... کو برا" اچانک ہی شاہنواز چیخنے لگا"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بولو جلدی سے "خضر اس سے دور ہٹتے ہوئے کہا"

میں بتاتا ہوں... ممم میں اسے نہیں جانتا.... آج تک نہ تو کسی کو باس کا اصلی نام" معلوم ہے اور نہ ہی انکا چہرہ آج تک کسی نے دیکھا ہے... بس سب اسے زی کے نام سے جانتے ہیں.... کو برازی کا ہی آدمی ہے جو کہ اسکے کہنے پر یونیورسٹیوں اور کالجوں میں ڈرگز سپلائے کرتا ہے اور بہت سے سٹوڈنٹس اس لت کی وجہ سے مارے جا چکے

ہیں.. کو براہی وہ آدمی ہے جو تم لوگوں کو زی کے خاص آدمی جیکب تک پہنچا سکتا ہے... اگر تم لوگ جیکب تک پہنچ گئے تو سمجھو زی کی جان تمہارے قبضے میں ہے.... میری کو براسے اسلحے کے سلسلے میں کافی بار ملاقات ہو چکی ہے.... یونیورسٹیز میں اگر کبھی کچھ گروپوں میں تصادم ہو جائے اور بات بڑھ جائے تو کو برا انہیں خفیہ طور پر اسلحہ فراہم کرتا ہے.... میں اور کچھ نہیں جانتا کے زی کون ہے.... دیکھو اب مجھے جانے دو میں سب کچھ بتا چکا ہوں آخر کون ہو تم لوگ" وہ ساری بات انکو بتا گیا.

خضر نے سر ہلا کر اسفند کو اشارہ کیا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس دھرتی کے بیٹے اور اپنے ملک کے محافظ..... جو تم جیسے غداروں کو انکے انجام" "تک پہنچانے کا ایک ذریعہ ہیں.. بس اتنا جان لو کے ہم تمہاری موت ہیں

یہ کہتے ہی اسفند نے اپنی پستول نکالی اور اسکی ساری گولیاں اسکے سینے میں اتار دیں... تڑپتا ہوا اسکا وجود ساکت ہو گیا اور گردن ایک طرف ڈھلک چکی تھی ایک اور غدار اپنے انجام تک پہنچ چکا تھا.

وہ دونوں اسکی لاش کو یونہی چھوڑ کر باہر کی طرف بڑھ گئے

ٹھیک ایک گھنٹے کے اندر اندر اسد اپنا یونیفارم پہنے پارکنگ ایریا میں موجود تھا. ابھی وہ گاڑی سے نکلا ہی تھا کے سامنے سے کیپٹن ہنال اسے اپنے مخصوص آرمی یونیفارم میں کالے بوٹس پہنے سر پر آرمی کیپ پہنے اپنی طرف آتی دکھائی دی.

اسکے پاس پہنچتے ہی اسد نے اسے سلیوٹ کیا.

اسلام علیکم سر!" اور سلامتی بھیجنا نہیں بھولا تھا"

وعلیکم السلام" کیپٹن نے بھی اسی انداز میں اسکے سلیوٹ اور سلام کا جواب دیا".

اسد نے سر خم کیااور آگے بڑھ کر گاڑی کا فرنٹ ڈور اسکے لئے کھول دیا. ہنال نے وقت ضائع کئے بغیر اپنی سیٹ سنبھالی اور دروازہ بند کیا.

اسد کو کیپٹن ہنال سے ملنے کے بعد لڑکیوں کی ایک نئ قسم کے بارے میں معلوم ہوا تھا

.....ہر وقت ایک جیسا سنجیدہ بے تاثر چہرہ

لیکن اسکی اس سنجیدگی کی وجہ ان میں سے کوئی بھی نہیں جانتا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسد پیچھے سے ہوتا ہوا گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور گاڑی سٹارٹ کر کے سٹیرنگ سنبھالا. اب وہ دونوں ہیڈ کوارٹر کی طرف اپنے سفر پر روانہ ہوئے

یونیورسٹی میں اس وقت معمول کی گہما گہمی تھی. کچھ سٹوڈنٹس کیفے ٹیریا میں گپے ہانکنے میں مصروف تھے تو کچھ گروپس کی شکل میں جگہ جگہ ڈھیر تھے.

وہ نیلی پینٹ پر سفید شرٹ پہنے نیلے رنگ کا کوٹ پہنے ساتھ ہم رنگ ٹائی لگائے بالوں کو سلیقے سے سیٹ کیے ایک ہاتھ میں فولڈر پکڑے دوسرے ہاتھ سے کوٹ کا بٹن بند کرتا ایک نظر سب پر ڈالتا اپنی کلاس کی طرف بڑھا. اسے کلاس میں جاتا دیکھ کر کچھ سٹوڈنٹس اسکے پیچھے لپکے.

وہ شاہانہ چال چلتا، تیز تیز قدم اٹھاتا کلاس روم میں اینٹر ہوا.

سب سٹوڈنٹس نے اسے سلام کیا اور جو اسکے آنے سے پہلے تماشے کرنے میں مصروف تھے وہ ہڑبڑا کر اپنی جگہوں پر بیٹھے.

اسنے ایک نظر کلاس کی طرف ڈالی جو کہ اب واقعی ایک کلاس کا منظر پیش کر رہی تھی

.اور انکے سلام کا جواب دیتا روسٹرم کی طرف بڑھا

"جی تو گڈ مارننگ کلاس امید ہے کے سب بالکل ٹھیک ہوں گے

لہجہ بلکل پروفیشنل تھا

کچھ دیر پہلے تک تو ٹھیک ہی تھے آگے کا پتا نہیں "کلاس میں سی کسی نے سرگوشی کی"

جو اس تک بآسانی پہنچ گئی جس پر اس نے بمشکل ضبط کیا کلاس میں سٹوڈنٹس کی دبی دبی

ہنسی گونجنے لگی

"Silence please!

چلیں تو پھر کلاس شروع کرتے ہیں جیسا کے میں کل آپ سب کو بتا چکا تھا تو آج میں

آپکا سرپرائیز ٹیسٹ لوں گا

So arrange yourself quickly"

اب کی بار اس نے کلاس پر بم پھوڑا جس پر سب ہی کی شکلیں دیکھنے والی تھیں.

لیکن سر...." ایک سٹوڈنٹ ہمت کر کے کھڑا ہوا لیکن اس نے اسے بیچ میں ہی ٹوک دیا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"No excuses"

اسنے بحث ختم کی

اور ہاں ایک بات یاد رکھیں اس ٹیسٹ کو سیریسلی اٹیمپٹ کریئے گا کیونکہ جو" سٹوڈنٹس اس ٹیسٹ کو کلیئر نہیں کر پاتے... سزا کے طور پر فائینلز میں سے انکے 10 مارکس deduct کر دیئے جائیں گے".

وہ ایک کے بعد ایک بم پھوڑتا چلا جا رہا تھا اور اب اصل میں سٹوڈنٹس بیچاروں کو اسکے ساتھ مذاق بہت مہنگا پڑ گیا تھا. پچھلے ایک ہفتے سے وہ انکو جھٹکوں پے جھٹکے دے رہا تھا.

اپنی بات مکمل کرتے ساتھ ہی اسنے فولڈر میں سے ٹیسٹ شیٹس نکالیں اور باری باری سب میں تقسیم کیں.

کرتے ہوئے آدھا گھنٹہ اپنا خون جلایا solve کلاس نے پتا نہیں کیسے اس ٹیسٹ کو.

کلاس کا وقت ختم ہوتے ہی اسنے سب سٹوڈنٹس سے شیٹس واپس کلیکٹ کیں اور جاتے جاتے ان سے مخاطب ہوا

" مجھے امید ہے کہ آگے سے آپ سب اپنے کسی ٹیچر کی بات کو مذاق میں ٹالنے سے پہلے کم از کم دس بار سوچیں گے، کل کی کلاس میں آپ سب سے ملاقات ہو گی، اللہ خافظ." چہرے پر مخصوص چڑانے والی مسکراہٹ لئے وہ کلاس سے باہر نکل گیا اور پیچھے سٹوڈنٹس دعاوں میں مشغول ہو گئے کے یا اللہ اس بار ٹیسٹ میں پاس ہو جائیں

.آگے سے کبھی سر سے پنگا نہیں لیں گے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زی اس وقت اپنے مخصوص جم نما کمرے میں موجود سامنے لٹکے 100 من کے پنچینگ بیگ پر مکے برسا کر اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا. اسکے زوردار مکوں کی وجہ سے وہ سو من کا بیگ کسی غبارے کی طرح سے ہل رہا تھا. زی کے ہاتھوں سے خون نکلنا شروع ہو گیا تھا لیکن وہ مسلسل باکسنگ کئے جا رہا تھا.

تبھی جیکب دروازہ ناک کرتا اندر داخل ہوا

باس یہ وہ فوٹیج ہے جس میں اڈے پر حملہ ہوا تھا"جیکب نے زی کے ہاتھوں سے "
رستے خون کو دیکھ کر تھوک نگلا

ہمممم "زکوان اب بیگ سے دور ہوا اور قدم بڑھاتا جیکب کے بالکل سامنے کھڑا"
.ہو گیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم جانتے ہو نہ کہ تم میرے بہت خاص آدمی ہو.'زی'جس نے کھلونوں سے کھیلنے کی "
عمر میں ہاتھ میں بندوق پکڑلی تھی اور اب انڈر ورلڈ کا بے تاج بادشاہ ہے. جسے
ڈھونڈنے کے لئے مختلف ایجنسیز نے اپنے کتے چھوڑ رکھے ہیں ایسے میں تمہارا ایک غلط
قدم میرے لئے موت کا پروانہ ثابت ہو گا"اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے وہ اسے کچھ باور
کروا رہا تھا

جی باس! آگے سے غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہو گی. میں معذرت خواہ ہوں" سر"
جھکائے وہ واقعی ہی شرمندہ تھا

زی نے اسکے کندھے پر دباو ڈالتے ہوئی اسکے پیٹ میں ایک زوردار پنچ مارا جسکے نتیجے میں
جیکب کے منہ سے خون کا فوارا چھوٹا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرزکوان کو انتظار کروانے کی یہ بہت معمولی سی سزا ہے" وہ فوٹیج اسکے ہاتھ سے "
. لیتے اسکو وہیں کراہتا چھوڑ کر خود واک آوٹ کر گیا

وہ ابھی فلیٹ میں داخل ہوئے ہی تھے کے دروازے کے سامنے فخر کو مسلسل چکر لگاتے پایا.

جیسے ہی وہ اندر آئے فخر ایک ہاتھ کمر پر ٹکائے، کڑے تیوروں سے انکی طرف بڑھا. ان دونوں نے ایک دوسرے سے ہی اشارے میں پوچھا کے اب اسے کیا ہوا.

"نہیں تم لوگ آج مجھے بتا ہی دو کے آخر کب تک چلے گا یہ سب... کہاں دفع ہوئے تھے تم دونوں؟" فخر نے وہیں دروازے میں کھڑے کھڑے ہی دونوں کو جھاڑ دیا

"یار خضر دیکھ رہے ہو تم... اس میں آجکل بیویوں والے گٹس نظر آنے لگے ہیں.... " تو کہہ تو ایسے رہا ہے جیسے تو کوئی نئ نویلی دلہن ہے جسے شادی کی پہلی صبح ہی میں گھر میں اکیلا چھوڑ کر خود اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ بھاگ گیا ہوں." فخر کے سوالوں پر اسفند نے شرارت سے کہا

بکواس نہ کر... وہ اسد بے غیرت اس ہٹلر کیپٹن کے ساتھ دفع ہو گیا، صبح سے تم " لوگ بھی غائب تھے... تم لوگ تو مجھے یہاں ساتھ لا کر ایسے بھول گئے جیسے وہ لوڈ والی صبا لوڈ کروا کو واپس بھیجنا" اس کی بات پر خضر اور اسفند کے جاندار قہقہے گھر میں گونجے.

ہی ہی ہی ہی..... چلو اب منہ پھاڑ کے ہنس لئے ہو تو بتا دو کے کدھر تھے اب تک؟""" فخر نے طنزیہ کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس پر دونوں نے شاہنواز سے ہونے والی ساری باتیں اسے الف سے لیکر ے تک بتا دیں

اب اس کو برا کا پتا بھی لگانا پڑے گا" فخر پر سوچ انداز میں بولا"

ہاں اسد سے کال پر بات ہوئی تھی میری وہ راستے میں ہیں.....ہیڈ کوارٹرز سے جو" آرڈرز آئیں گے انکے مطابق ہی اگلا پلین بنانا پڑے گا." خضر نے اسد سے کال پر بات ہونے کی خبر ان دونوں کو دی اور پھر وہ تینوں دروازے کے سامنے سے ہٹ کر کمرے میں چلے گئے تاکہ کیپٹن ہنال اور اسد کے آنے پر ہی اگلا قدم ترتیب دے سکیں.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

راولپنڈی پہنچے. یہ پاکستان آرمی کا ہیڈ کوارٹر تھا. وہ GHQ وہ 9 بجے کے قریب دونوں ایک دوسرے کے قدم سے قدم ملاتے ایک مخصوص کمرے کی جانب بڑھے. چہروں پر بلا کا اطمینان اور سنجیدگی رقم تھی.

کمرے تک پہنچ کر ہنال نے دروازے پر دستک دے کر اجازت چاہی.

"come in"

.میٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی انہوں نے سامنے موجود آفیسر کو سلیوٹ کیا

.جواب میں انہوں نے بھی اسی انداز میں سلیوٹ کیا

.آرمی یونیفارم پر آفیسر کا نام "لیفٹیننٹ کرنل وحید عالم" لکھا تھا

"Have a seat"

کرنل وحید نے چیئرز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا. جس پر دونوں نے اپنی اپنی

.نشست سنبھالی

" جیسا کے آپ دونوں بھی اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ شاہنواز کی شکل میں اس کیس کی سب سے مضبوط کڑی ہاتھ لگ چکی ہے تو اب کیپٹن آپ اور آپ کی ٹیم کو اور بھی ہوشیاری سے کام لینا پڑے گا کیونکہ دشمن اپنے نقصان پر تلملا کر کوئی غلط قدم ضرور اٹھائے گا اور آپکو اسکی اسی غلطی کو اپنے قابو میں لے کر اپنے مشن کو تکمیل تک

. پہنچانا ہے "کرنل نے سیدھا موضوع پر بات کرتے ہوئے ہنال کو مخاطب کیا

جی بالکل سر.... شاہنواز نے اپنی زبان کھول دی ہے اور اسکی تمام ریکارڈنگ ہمارے" پاس موجود ہے "کیپٹن ہنال نے کہتے ہوئے اسد کو اشارہ کیا جس نے اپنے فون سے . مطلوبہ ریکارڈنگ جو کہ خضر نے اسے بھیجی تھی نکالی اور چلا کر کرنل کے سامنے رکھی

. جس میں شاہنواز کا کوبرا، جیکب اور زی سے متعلق تمام بیان حرف باحرف موجود تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہمم..... مجھے لگتا ہے کہ ابھی تمام کڑیوں کو سلجھنے میں وقت لگے گا.... کوبرا تک" پہنچے کا راستہ آپ اور آپکی ٹیم مل کر تلاش کریں.... یاد رہے کہ پہلے بھی دو دفعہ یہ مشن ناکام ہو چکا ہے، لیکن اس بار یہ میجر ضرار کی سرپرستی میں ہے.... انڈر ورلڈ کے ڈان تک پہنچنا بچوں کا کھیل نہیں ہے.... آپ چاہیں تو اس ٹیم کو چھوڑ کر ایجنسی کے قابل سے قابل ایجنٹس کی ٹیم تشکیل دی جا سکتی ہے.... لیکن یہ مشن ہر حال میں کامیاب ہونا ضروری ہے "انہوں نے بالکل سنجیدگی سے کہا

چیف اس مشن کو ہم پورا کر کے رہیں گے چاہے اس میں کچھ ہفتے لگیں مہینے لگیں یا" سال.....اور میری ٹیم کے موجودہ ایجنٹس اور انکی صلاحیتوں پر مجھے پورا اعتماد ہے... ہم ہر حالت میں زی تک پہنچ کے دم لیں گے "اپنی ٹیم کے بارے میں بات کرتے ہوئے ہنال کی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی جو اسد اور کرنل وحید سے چھپ نہیں سکی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپکا اعتماد برحق ہے....آپ کو کسی بھی قسم کی مدد کی ضرورت ہو تو آپ ہیڈ کوارٹر " سے رابطہ کر سکتی ہیں...شاہنواز اب ہمارے کسی کام کا نہیں ہے...اور آپ کو آپکے مشن کی پلاننگ کے لئے اسلام آباد میں ہیڈ کوارٹر کی طرف سے گھر الاٹ کیا گیا ہے ویسے بھی اس فلیٹ میں رہنا خطرے سے خالی نہیں ہے....اس مشن کو جلد سے جلد پورا کرنا اب ضروری ہو گیا ہے "انہیوں نے اپنی بات مکمل کر کے ان دونوں کی طرف دیکھا جو انہیں ہی دیکھ رہے تھے.

ہم آپکو ہر گز مایوس نہیں کریں گے چیف... یہ مشن پورا کرنے کے لئے ہم ہر " طرح کی قربانی کے لئے تیار ہیں.... ہمیں اپنی جانوں کی پرواہ نہیں.... ہم تو وہ سپاہی ہیں جو شہادت کے خواہشمند ہیں.... اس ملک کے ہر دشمن کو اسکے انجام تک پہنچانا ہی ہمارا عزم ہے." اسد کے لہجے سے چھلکتی وطن کی محبت کو دیکھ کر کیپٹن ہنال نے دل میں ہی اس پر فخر محسوس کیا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہت خوب جوان، اپنے اس حوصلے کو یونہی بلند رکھنا.... فی الحال آپکے لئے بس یہی " آرڈرز ہیں... آپکے مشن کے لیے بیسٹ آف لک" چہرے کے تاثرات اب کچھ نرم تھے.

ان دونوں نے سر خم کیا

سر اب ہمیں اجازت دیں تاکہ ہم اسلام آباد پہنچ کر آگے کا پلان ترتیب دے سکیں" " "

.اسد نے واپسی کی اجازت چاہی

ٹھیک ہے آپ لوگ جا سکتے ہیں "کرنل نے چیئر سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا"

...اسد اور ہنال نے سلیوٹ کیا اور دروازے کی جانب بڑھے

ہنال..... "ابھی وہ لوگ دروازے تک پہنچے ہی تھے کے کرنل وحید نے ہنال کو پکارا"
جس پر دونوں نے ہی پیچھے مڑ کر دیکھا

چلو مانا کے تمہیں باپ کی پرواہ نہیں لیکن ماں کا ہی خیال کر لو.... پانچ مہینے سے "
تمہاری آواز سننے کو ترس رہی ہے... کم از کم ایک فون کر کے اسے اپنی خیریت ہی بتا
دیا کرو "انکا لہجہ یکسر مختلف تھا

جی" ہنال نے بس اتنا کہہ کر ایک نظر انہیں دیکھا اور پھر سر ہلا کر کمرے سے باہر نکل"
.گئی

اسد کے لئے ان دونوں کی بات سمجھنا مشکل تھا اسی لئے وہ کیپٹن ہنال کے پیچھے کمرے سے باہر نکل گیا اور پیچھے کرنل وحید اسے جاتا دیکھ کر ایک لمبا سانس لے کر رہ گئے

.کیپٹن ہنال پارکنگ میں اپنی گاڑی کے پاس پہنچ کر رکی اور اسد کی طرف رخ کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گاڑی کی کیز مجھے دیں... واپسی پر میں ڈرائیو کروں گی." اسد نے چپ چاپ کار کی کیز"
اسے تھما دیں اور فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا کیونکہ واپسی کا سفر بھی خاموشی کی نظر ہونا تھا

شام کے سائے ڈھل رہے تھے.... سورج اپنے زوال کی منزلیں طے کر رہا تھا اور
..پرندے اپنے گھونسلوں کی طرف واپسی کی اڑان بھر رہے تھے

ایسے میں وہ بیلک کلر کی جینز پر بلیک کلر کی ہے ہڈی پہنے دبے قدموں سے خود کو چھپاتے ہوئے اپنے سامنے چلتے اس دبلے سے لڑکے کا پیچھا کر رہا تھا. جو کہ سنسان گلیوں میں سے گزرتا ہوا ایک ٹوٹے پھوٹے بوسیدہ سے گھر کے اندر داخل ہو گیا.

وہ بھی تھوڑی دیر رکنے کے بعد اس کے پیچھے پیچھے گھر میں داخل ہوا.

سامنے جگہ جگہ سر نجز اور شراب کی بوتلیں پڑی تھیں. ایک عجیب سی بدبو پورے گھر میں پھیلی ہوئی تھی... ایک کمرے میں جھانکا تو بہت سے آدمی اور کم عمر لڑکے عجیب بے ہنگم قہقہے لگاتے گرتے پڑ رہے تھے.

.... کوئی بھی بتا سکتا تھا کہ وہ سب اس وقت نشے کی حالت میں ہیں

اس نے ایک نظر ارد گرد دوڑائی اور واپس دروازے کی طرف بڑھ کر جیسے آیا تھا ویسے ہی گھر سے باہر نکل گیا.

باہر آ کر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھے بغیر آگے کی جانب قدم بڑھائے اور اس گھر سے دور ہوتا چلا گیا

اسد کی کال آئی تھی وہ لوگ بس پہنچنے ہی والے ہیں.... چیف نے آرڈر دیا ہے کہ "
فلیٹ خالی کر دیں کیونکہ ہمیں ہیڈ کوارٹر کی طرف سے سیف ہاوس الاٹ ہوا ہے باقی
کی باتیں وہ آکر بتائے گا." فخر اور اسفند کمرے میں بیٹھے تھے جب خضر نے آکر انہیں
بتایا.

ہائے چلو شکر ہے اس تین کمروں کے فلیٹ سے تو جان چھوٹے گی.... میں تو "
دیواریں تاڑ تاڑ کر ہی تھک گیا تھا." فخر نے اپنا رونا رویا

چلو چھوڑو یہ سب کچھ میں کچن تم بی جمالو کا رول پلے کر کر کے تھکتے نہیں ہو"
میں جارہا ہوں تاکہ سب کے کھانے کا کچھ انتظام کرلوں." خضر بھی منہ بنا کر نکل لیا

یہ انکا اصول تھا کے سب سے پہلے جو بھی گھر آئے وہ باقی سب کے لئے کھانا بنا دے
.ایسے میں زیادہ تر بیچارہ خضر مارا جاتا تھا

اب اسفند اور فخر کمرے میں اکیلے تھے کہ اچانک اسفند کو دیکھ کر فخر کو شرارت سوجی
.جو کہ اپنے فون میں مصروف تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہمم...آہمم" فخر نے گلا صاف کرنے کی ایکٹنگ کی جسکا مقصد صرف اسفند کو"
متوجہ کرنا تھا

.اسفند نے ایک نظر فون سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا اور پھر سے مصروف ہو گیا

.فخر ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ لئے سامنے سنگل بیڈ پر بیٹھے اسفند کو گھور رہا تھا

.اسفند نے خطرے کی بو محسوس کر کے دوبارہ فخر کو دیکھا

.فخر اب صوفے سے کھڑا ہو کر آہستہ آہستہ اسفند کی طرف بڑھا

ہم تم ایک کمرے میں بند ہوں...اور چابی کھو جائے.."فخر اسفند کے بالکل قریب"
.جا کر گنگنانے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا کے اسفند کو اسکے بلاوجہ چپکنے والی عادت زہر لگتی ہے
.اور واقعی اسفند کا دماغ گھوم گیا

اوئے فخ...فخر رر.....دیکھ دور رہ کے بات کر"اسفند بمشکل بولا "

ارے میری جان....دور ہی تو ہوں.....دیکھ کمرے میں ابھی کوئی بھی نہیں"
ہے..."اسفند کی تو جان پہ بن آئی. فخر معنی خیزی سے بولتا اس سے پہلے کچھ اور کہتا
اسفند بغیر اسکی طرف دیکھے دروازے کی طرف اندھا دھند بھاگا اور کمرے تو کیا فلیٹ

.سے باہر جا کر دم لیا

جبکہ پیچھے فخرا اسکے اس قدر تیزی سے بھاگنے پر داد دیتا فرش پر بیٹھا ہنس ہنس کر لوٹ

.پوٹ ہونے لگا

"ویری سمارٹ فخری... یار تو اتنا جینئیس کیوں ہے آخر"

ہنستے ہنستے اسکی آنکھوں سے آنسو نکل آئے جبکہ کچن کے دروازے میں کھڑا خضر اسفند

کو یوں بغیر جوتوں کے فلیٹ سے باہر جاتا دیکھ کر سمجھ گیا کے بیچارے کے ساتھ کیا ہوا

.ہے

.اور خود بھی ان دونوں کے حرکت پر ہنس دیا

اسفند نے شاید نان سٹاپ بھاگنے کی قسم کھالی تھی وہ رکا تو تب جب سامنے آتے اسد

.سے ٹکرا گیا

"اسد" آوچ.... کیا ہو گیا ہے اسفی؟ ایسے کیوں بھاگ رہے ہو؟ سب ٹھیک تو ہے نا؟"
.اور ہنال جو ابھی آئے ہی تھے اسفند کی حالت دیکھ کر حیران ہوئے

"وہ.... وہ.. کچھ نہیں... ہاں وہ کچھ بھی تو نہیں ہوا ہے.... میں تو ویسے ہی بھاگ رہا
.کیسے بتاتا انہیں tragedy تھا بس "اب اپنے ساتھ ہوئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ جوتوں کے بغیر بھاگ رہے تھے" کیپٹن ہنال نے اسکے پاؤں کی طرف دیکھتے
.ہوئے کہا

"یس کیپٹن.... وہ دراصل.... ہاں.... وہ میرا جوتا ٹوٹ گیا تھا تو ایسے ہی بھاگ رہا
تھا." اسفند دانت نکالتے ہوئے بولا

.ہنال کو وہ کہیں سے بھی نارمل نہیں لگا تھا

.وہ سر جھٹکتی فلیٹ کے اندر چلی گئی

اور اسفند اسے اندر جاتا دیکھ کر تھوڑا پر سکون ہوا اور سامنے کھڑے اسد کی طرف دیکھ کر دانتوں کی نمائش کرنے لگا.

"ایک تو عجیب خلائی کھوتے ہو تم بھی." اسد اس کی پاگلوں والی حرکتوں کو دیکھتا خود کو کہنے سے باز نہ رکھ سکا اور خود بھی ہنال کے پیچھے فلیٹ میں داخل ہو گیا جبکہ اسفند شکر کا سانس لیتا وہیں فلیٹ کے باہر زمین پر ہی ڈھیر ہو گیا.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.ادھر زی نجانے کتنی بار اس ویڈیو کو چلا کر دیکھ چکا تھا لیکن کچھ بھی پتا نہیں چل رہا تھا

سکرین پر بس پانچ آدمی دیوار پھلانگ کر اندر آتے دکھائی دے رہے تھے جن میں سے .ایک نے کمرے کو دیکھ بھی لیا مگر اسے ہٹایا نہیں

.مطلب صاف تھا وہ جو کوئی بھی تھے وہ اسے بتانا چاہتے تھے کہ تمہارا وقت اب ختم ہوا

.زی کے ماتھے پر پسینے کی چند بوندیں پھسل رہی تھیں

آخر اس نے تنگ آ کر لیپ ٹاپ زور سے بند کیا اور خود کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر .آنکھیں موند لیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عام لوگ تو نہیں ہیں یہ.... صرف پانچ آدمیوں نے میرے تیس آدمیوں کو ڈھیر کر" "دیا. ضرور ان سب کا تعلق ایجنسیز سے ہے

.کچھ سوچتے ہوئے زی نے آنکھیں کھولیں اور اپنا فون اٹھا کر ایک نمبر پر کال ملائی

" ہاں... میری بات سنو!.... کچھ وقت کے لئے میرے افغانستان جانے کا انتظام کرو.... میں ابھی منظر عام سے غائب ہونا چاہتا ہوں." آگے سے کوئی جواب موصول ہونے سے پہلے ہی اس نے کال کاٹ دی اور پھر سے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر سامنے کسی غیر مرئی نقطے کو گھورنے لگا.

" بیوقوف لوگ... کیا سمجھتے ہیں کہ سانپ کی بل میں ہاتھ ڈالیں گے اور وہ ڈسے گا بھی نہیں..... یہ سانپ سیڑھی کا کھیل بہت جلد ختم کردوں گا میں... یہ جو چہرے تم سب نے چھپائے ہوئے ہیں انکے ایک ایک نقش کو مٹادوں گا میں." وہ اس وقت حیوانیت کی انتہا پر تھا.

اسے دیکھ کر کوئی بھی لڑکی باآسانی اس کے عشق میں مبتلا ہو سکتی تھی.

لیکن شاید کسی نے صحیح کہا ہے

"ہر خوبصورت انسان باوفا نہیں ہوتا."

.ہنال اور اسد کو اندر آتا دیکھ کر خضر اور فخر بھی انکی طرف آئے

اور اسفند بھی آگے پیچھے دیکھتا آہستہ قدم اٹھاتا انکے قریب پہنچا. جسے دیکھ کر فخر نے

.بمشکل اپنی ہنسی دبائی

فخر کو ہنسی دباتے دیکھ کر اسفند نے دل ہی دل میں اسے وہ تمام گالیاں دیں جو وہ جانتا

.تھا

.جس پر فخر نے ایک ہاتھ کمر تک لے جا کر سر جھکایا گویا داد وصول کر رہا ہو

پانچ مہینے سے وہ اس مشن پر کام کر رہے تھے اور اب تو سامنے والے کی شکل دیکھ کر

.بات سمجھ جاتے تھے

.جبکہ ہنال کے بارے میں کوئی بھی اپنی رائے نہیں دے سکا تھا

بقول فخر کہ "یہ ہٹلر کیپٹن تو مسکراتی بھی سیزن کے سیزن ہو گی....ری ایکشن لیس انسان.....مجھے تو لگا تھا اس مشن کے ذریعے ہی اپنا ٹانکا توفٹ ہو گا.....پر سارے ارمانوں پر ٹینکی بھر کے پانی پھر گیا😞"

.جس پر باقی سب صرف ہنسنے کو ہی ترجیح دیتے

حالانکہ وہ جانتے تھے کہ فخر بس مذاق میں ہی یہ کہہ سکتا ہے کیونکہ وہ ہنال کو تنگ .کرنے کے علاوہ اسکی بہت عزت بھی کرتا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.اور ہنال وہ نجانے کسی مٹی کی بنی تھی

.اسے تو شاید یاد بھی نہ ہو کہ آخری بار مسکرائی کب تھی

مشن کی پلاننگ کے علاوہ وہ بہت ہی کم بات کرتی تھی. فخر کی شرارتوں پر بھی بس ایک .بار گھورنے سے ہی اکتفا کرتی

جبکہ باقی تینوں فخر سے بے حد اٹیچ ہو چکے تھے جسکی وجہ بھی شاید فخر کی باتونی طبعیت .تھی

.سب نے اپنا دھیان ہنال کی طرف کیا جسکو دیکھتے ہوئے اس نے بات کا آغاز کیا

چیف کے آرڈرز ہیں کہ آج ہی اس فلیٹ کو خالی کر کے سیف ہاوس منتقل ہو" جائیں....اور میرا ابھی یہی خیال ہے. ہم آگے کی پلاننگ وہیں جا کر کرتے ہیں. آپ لوگ اپنا سامان سمیٹ کر مجھے باہر ملیں." اسنے ایک نظر سامنے کھڑے ان چار جوانوں .کو دیکھ کر کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک ہی انداز میں کٹے فوجی کٹ بال اور شاندار پرسنلٹی، یہ سب آئی ایس آئی کی .ٹریننگ کا نتیجہ تھا

اوکے "سب نے باری باری جواب دیا اور کمروں کی جانب چل پڑے، انکے جانے" .کے بعد ہنال بھی اٹھ کر کمرے میں گئی تاکہ سامان سمیٹ سکے

.کچھ ہی دیر میں وہ سب بلڈنگ کے پارکنگ ایریا میں اپنا اپنا سامان لئے موجود تھے

."سب کچھ اپنی جگہ پر رکھ دیا ہے نا" سب کے آتے ہی ہنال نے سوال کیا

جی... ہر چیز ویسی ہی ہے جیسی ہمارے آنے سی پہلے تھی." واقعی فلیٹ کو دیکھ کر کوئی بھی یہ اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ کچھ دیر پہلے پانچ لوگ وہاں موجود تھے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گڈ... چلیں اسد آپکے پاس سیف ہاوس کی لوکیشن موجود ہے تو آپ ڈرائیو کریں." "
.وہ لوگ اس وقت بالکل الگ حلیوں میں تھے

سب کے چہرے انجان تھے. انہوں نے چہروں پر مختلف قسم کے ماسک چڑھا رکھے تھے جس سے انکی اصل شکلیں بالکل چھپ گئی تھیں.

اسد نے حکم کی تکیل کرتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور باقی سب بھی اپنی اپنی جگہ بیٹھ کر سیف ہاوس کے لئے نکل گئے.

آدھے گھنٹے میں وہ لوگ اسلام آباد کے پوش ایریا میں بنے ایک گھر کے سامنے موجود تھے. باہر سے اس ایریا کے تمام گھر بالکل ایک جیسے ہی تھے.

کیپٹن ہنال نے باہر نکل کر کیز سے گھر کا گیٹ کھولا تو اسد گاڑی گھر کے اندر لے کر آیا.

وہ سب باری باری نیچے اترے اور اندر کی طرف قدم بڑھائے.

اسد نے لائٹس آن کیں.. گھر اندر سے بالکل صاف ستھرا تھا. داخل ہوتے ہی سامنے لاونج تھا جہاں کریم کلر کے صوفے ترتیب سے سیٹ تھے. پورے گھر کی دیواروں کا رنگ لائٹ بیلو تھا جبکہ گھر کی کھڑکیاں اور دروازے ساونڈ پروف تھے. نیچے کل تین کمرے تھے اور ایک کچن جبکہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جانے پر پانچ اور کمرے موجود تھے.

جو کہ نیچے کے کمروں کی نسبت چھوٹے ضرور تھے مگر اچھے سے سیٹ کئے ہوئے تھے.

جبکہ اوپر ٹیرس تھا اور گیٹ سے باہر بالکل چھوٹا سا گارڈن تھا جہاں چار چیئرز اور ایک ٹیبل سیٹ تھا.

.آرمی کے ریٹائرڈ افسران کو ایسے ہی مخصوص ایریا میں گھر دیئے جاتے ہیں

.وہ سب اپنا اپنا سامان لئے لاونج میں صوفوں پر بیٹھے اور اپنے اپنے ماسک اتار دیئے

آپ لوگ خود سے اپنا اپنا روم سلیکٹ کر لیں اور پھر فریش ہو کر مجھے وہ سامنے والے" .روم میں ملیں. وہ روم ہم مشن کی پلاننگ کے لئے استعمال کریں گے

". فخر آپ ہیکنگ کے لئے اپنا سارا سامان وہیں سیٹ کر لیں

ہنال نے کچن کے بالکل مخالف سمت بائیں جانب بنے کمرے کی طرف اشارہ کرتے .ہوئے کہا

میرے تو بھئی گھٹنوں میں شدید درد رہتا ہے. مجھ سے نہیں سیڑھیاں چڑھی اتری " جاتی تو میں تو نیچے ہی رہوں گا." فخر اپنے گھٹنے پکڑے دادی اماں والے سٹائل میں اپنی .ہی دھن میں بولے جا رہا تھا کہ تبھی اسے یاد آیا کہ ہنال وہیں موجود ہے

.اس نے زبان دانتوں تلے دبا کر ایک آنکھ بند اور ایک کھول کر ہنال کی طرف دیکھا

.لیکن یہ کیا

" یہ اپنی ہٹلر کیپٹن .اوئے اسفی تو بھی وہی دیکھ رہا ہے جو میں دیکھ رہا ہوں 😐 مسکرا رہی ہے" فخر نے جلدی سے اسفند کو مخاطب کر کے سرگوشی کی. جسکی آواز اتنی تھی کہ ہنال سمیت اسد اور خضر نے بھی سنی اور چونک کر ہنال کی طرف دیکھا

ان سب کے اس طرح دیکھنے پر ہنال کی مسکراہٹ سکڑی اور پھر وہی سنجیدہ چہرہ سامنے .تھا

ہنال نے گھور کر فخر کو دیکھا "مسٹر فخر آپ مجھ سے کچھ کہہ رہے ہیں شاید 😑 " .جس پر وہ اچھل کر کھڑا ہوا

میں....ہاں میں وہ کہہ رہا تھا کہ آپ مسکراتے ہوئے پیاری لگتی ہیں.....اوہ نہیں"
....میرا مطلب آپ ویسے بھی پیاری لگتی ہیں...ارے نہیں یہ میں کیا کہہ رہا
ہوں....ہاں میں تو کہہ رہا تھا کہ میں تو نیچے ہی روم میں رہوں گا."فخر سے کوئی بات
نہیں بن پا رہی تھی. جبکہ باقی سب اسکے پسینے چھوٹتے دیکھ کر نیچے منہ کئے ہنسی دبا رہے
تھے.

اب آیا نہ اونٹ پہاڑ کے نیچے "اسفند اپنے ساتھ کی اسکی حرکت کا بدلہ اس طرح "
لیتے ہوئے اس پر جملے کس رہا تھا.

جس پر فخر نے اسکی طرف مظلوم شکل بنا کر دیکھا.

اوہ اچھا....ویسے مجھے لگتا ہے کہ آپ باہر لان میں سونا زیادہ پسند کریں گے...کیا "
خیال ہے؟"ہنال بھی اسکی حالت سے محظوظ ہو رہی تھی.

نہیں باہر کیسے.... میں باہر نہیں سو سکتا... جو دو بوند خون ہے اس پہ بھی مچھر "
عیاشی کریں.... یہ میں نہیں ہونے دوں گا." وہ پتا نہیں کیا کیا بول رہا تھا جب ہنال کی
طرف دیکھا تو وہ ماتھے پر تیوری چڑھائے اسے دیکھ رہی تھی.

اسنے مدد طلب نظروں سے باقیوں کی طرف دیکھا جو کہ مدد کے موڈ میں نظر نہیں آ
رہے تھے.

وہ میرا مطلب تھا.... آئی ایم سوری کیپٹن." سر جھکائے وہ انتہائی معصوم شکل بنا کر "
بولا.

ہنال نے بھی اس پر رحم کھا کر اسکی جان بخشی کی. اور باقی سب سے مخاطب ہوئی.

"... منٹ میں مجھے روم میں ملیں. اور 15 منٹ مطلب 15 "

ہنال کے کہنے سے پہلے سب باآواز بلند بولے

.وہ ایک نظر ان سب کو دیکھتی سیڑھیوں کی جانب بڑھی

.اسکے جاتے ہی فخر نے پاس پڑے ٹیبل سے واز اٹھایا اور اسفند کی طرف رخ کیا

"مطلب پندرہ منٹ"

ہاں تو بڑے دانت نکل رہے تھے نہ تم سب کہ...اب ہنسو نا....اور اسفی تو کیا کھی " کھی کر رہا تھا....مردوں کی طرح ہنس نہ ذرا."اسکے کہنے کی دیر تھی کہ اسد اور خضر .نے اسکا ارادہ بھانپ کر اپنے بیگز اٹھائے اور سیڑھیوں کی طرف دوڑ لگا دی

جبکہ اسفند بھی اپنا بیگ لے کر نیچے ہی ایک روم کی طرف بھاگا اور جا کر اندر سے روم .لاک کر لیا

اور فخر باری باری کبھی ان تینوں کے رومز کے بند دروازوں کی طرف دیکھتا تو کبھی ہاتھ .میں پکڑے واز کو

فخر کے ساتھ غداری مہنگی پڑے گی بچو!" وہ منہ پر ہاتھ پھیر کر بولا اور خود اپنا سامان"
.لے کر کچن کے ساتھ والے روم کی طرف بڑھ گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہنال روم کا دروازہ کھول کر اندر آئی اور لائٹ آن کی.... کمرے کی دیواروں کا کلر بلکل باقی گھر کی دیواروں جیسا تھا.... اینٹر ہوتے ہی سامنے سنگل بیڈ تھا، رائٹ سائیڈ پہ واشروم تھا جسکے تھوڑا سا پیچھے سلائیڈ وارڈروب تھی..... اسنے ایک گہرا سانس بھر کے بائیں جانب دیکھا..... سامنے گلاس ڈور تھا جس پر پردے گرے ہوئے تھے اور آگے بالکنی تھی جسکے سائیڈ پہ ٹیرس کا دروازہ تھا.... بیڈ کے بالکل سامنے ایک چیئر اور .ٹیبل پڑا تھا اور سائیڈ پہ کاؤچ رکھا ہوا تھا

اسنے ہاتھ میں پکڑے بیگ کو بیڈ پر اچھالا اور خود چیئر کھینچ کر اس انداز سے بیٹھ گئی کہ اسکا چہرہ کرسی کی ٹیک کے ساتھ لگا ہوا تھا.....

کچھ سیکنڈ یونہی خالی خالی نظروں سے سامنے گھورتی رہی تبھی اچانک ذہین میں ایک جھماکا سا ہوا.....

"ہنال.... چلو مانا کے تمہیں باپ کی پرواہ نہیں لیکن ماں کا ہی خیال کر لو..... پانچ مہینے سے تمہاری آواز سننے کو ترس رہی ہے.... کم از کم ایک فون کر کے اس اپنی خیریت ہی بتا دیا کرو."

کچھ سوچتے ہوئے اسنے اپنی جیکٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالا اور فون نکال کر ایک نمبر ڈائل کر کے فون سپیکر پر کیا.

بیل جا رہی تھی..... اور کچھ ہی سیکنڈز میں فون اٹھا لیا گیا.

ہیلو.....ہانی میری جان!.....کیسی ہو بیٹا؟.....میں نے تمہاری کال کا کتنا انتظار" کیا.....آواز سننے کو کان ترس گئے تھے میرے.....پر تمہیں تو ماں کو ستا کے خوشی ملتی ہے نا!....کوئی پرواہ نہیں میری.....کیا ہوا؟اتنی خاموش کیوں ہو؟....تم ٹھیک ہو نا؟"ہادیہ بیگم نے فون اٹھاتے ہی شکوؤں کے انبار لگا دیئے، لیکن ہنال کی ہنوز خاموشی نے انہیں فکر مند کر دیا تھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsanay|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور ہنال جو ماں سے اپنی شکایتیں سن رہی تھی، انکی آخری باتوں پر ذرا کا ذرا مسکرائی.

میں بولوں تو تب ناجب میری دشمن جان مجھے موقع دے.....میں بالکل ٹھیک " ہوں....آپ کیسی ہیں؟"ہنال ماں کو زچ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھی، لیکن اگر فخر اسے ایسے بات کرتا دیکھ لیتا تو اسے دو تین چھوٹے موٹے ہارٹ اٹیک تو آ ہی جانے تھے.

ارے شریر،ماں کو دشمن جان بول رہی ہو....گھر آؤ سہی....اچھے سے کان کھینچوں" گی ناتب پتا چلے گا.....ہانی.....ایک دفعہ مل جاؤ آکر....آنکھیں ترس گئیں ہیں دیکھنے کو اور ایک تمہارے بابا ہیں جنہیں میرے لئے فرصت ہی نہیں ہے."ہادیہ بیگم نے آخری باتیں کمرے سے نکلتے وحید صاحب کو دیکھ کر بولیں جو سنتے ہوئے انکے پاس .آبیٹھے تو ہادیہ بیگم نے فون سپیکر پر کر دیا

آپ ہی تو ہیں میرا سب کچھ.....اور میری مرہ جمیلہ ابھی یہاں پہ بہت کام باقی " .ہے.بیچ میں چھوڑ کر نہیں آسکتی ورنہ مس تو میں بھی کر رہی ہوں

ویسے ایک بات تو بتائیں آپکو میرے نہ آنے کا زیادہ دکھ ہو رہا ہے یا کرنل صاحب کے ٹائم نہ دینے کا."ہنال اداسی کے ان لمحوں کو زائل کرنے کے لئے ہادیہ بیگم کو چھیڑتے .ہوئے بولی

.جس پر ساتھ بیٹھے کرنل وحید کا قہقہہ گونجا

.جبکہ ہادیہ بیگم اپنی جگہ جھینپ گئیں

السلام علیکم! کرنل صاحب کیسے ہیں آپ؟اور یہ میں کیا سن رہی ہوں؟"ہنال "
وحید صاحب کی آواز سن کر جان گئی کہ وہ بھی وہیں موجود ہیں تو انکی کلاس لینا بھی
.ضروری سمجھا

وعلیکم السلام، کیپٹن صاحبہ ہم تو بالکل ٹھیک ہیں لیکن آپ آج کیسے ہمارے غریب "
خانے میں فون ملا بیٹھیں اور میں تو ٹھہرا بیچارا معصوم سا فوجی، آپکی مام مجھ پر الزام لگا
".رہی ہیں

کرنل صاحب نے نے پاس بیٹھی ہادیہ بیگم کے کندھے کے گرد اپنا بازو حمائل کرتے
.ہوئے کہا

"جی جی.... آپکی شرافت اور معصومیت کے قصے تو میں اچھے سے جانتی ہوں، ابھی بھی وقت ہے سدھر جائیں.... نہیں تو میں اور میری ملکہ عالیہ مل کر آپکو ٹھیک کر دیں گے.... باقی میری مصروفیات تو جانتے ہی ہیں آپ." ہنال چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولی، اسکی مسکراہٹ پہ اسکے دونوں گالوں پر ڈمپل نمایاں ہو رہے تھے جو آج تک چھپے رہے تھے وجہ وہی... صدا کا سنجیدہ چہرہ

"ارے آپ اب ناانصافی کر رہیں ہیں بیٹا جی، اپنی مام کی سائیڈ ہو کر باپ سے مخاذ کی تیاریاں ہو رہی ہیں، یہ تو ٹھیک بات نہیں ہے." کرنل صاحب باقاعدہ منہ بنا کر کہہ رہے تھے جس پر پاس بیٹھی ہادیہ بیگم بس انکی باتیں سن سن کر مسکرا رہیں تھیں، نجانے کتنے عرصے بعد وہ آج کھل کر مسکرائیں تھیں.

"جو مرضی کہیں آپ، لیکن میں تو اپنے قلب ہی کی سائیڈ لوں گی، آپکی بھلائی بھی اسی میں ہے کہ ہماری طرف ہو لیں، نہیں تو بعد میں روتے رہیے گا." ہنال ہادیہ بیگم کو ہر بار ایسے ہی نئے نئے ناموں سے پکارتی تھی، جسے سن کر ہادیہ بیگم کو ایسے لگتا جیسے انکا

.سیروں خون بڑھ گیا ہو

چلیں تو پھر اب سے میں بھی آپکی ٹیم میں ہی ہوں، اب بھی آپکو یا آپکی ملکہ کو کوئی" اعتراض تو نہیں." وحید صاحب نے بھی آخر گھٹنے ٹیک دیئے، کیونکہ ان دو ہستیوں کے علاوہ انکا تھا ہی کون....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

" That's like a good Dad

".اور یہ میری جان جگر کیوں خاموش ہو گئیں

.مسکراہٹ ہنوز برقرار تھی

میں تو آپ باپ بیٹی کی باتیں سن رہی تھی، اور جو میں بول رہی ہوں وہ تم مان نہیں" ".رہی

.ہادیہ بیگم پھر سے اداس ہوتے ہوئے بولیں

.ہنال نے ٹائم دیکھا تو پانچ منٹ گزر گئے تھے

"آپکی بات ٹال تھوڑی سکتی ہوں میں، جیسے ہی کام ختم ہوتا ہے ویسے ہی حاضری دیتی ہوں، اچھا چلیں اب اداس نہیں ہوں.... آپ اداس ہوں گی تو کام میں دل نہیں لگے گا میرا... اور کرنل صاحب میری جان کا دھیان رکھئیے گا اور خبردار جواب انہیں کام کی وجہ سے اگنور کیا..... گھر بیٹھا دوں گی آپکو..... اپنا بھی خیال رکھئے گا اب مجھے کام سے جانا ہے.... اللہ حافظ"

ہنال نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے الوداعی کلمات کہے

".جو آرڈر آپکا کیپٹن صاحبہ.... فی امان اللہ"

.ہنال بیٹا خیال رکھنا اپنا" ہادیہ بیگم اسے یاد کروانہ نہیں بھولیں، ماں جو ٹھہری آخر"

ایک بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ اسنے کال کاٹ دی اور ایک گہرا سانس خارج کر کے موبائل کو بیڈ کے سائیڈ پہ رکھا اور بیگ میں سے ایک ڈھیلا ڈھالا ٹراوزر اور گول گلے والی فل سلیو شرٹ نکال کر واشروم کی طرف چل دی.

کیونکہ وہ ہمیشہ سے اکیلی رہنے کی عادی تھی تو وہ زیادہ تر ایسے ہی حلیے میں نظر آتی تھی..... جینز اور شرٹس یا ٹروازر پر کھلی سی شرٹش، بالوں کو جوڑے میں مقید کئے، ساتھ میں اپنی سنجیدہ اور سحر انگیز پرسنیلٹی لئے وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگتی تھی.

فریش ہو کر وہ واشروم سے باہر نکلی اور بالوں کو باندھ کر بیڈ کی سائیڈ سے موبائل اٹھا کر ٹراؤزر کی جیب میں اڑسا اور نیچے جانے کی غرض سے باہر نکلی.....

ادھر اسد اور خضر جو اپنے کمرے کے دروازے تھوڑے تھوڑے کھولے نیچے جھانک

رہے تھے، ہنال کو سیڑھیاں اترتا دیکھ کر اسکے پیچھے ہو لئے کیونکہ اب اکیلے نیچے جانے کا رسک تو نہیں لے سکتے تھے، وہ اس لیے کیونکہ فخر پہلے ہی روم میں اپنا سامان سیٹ کرتا منہ میں کچھ بڑبڑاتا چکر کاٹ رہا تھا.

ہنال نے ایک نظر پیچھے آتے خضر اور اسد پر ڈالی جو اسکے دیکھنے پر آگے پیچھے دیکھنے لگے، جیسے کہہ رہے ہوں ہم بھی بس آ ہی رہے تھے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہنال دونوں کو اگنور کرتی سر جھٹک کر کمرے میں داخل ہوئی... جبکہ خضر نے اسفند کے بند دروازے پر ناک کیا... جسکو سنتے ہی دروازے سے چپکے اسفند نے جال تو جلال تو کا ورد شروع کر دیا.

"اسفی باہر آ جا.... کیپٹن روم میں چلی گئیں ہیں.... جلدی نکل نہیں تو بینڈ بجے گی

... تیری." خضر بھی ویسے ہی دروازے کے ساتھ لگ کر آہستہ آواز میں بولا

. خضر کی آواز سنتے ہی اسفند نے جلدی سے دروازہ کھولا اور باہر آیا

اسد تو پہلے ہی جا چکا تھا تو خضر اور اسفند بھی جلدی سے کمرے کی طرف بھاگے اور

. دروازہ ناک کیا

. آجائیں..." ہنال کی سنجیدہ آواز نے انکا استقبال کیا "

. فخر بڑے ہی سنجیدہ تاثرات کے ساتھ سامنے ٹیبل پر کوئی ڈیوائیس سیٹ کر رہا تھا

. ہنال نے ان سب کو ایک گھوری سے نوازتے ہوئے چیئر کی طرف اشارہ کیا

. جس پر بڑی پھرتی سے عمل کیا گیا

فخر بھی اب اپنی جگہ پر آ بیٹھا تھا اور کمرے کا منظر کچھ یوں تھا

کہ دائیں سائیڈ پر ایک ٹیبل تھا جس پر ایک لیپ ٹاپ اور بہت سی مختلف قسم کی ڈیوائیسز پڑی تھیں اور کمرے کے سارے سامان کو ایک کونے میں لگا کر بالکل بیچ میں ایک بڑا ٹیبل اور سات چیئرز ایک دوسرے کے مقابل سیٹ کی ہوئیں تھیں

.اور بالکل سامنے ہی پروجیکٹر فکس کیا ہوا تھا

کمرے میں بس ایک بلب کی روشنی تھی باقی ہر کھڑکی پر پردے گرے ہونے کی وجہ سے باہر کے ماحول کا اندازہ لگانا مشکل تھا.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہنال نے گلا کھنکار کر سب کو اپنی طرف متوجہ کیا جو کہ پہلے سے ہی متوجہ تھے اور پھر کچھ فائلز سامنے رکھیں.

" ان فائلز میں کوبرا کی ڈیٹیلز ہیں.... ساتھ میں تصویر بھی ہے.... ایک دفعہ پولیس نے اسے ہیروئین اور کوکین جیسی ڈرگز کی سمگلنگ میں پکڑا ہے.... لیکن پتہ نہیں

کیسے عین ٹائم پر یہ جیل سے فرار ہو گیا.....اسکے بعد سے اس کا ٹھکانا کوئی معلوم نہیں کر سکا...اسکا کوئی اڈا مخصوص نہیں ہے،وہ بار بار اپنا اڈا بدلتا رہتا ہے...یہ وہ دوسری فائل ہے جو ریڈ کے دوران ہاتھ لگی تھی.....اس میں ایک یونیورسٹی میں اسلحہ پہنچانے کی ڈیل منشن ہے....مجھے یقین ہے کہ یہ کوبرا اسی یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس کو فوکس کر رہا ہے."اسنے فائل کھول کر کوبرا سے کی ہوئی ڈیلز نکال کر سامنے رکھیں.

تو کیپٹن اب ہمیں سب سے پہلے یونیورسٹی میں جا کر ریڈ کرنی چاہیے،ہو سکتا ہے کہ " چیکنگ کے دوران کوئی بندہ ہاتھ لگ جائے جو ہمیں کوبرا تک پہنچا دے."اسد نے اپنا نظریہ بیان کیا.

نہیں،ہم ایسے ڈائریکٹ ریڈ نہیں کر سکتے."پاس بیٹھا فخر بھی اسد کی بات پر بول " اٹھا

فخر بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے، اگر ہم ڈائریکٹ ریڈ کریں گے تو وہ لوگ الرٹ ہو جائیں " گے اور اسطرح ہو سکتا ہے کہ وہ اپنا اڈا بدل لیں.... ایسے تو ہماری پانچ ماہ کی محنت برباد ہو جائے گی." ہنال نے بات کو واضح کیا.

تو کیا ہم بھیس بدل کر انکا پتہ لگائیں گے." اسفند نے بھی بات میں حصہ لیا " .

جی، میرا بھی یہی خیال ہے، ہم اپنا حلیہ بدل کر یونیورسٹی جائیں گے اور انکے اندر رہ " کر انکا اعتماد حاصل کرنے کے بعد ایک ایک کو پکڑ کر اسکے انجام تک پہنچائیں گے. ہمیں یونیورسٹی کے مشکوک افراد پر نظر رکھنی ہو گی، اسکے بعد ان سے تعلقات بڑھا کر انہیں شیشے میں اتارنا ہے تاکہ وہ خود بہ خود ہمارے جال میں پھنس جائیں ".

اور ایسے ہم بغیر کسی کی نظروں میں آئے اپنا مقصد پورا کر لیں گے." ہنال نے " مضبوط لہجے سے کہا.

ایجنٹ206....آپ یونیورسٹی میں داخل ہونے کا انتظام کریں...ہم سب الگ "
.الگ حلیوں میں جائیں گے....ازدیٹ کلئیر؟" ہنال نے خضر کو دیکھتے ہوئے کہا

.جی کیپٹن صبح سے پہلے پہلے بندوبست ہو جائے گا."خضر نے جواب دیا "

اسد آپ یہیں رہ کر کیمرا ز کی فوٹیج چک کرتے رہیں گے، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ "
کی ضرورت پڑ جائے."اسکے کہنے پر اسد نے سر Back up ہمیں کسی بھی وقت
.ہاں میں ہلایا

.کیپٹن کیا صبح ہی یونیورسٹی کے لیے نکلنا ہو گا؟"فخر نے اپنا سوال رکھا "

دیکھیں،اب ہم مزید وقت نہیں لے سکتے.پہلے بھی ہم پانچ مہینے لگا چکے ہیں،اور دیر "

نہیں کرنی، ہماری ذرا سی دیر سے ناجانے کتنے معصوم لڑکے لڑکیوں کا مستقبل تباہ ہو جائے گا.... ہم اپنے ملک کے معماروں کو یوں اندھے کنویں میں کودنے نہیں دیں گے." اسنے ٹھیک ہی تو کہا تھا.

ناجانے کتنے گھروں کے چراغ اس ڈرگز کی لت کی وجہ سے بجھ چکے تھے اور ناجانے کتنے ہی جلی بجھی کیفیت میں تھے.

نوجوان نسل کے لئے آج کل سگریٹ نوشی اور ڈرگز ایک اڈونچر بن گیا ہے، بغیر سوچے سمجھے کسی کی باتوں میں آکر اپنی زندگی کی ڈور اسے تھما دیتے ہیں، جو کہ اس ڈور کو دھیرے دھیرے اتنا تنگ کر دیتے ہیں کہ ناتوان نوجوانوں کو ہم زندہ لوگوں میں شمار کر سکتے ہیں اور نہ ہی مردہ لوگوں میں.

اور والدین جو اپنے بچوں کے بہتر مستقبل کی خاطر انہیں اعلیٰ سے اعلیٰ کالجز اور یونیورسٹیز میں بھیجتے ہیں، بغیر یہ پرواہ کئے کہ وہ انکی فیز افورڈ بھی کر سکتے ہیں یا نہیں، وہ

.تو اسی دھوکے میں رہ جاتے ہیں کہ انکے بچے انکا سہارا بنیں گے

لیکن بچے یہ نہیں جانتے کہ وہ اپنے والدین کو نہیں بلکہ خود کو دھوکہ دے رہے
.ہیں، اور کسی اور کا نہیں بلکہ اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں

جیسا، آپکا آرڈر کیپٹن... ہم صبح ہی یونیورسٹی کے لئے نکلیں گے." اسفند نے کسی"
.احساس کے تحت کہا

اوکے پلان بالکل کلئیر ہے... کسی قسم کی غلطی کی گنجائش نہیں ہے، ایک غلط قدم "
اور پھر بہت سی جانوں کا ضیاع.... ہر صورت اس بار کامیابی ملنی چاہیئے." ایک نظر ان
.پر ڈال کر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی

.صبح آپ سب سے ملاقات ہوتی ہے." یہ کہہ کر ہنال کمرے سے باہر چلی گئی "

اب کمرے میں بس وہی چاروں موجود تھے لیکن فخر کی سنجیدگی کوئی اور ہی پیغام دے رہی تھی.

خضر نے اسفند کو اشارہ کیا جسکی تو ہمت نہیں ہو رہی تھی اسے چھیڑنے کی تو اسد کی طرف منت طلب نظروں سے دیکھا.

اسد نے اشارہ سمجھ کر ہاں میں گردن ہلائی.

کمرے میں بلا کی خاموشی تھی کہ تبھی اسد نے فخر کو مخاطب کیا.

"فخر... سوری یار، ہم نے تجھے تنگ کیا نا اسکے لئے، ہم آگے سے ہمیشہ تیرا ساتھ دیں گے." اسد اسکو دیکھتے ہوئے بولا

اور فخر جو کہ کب سے ٹیبل کو گھور رہا تھا، سر اٹھا کر اسد کی طرف دیکھا اور پھر خضر اور

....اسفند کی طرف، جنہوں نے اسکو اپنی طرف دیکھتا پا کر کان پکڑے

. سوری یار، موڈ ٹھیک کرنا اب." اسفند فخر کو ویسے ہی بیٹھا دیکھ کر بولا "

ہاں چلو معاف کیا!" فخر نے بس اتنا سا جواب دیا اور پھر سے ٹیبل کو گھورنے لگا، "

. نجانے کیا ڈھونڈ رہا تھا

جبکہ باقی سب کے لئے یہ کرشمے سے کم نہیں تھا کہ فخر نے اتنی جلدی انہیں معاف

. بھی کر دیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

. خضر کو معاملہ کچھ اور ہی لگا تو دوبارہ فخر سے مخاطب ہوا

کیا بات ہے فخری؟ کچھ ہوا ہے کیا؟ اتنا چپ چپ پہلے تو کبھی نہیں ہوا؟ بتا کیا مسلہ "

ہے؟" فخر کے لئے یہ انوکھی بات نہیں تھی کہ وہ سب اسکی خاموشی کے پیچھے چھپی وجہ

. جان جاتے تھے

عزہ کی کال آئی تھی ابھی....اماں جان کی طبعیت خراب ہو گئی ہے،ہاسپٹل میں " ایڈمیٹ ہیں."ماں کے ذکر پر اسکے لہجے کا بوجھل پن ان سب نے محسوس کیا تھا.

پریشان مت ہو یار،اللہ کرم کرے گا!ہم سب دعا کریں گے....دیکھنا وہ ٹھیک ہو " جائیں گی....تم بھی بجائے یوں اداس ہونے کے جاؤ اور جا کر انکی صحت کے لئے دعا کرو."اسد نے اسے دلاسا دیا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہمممم....ٹھیک کہہ رہے ہو"فخر نے انکی طرف دیکھتے ہوئے کہا " .

اداس نہ ہو پلیز،ورنہ ہم سب بھی اداس ہو جائیں گے،تم بس ہنستے ہوئے ہی پیارے " لگتے ہو،ابھی تو کسی انڈین ڈرامے کی اجڑی ہوئی حسینہ لگ رہے ہو."اسفند نے اسکا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے لقمہ دیا.

... جس پر فخر کے چہرے پہ مسکراہٹ ابھری

یہ ہوئی نا بات، چل اٹھ میرے شیر ... نماز پڑھ کر آتے ہیں." اسفند اس سے علیحدہ "
.ہوتے ہوئے بولا

جبکہ اسد اور خضر کے لئے واقعی یہ حیرانگی کی بات تھی کہ جو اسفند فخر کے ساتھ چپکنے پر
... چڑھتا تھا وہ اسے گلے لگا رہا ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.اسفند اٹھ کر اسکے پاس گیا اور اسے زور سے گلے لگایا

فخر نے پیار بھری نظروں سے اسفند کو دیکھا

یار اب ایسے نہ دیکھ پلیز، مجھے سخت الجھن ہوتی ہے." اسفند مظلومیت سے بولا"

.جس پر باقی تینوں نے بھرپور قہقہہ لگایا

فخر نے اسفند کے گلے میں پیچھے سے بازو ڈالا اور باہر کی طرف چل دیا، پیچھے پیچھے اسد اور خضر بھی نماز کی نیت سے باہر آ گئے".

کیسے محافظ تھے یہ؟ جو تکلیف میں ہو کر بھی چہرے پر مسکراہٹ سجا کر گھوم رہے تھے.....ہاں ایسے ہی تو ہوتے ہیں یہ محافظ، خود پریشان ہو کر بھی اپنے ملک کے لوگوں پر آنچ تک نہیں آنے دیتے، اپنے رشتوں کی پرواہ کئے بغیر بارڈر پر رات کے دو بجے بھی بندوق تھامے کھڑے رہتے ہیں، بغیر یہ سوچے کہ بارڈر کے اس پار سے ناجانے کس وقت کوئی گولی انکے جسم کو چیرتی ہوئی گزر جائے....بغیر یہ پرواہ کئے کہ انکے اپنوں کو بھی انکا انتظار ہو گا....ناجانے کتنی منتوں مرادوں کے بعد ماؤں کو یہ بیٹے ملے ہوں گے....کتنی کتنی راتوں کو جاگ کر بیٹوں کی سلامتی کی دعائیں مانگی ہوں گی

انہوں نے، ہاں ایسے ہی تو ہوتے ہیں یہ مخافظ جو کبھی غازی بن کر لوٹیں، تو کبھی یوں ہی گمنام سپاہیوں کی طرح دنیا کے کسی کونے میں خاک نشین ہو جائیں، جو بغیر کسی غرض کے اپنا فرض نبھائیں.... ہاں ایسے ہی تو ہوتے ہیں مخافظ..... نڈر، بہادر، بے لوث....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گنہگار ہوں گنہگاروں سے واسطہ میرا

پرہیز گاروں سے میں پرہیز کرتا ہوں

اس وقت وہ افغانستان کی سرزمین پر قدم رکھ چکا تھا.... اس علاقے میں چاروں طرف

اونچے اونچے ٹیلے بنے تھے....آس پاس کسی قسم کی آبادی نہیں تھی..... عجیب پراسراریت تھی اس جگہ میں...اسنے ایک نظر ارد گرد پھیلے اندھیرے کو دیکھا اور پھر آسمان پر اپنی آب وتاب سے چمکتے چاند کو دیکھ کر طنزیہ مسکرایا گویا یہ چاند اسکو کوفت میں مبتلا کر رہا ہو....وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور قدم قدم چلتا اندھیرے میں کہیں گم ہو گیا....یہ اندھیرا ہی تو اسکا ساتھی تھا....اسکا رازدان.....کیونکہ وہ تو شاید اپنے سائے پہ بھی اعتبار نہیں کرتا تھا..... تبھی اس اندھیرے میں خود کو پورا محسوس کرتا تھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دور کہیں قسمت اس اندھیر نگری کے مغرور شہزادے کو دیکھ کر مسکرائی تھی

اس سمت سمیٹوں تو بکھرتا ہے ادھر سے

دکھ دیتے ہوئے یار نے دامن نہیں دیکھا

ادھر ہنال عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر اب بالکونی میں کھڑی اس چاند کو دیکھ رہی تھی، جو گواہ تھا اسکے ماضی کا، جسکے سامنے اسنے کئی راتیں جاگ کر آنسو بہائے تھے، تنہائی کا ساتھی تھا یہ اسکا، لیکن اب اس پورے چاند کو دیکھ کر وہ واپس اپنے ماضی میں چلی جاتی تھی، جس میں سوائے درد کے اور کچھ تھا ہی نہیں.....ایک نظر آسمان کی طرف دیکھ کر وہ واپس روم میں آئی اور گلاس ڈور لاک کر کے پردے آگے گرا دیئے

.خود بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھی

.ماضی کی کچھ بھولی بسری یادیں پھر سے ذہن پر ہاوی ہو رہی تھیں

وہ جلدی سے اٹھی اور الماری میں سے لیپ ٹاپ نکال کر بیڈ پر رکھا اور بال کانوں کے پیچھے اڑستی آستینیں کہنیوں تک فولڈ کئے خود بھی سامنے بیٹھی اور لیپ ٹاپ آن کیا.

Alan میوزک کا فولڈر کھول کر بغیر سکرین کی طرف دیکھے میوزک پلئیر آن کیا تو Walker کے خوبصورت ٹریک کی آواز کمرے میں گونجی....وہ آنکھیں بند کئے بس اسے سن رہی تھی.

I'm sorry but

Don't wanna talk, I need a moment

Before I go

It's nothing personal

I draw the blinds

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

They don't need to see me cry

Cause even if they understand

They don't understand

So then when i'm finished

I'm all 'bout my business

and ready to save the world

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsanay|Articles|Books|Poetry|Quotes

I'm taking my misery

Making my bit*h; can't be everyone's

favorite girl

So take Aim and Fire away

I've never been so wide awake

No, Nobody but me can keep me safe

And I'm on my way

NEW ERA MAGAZINE .com

The blood moon is on the rise

The fire burning in my eyes

No, Nobody but me can keep me safe

And I'm on my way

.ہنال کو لگا جیسے یہ الفاظ اسکے جذبات کی عکاسی کر رہے ہوں

ایک وقت تھا جب ہیوی بائیکس اور میوزک اسکا جنون ہوا کرتے تھے،

اب بھی اپنے ماضی سے نکلنے میں اس میوزک نے ہی اسکا ساتھ دیا تھا ورنہ شاید وہ تو کب کی پاگل ہو چکی ہوتی لیکن اب اسکے جنون میں سب سے پہلے اسکے وطن کی حفاظت تھی اور باقی سب تو بہت پیچھے رہ گیا تھا

.نجانے کب یوں ہی بیٹھے بیٹھے وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.کبھی کبھی یہ نیند بہت ضروری ہوتی ہے جو ہمیں دنیا کی فکروں سے آزاد کر دیتی ہے

صبح فجر کی اذان سے اسکی آنکھ کھلی تو کچھ وقت غنودگی میں ہی آگے پیچھے دیکھتی رہی .

پھر جب تمام حسیات بیدار ہوئیں تو سامنے پڑے لیپ ٹاپ کو دیکھ کر رات کا منظر آنکھوں کے سامنے لہرایا .

ایسے ہی بیٹھے بیٹھے سونے کی وجہ سے جسم اکڑ گیا تھا. اسنے گردن کو ایک دو جھٹکے دیئے اور لیپ اٹھاتی الماری کی طرف گئی اور لیپ ٹاپ اندر رکھ کر اپنی چادر باہر نکالی جو وہ نماز پڑھتے وقت اوڑھتی تھی .

چادر ہاتھ میں پکڑے واشروم میں گھس گئی اور وضو کر کے نماز ادا کی .

نماز ادا کرنے کے بعد ایک عجیب سا سکون دوڑنے لگتا تھا اسکی رگوں میں .

چادر کو اتار کر بیڈ پر رکھا اور خود کاؤچ پر بیٹھ کر چھت کو گھورنے لگی، تھوڑی دیر آنکھیں بند کئے کاؤچ پر بیٹھی رہی پھر چادر طے لگا کر الماری میں رکھ دی اور ٹریک سوٹ لے کر فریش ہونے چلی گئی...

کل بھی راولپنڈی سے اسلام آباد کے سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے بیٹھے بیٹھے ہی آنکھ لگ گئی تھی تو نیند پوری ہو گئی، نہیں تو نجانے نئی جگہ کی وجہ سے کب نیند آتی.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واشروم کا دروازہ کھول کر وہ باہر آئی تو وارڈروب کی سلائیڈ پر لگے آئینے میں ایک نظر خود کو دیکھتے ہوئے اپنے بالوں کو ٹیل کی صورت میں باندھا اور بلیک ٹریک سوٹ کی آستینیں کہنیوں تک فولڈ کر کے موبائل ساتھ لے کر اپنے معمول کے مطابق رننگ کی نیت سے کمرے سے باہر نکلی....

سیڑھیوں سے اتر کر اسکا رخ مین ڈور کی طرف تھا جسکو اس سے پہلے ہی کسی نے کھول دیا.

سامنے فخر نماز کی ٹوپی سر پر پہنے شاید مسجد سے واپس آیا تھا ہنال کو یوں یکدم سامنے پا کر اچھلا....

ہنال نے بھی ایک نظر اسکے ہوائیاں اڑتے چہرے کو دیکھا.

" ریلکس مسٹر فخر، اب اتنی بھی خوفناک نہیں ہوں جتنا آپ ڈر رہے ہیں." ہنال کی بات سن کر وہ کھسیانی سی ہنسی ہنسا.

" نہیں وہ، آپ کو یوں اچانک دیکھا نا تو چونک گیا." فخر مسکراتے ہوئے بولا.

" آہاں ٹھیک.....اب طبعیت کیسی ہے آنٹی کی؟" ہنال کا سوال فخر کے لئے بالکل غیر متوقع تھا، کیونکہ وہ تو اس وقت وہاں موجود ہی نہیں تھی. لیکن شاید جتنا بے خبر وہ

.اسے سمجھتے تھے اتنی وہ تھی نہیں

.وہ منہ کھولے اسکی طرف دیکھ رہا تھا "....جی😮" "

میں نے پوچھا کے آپکی امی کیسی ہیں اب....اور شاید آپ بھول رہے ہیں کہ کل " آپ نے ہی روم میں کیمرہ اور مائیکروفون لگایا تھا."وہ بھی کیپٹن تھی آخر....مطلب اپنی ہی ٹیم کی جاسوسی

الحمداللہ، بہت بہتر ہیں، کل تک ہاسپٹل سے لیو بھی مل جائے گی."اور واقعی دعاؤں " .میں بہت طاقت ہوتی ہے

....الحمداللہ، اللہ انہیں صحت دے."ہنال نے مسکراتے ہوئے کہا "

ایک کے بعد ایک مسکراہٹ یہ کیپٹن نے صبح صبح کوئی بھنگ شنگ تو نہیں پی "

یہ سب منہ پہ کہنے کی ہمت تو نہیں تھی اس ".لی.....خیر سانوں کی

.میں..... تو بس سوچ ہی سکا

آمین.. "فخر کو احساس ہوا کے وہ دروازے میں اسکا راستہ روکے کھڑا ہے تو شرمندہ"

.ہوتا ہوا سائیڈ سے اندر آیا

.اور کیپٹن راستہ ملنے پر باہر کی جانب بڑھی

کیپٹن!" فخر کی آواز پر اسنے اپنے قدم روکے اور پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ دروازے میں"

.کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا

مسکراتی رہا کریں، کیونکہ مسکرانا سنت ہے." فخر کی بات پر اسنے مسکرا کر سر تھوڑا سا"

خم کیا تو فخر بھی مسکراتا ہوا، دروازہ بند کر کے اندر چلا گیا اور ہنال اسکی بات یاد کر کے ایک بار پھر سے مسکرا دی اور پارک کی طرف دوڑ لگا دی.

ادھر اسفند جو شاید واک کرنے کے لئے ٹریک سوٹ پہنے کمرے سے باہر آیا تھا فخر کو مسکراتا دیکھ کر اسکی طرف آیا.

" کی گل شہزارے، کلے کلے ہس ریا ایں؟ (کیا بات ہے شہزادے اکیلے اکیلے ہنس رہے ہو؟)" اسنے مسکراتے ہوئے فخر کے سر سے ٹوپی اتار کر اسکے بال بگاڑے...

" کچھ نہیں یار، بس صبح صبح کسی کے چہرے پہ میری وجہ سے مسکراہٹ آئی، بس اسی لئے." فخر اپنے بال سیٹ کرتا بولا

" اسفند شاید اسے اچھے " ارے واہ واہ، ذرا ہمیں بھی تو بتاؤ یہ کسی کون ہیں؟ 😉

.موڈ میں دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ اسکی امی کی طبعیت اب بہتر ہے تبھی اسے تنگ کر رہا تھا

وہی ہماری ایک عدد ہٹلر ہیں ناجو...اسے ہی بتا کے آیا ہوں کہ کدی ہس وی لیا کرو "

.فخر نے ہنستے ہوئے اسے بتایا "!سوہنیو 😂

جا یار ایک آدھ بار ہو تو بندہ یقین بھی کر لیتا ہے کہ کیپٹن مسکرا رہی تھی، لیکن اب تو"

.بہت لمبی لمبی پھینک رہا ہے۔"اسفند کے لئے واقعی یقین کرنا مشکل تھا

نا کر یقین، کوئی بات نہیں لیکن ایک کام کر"فخر شرارتی مسکراہٹ لئے واپس سے

.اپنے ازلی انداز میں لوٹ آیا تھا

.کونسا کام؟"اسفند نے سوالیہ انداز میں آبرو اچکا کر پوچھا "

.شرارتی مسکراہٹ ابھی بھی قائم تھی ".مجھے نظر کا ٹیکا لگا دے "

.ہییں،ہیییں؟ نظر کا ٹیکا کیوں؟"اسفند کو واقعی بات کی سمجھ نہیں آئی تھی"

.اسکی بات پر فخر اسکے گلے میں بازو ڈال کر سیڑھیوں پر بیٹھ کر اسے بتانے لگا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

".دیکھ....کل کیپٹن نے کہا کہ ہم یونیورسٹی جائیں گے "

.ہاں کہا تھا...پھر"اسفند مدعے کا انتظار کر رہا تھا "

پھر یہ کہ،یونیورسٹی مطلب لڑکیاں بھی تو ہوں گی ادھر،تو مجھ جیسے چارمنگ، "

ہینڈسم، سمارٹ، گڈلکنگ لڑکے کو دیکھ کر نظر نہ لگادیں، بس اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ بھائی کو نظر کا ٹیکا لگادے۔" فخر آنکھیں مٹکا مٹکا کے اپنی خوبیاں اسے اپنی انگلیوں پر گنوا رہا تھا۔

اس کی بات پر اسفند نے بھرپور قہقہہ لگایا۔

" یہ منہ اور مصور کی دال..... ہاہاہاہا..... نہیں تو مجھے بتا ہی دے آج کے کیوں ہیں 😂 اسفند ہنوز ہنستے ہوئے بولا۔ "بلکہ غلط فہمیاں کہنا بہتر ہے 😂..... تجھے یہ خوشفہمیاں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ناقص عقل کے بندے....." فخر اپنی..... تمہیں کیا پتا لکس کسے کہتے ہیں 😎" شرٹ کے کالر سے نادیدہ دھول صاف کرتے ہوئے بولا۔

اسفند " ہاں ہاں بھئی..... میری تو دعا ہے کہ مجھے نہ ہی پتہ لگے تیری لکس کا 😂"

.بغیر بریک کے ہنس رہا تھا

ویسے کل تو بڑی جھپیاں ڈال رہا تھا....." فخر آنکھیں ٹیڑھی کئے اسکی دکھتی رگ "

.پر ہاتھ رکھ بیٹھا تھا

وووووہ....سچ میں تجھ سے پوچھنے آیا تھا کہ آنٹی سے بات ہوئی؟ کیسی ہیں اب؟" "

.اسفند اسے پٹڑی سے اترتا دیکھ کر بات بدلنے لگا

.اب بات مت بدل." فخر بھی اسکے ارادے بھانپ گیا تھا"

.نہیں یار سیریسلی....بتاتو، بات ہوئی تیری؟"اسفند اب سنجیدہ ہوتا ہوا بولا "

ہاں رات میں ہی کال آگئی تھی کہ طبیعت ٹھیک ہے.... کل تک لیو مل جائے گی "
ہاسپٹل سے.... مجھے عزہ کی ٹینشن تھی.... پتہ نہیں اکیلی کیسے مینج کر رہی ہو گی." فخر
.کے لہجے سے بھائیوں والی محبت عیاں تھی

چلو اللہ انہیں صحت دے... اور گوہر اکیلی پریشان ہوئی ہو گی نا، چل تو اب اسے "
حوصلہ دینا، نہیں تو آنٹی کو کون سمبھالے گا." اسفند کیونکہ پٹھان تھا تو وہ اپنی بہنوں کی
.طرح عزہ کو بھی گوہر ہی پکارتا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہمم.... ویسے وہ دونوں مسٹنڈے ابھی تک سو رہے ہیں یا کوئی اللہ توبہ بھی کی "
ہے؟" فخر نے اوپر کمروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، اسفند اسکا اشارہ سمجھ گیا اور
.مسکراتے ہوئے بولا

میں گیا تھا اوپر..... اسد نماز پڑھ رہا تھا اور خضر واشروم میں تھا." اسفند بھی اب اٹھ "

.کھڑا ہوا

چل سہی ہے تو بھی جا جا کر جا گنگ کر کوئی سٹیمنا بڑھا... سارا دن یونہی پڑا بلکل "
.سانڈ بن گیا ہے." فخر دانت نکالتا بولا

جس پر اسفند بیچارہ خود کو دیکھ کر رہ گیا، جیسے کہہ رہا ہو "بھائی میں تجھے کدھر سے سانڈ
".دکھتا ہوں

....وہ افسوس سے سر ہلاتا باہر چلا گیا اور فخر اب باقی دونوں کی واٹ لگانے اوپر چل پڑا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو میری چال سے بھی واقف ہے تو کیا ہوا

میں اپنے جذبے بھی تجھ پر عیاں کر دوں گا

کانوں میں ہیڈ فون لگائے بلیک ٹریک سوٹ کے بازو کہنیوں تک فولڈ کیے، ماتھے پر پسینے کی بوندیں لئے وہ پارک میں رننگ کر رہی تھی، اسے بھاگتے ہوئے کوئی پندرہ منٹ ہو گئے تھے لیکن نہ تو وہ ہانپ رہی تھی اور نہ ہی اسکی سانس پھولی تھی...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھوڑی دیر یونہی بھاگنے کے بعد وہ رکی اور کانوں سے ہیڈ فونز اتار کر سامنے ایک بینچ پر بیٹھ گئی.

بلاشبہ صبح کا یہ منظر انتہائی حسین تھا، پارک میں کچھ لوگ واک کی غرض سے ادھر ادھر ٹہل رہے تھے.....

چڑیوں کے چہچہانے میں، پتوں کے ہلنے میں، ہوا کے جھونکوں میں..... ہر طرف

.سے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان ہو رہی تھی. عجیب سا سکون تھا اس جگہ میں

وہ آنکھیں بند کئے یہ سب محسوس کر رہی تھی کے اچانک اسکی سماعتوں سے کسی کی

.آواز ٹکرائی

سامنے ایک چار سالہ بچی گھاس پر بیٹھی زار و قطار رو رہی تھی، شاید اسکا سر پاس پڑے

بینچ سے ٹکرایا تھا... تبھی وہ گڑیا سر پکڑے، موٹے موٹے آنسوؤں کے ساتھ بڑے

...مزے سے نیچے بیٹھی رونے کا شغل فرما رہیں تھیں

.ہنال نے آس پاس دیکھا تو اسکے ساتھ کوئی نظر نہیں آیا

وہ اس بچی کو اٹھانے کی غرض سے اٹھنے ہی والی تھی کہ کسی درخت کے پیچھے سے ایک

.آٹھ سالہ لڑکا بھاگتا ہوا آیا

.اسکے وہاں پہنچنے کی دیر تھی کہ وہ بچی اور گلا پھاڑ پھاڑ کے رونے لگی

.ہنال بینچ پر بیٹھی ان کی ساری کاروائی بہت غور سے دیکھ رہی تھی

"ارے یہ کیا ہو گیا پرنسز؟ چوٹ لگی ہے؟" اس لڑکے کے پوچھنے پر بچی نے زور زور

سے سرہاں میں ہلایا.

بھائی یہ بینچ بہت ہی گندا ہے.....اسنے ادھر زور سے ہٹ کیا ہے مجھے."وہ بچی اپنے "
ماتھے کی طرف اشارہ کرتی بھائی کو بتا رہی تھی.

اسکی بات پر تھوڑے ہی فاصلے پر بیٹھی ہنال کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ آئی.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ روؤ نہیں میں اسے مارتا ہوں،اسنے میری پرنسز کو کیوں ہٹ کیا."اسکا بھائی "
بہن کی آنکھوں سے آنسو صاف کرتا اٹھا اور جا کر بینچ کو زوردار کک لگائی...جس پر وہ
بچی کھلکھلا کر ہنسی جیسے بدلہ پورا ہو گیا ہو....اب اسے کیا پتہ تھا کے اس سب میں اس
بے جان بینچ کا تو کچھ نہیں جا رہا تھا.

بہن کو ہنستہ دیکھ کر وہ بھی مسکرایا اور وہیں اسکے پاس گھاس پر بیٹھ گیا.

ہنال بھی ان دونوں کی حرکتوں پر مسکرائی اور پھر بینچ سے ہیڈ فونز اٹھا کر لگائے اور ایک نظر ان بچوں کی طرف دیکھ کر اسنے سیف ہاؤس کی جانب واپسی کی دوڑ لگا دی.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم سے رنجش بھی ہے، اختلاف بھی

اور "عین"، "شین"، "قاف" بھی

ادھر سیف ہاؤس کا منظر کچھ یوں تھا کہ اسد اور خضر باہر لان میں کرسیوں پر بیٹھے تھے اور تھوڑے ہی فاصلے پر فخر کال پر مصروف تھا جبکہ اسفند بھی واک کے لئے پارک گیا تھا.

ہنال نے گھر کے قریب آ کر ہیڈ فونز اتار دیئے اور گیٹ کھولتی اندر داخل ہوئی، بازو ابھی بھی فولڈ تھے، ماتھا اور گردن پسینے سے تربتر تھی.

لان میں بیٹھے اسد اور خضر نے اسے اندر آتے ہوئے دیکھا تھا، ہنال نے بھی ایک نظر گیٹ کے بائیں جانب بنے لان کی طرف ڈالی جدھر وہ سب براجمان تھے اور ایک نظر ان سب پر ڈالتی دروازہ کھول کر اندر اپنے روم کی طرف چلی گئی....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اسد یار، یہ کیپٹن ایسی کیوں ہے؟" خضر نے اسد سے سوال کیا جس پر اسد نے گھور کر اسے دیکھا.... جیسے کہہ رہا ہو معاملہ کیا ہے بھائی...

"ارے میرا مطلب تھا..... کہ کیپٹن کی اتج بھی اتنی کوئی نہیں ہے، ہم سب سے تو کم ہی ہو گی لیکن رعب کتنا ہے..... عموماً لڑکیاں ایسی ہوتی نہیں ہیں نا، مطلب کیپٹن ہم چار لڑکوں میں کتنی آسانی سے بغیر کسی جھجھک کے رہ لیتی ہیں اور انکے حلیے سے تو لگتا

ہی نہیں ہے کہ انکو لڑکیوں کی ڈریسنگ کی الف ب بھی پتا ہو گی۔"خضر کی بات پر اسد کے تاثرات بدلے۔

ہاں یہ تو ہے، کیا پتہ شروع سے ہی ایسی ہوں... یا فیملی میں بھائیوں کے ساتھ رہ کر " ایسی ہو گئی ہوں۔"اسد نے بھی اپنی طرف سے تکا لگایا۔

"تو جانتا ہے، کیپٹن کی فیملی کو؟"اسد کی بات پر خضر حیران ہو کر آگے کو کھسکا۔

نہیں اوئے، مجھے کیسے پتا ہو گا، جب ہم ہیڈ کوارٹر گئے تھے نا تب چیف کیپٹن کی امی کا " ذکر کر رہے تھے.... بس اور تو کچھ نہیں پتا۔"اسد وضاحت دیتا بولا جس پر خضر نے بس سر ہلایا۔

تبھی اسفند بھی گھر میں داخل ہوا اور ان کی طرف آیا۔

بہتی ہوئی آنکھوں کی روانی میں مرے ہیں

کچھ خواب میرے عین جوانی میں مرے ہیں

ہنال نے روم میں جا کر شاور لیا اور بلیک کلر کی جینز پر وائیٹ ٹی شرٹ پہنے اوپر بلیک ہی لیدر جیکٹ پہن رکھی تھی... بالوں کو ایک چھوٹے سے کیچر میں جکڑا اور آستینیں فولڈ کرتی روم سے باہر نکلی.

سیڑھیاں اترتے ہی اسکا رخ کچن کی جانب تھا، کل رات میں فلیٹ سے کھانا کھانے کے بعد کوئی بھی کچن کی طرف نہیں گیا تھا شاید.....

کچن میں داخل ہوئی تو سامنے کا منظر کچھ یوں تھا کہ بالکل بیچ میں گول ڈائننگ ٹیبل پڑا تھا جسکے آگے پیچھے کرسیاں لگی ہوئی تھیں اور ایزل ہوتے ہی دائیں طرف فریج پڑا تھا...

اور باقی سارے ایریا میں بہت سے کیبنٹ بنے ہوئے تھے اور سٹوو اوپر شیلف پر پڑا تھا.

سامنے ہی کھڑکی تھی جدھر سے گھر کا پچھلا حصہ نظر آرہا تھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسنے ایک نظر کیچن پر ڈالی اور فریج کھولا.

لیکن اس میں صرف دو جوس کی بوٹلز، ایک خالی ایگ کریٹ جس میں تین انڈے منہ چڑا رہے تھے اور ایک بریڈ کے پیک کے ساتھ ہاف جیم کا جار پڑا تھا.....

اسکو اپنی جگہ شرمندگی نے آگھیرا..... کیونکہ ان پانچ مہینوں میں وہ شاید کوئی ایک دو بار ہی کچن میں گھسی ہو گی.... وہ بھی بس چائے کافی کے لئے..... یہ نہیں تھا کہ اسے

. کھانا بنانا نہیں آتا تھا.... بس ان سب نے خضر پہ ہی یہ ذمہ داری چھوڑ دی تھی

یہ سامان بھی خضر کی بدولت تھا جس نے سمجھداری کا مظاہرا کر کے کچھ سامان ساتھ لے لیا تھا...

اب وہ سوچنے لگی کہ پانچ لوگوں کے ناشتے کے لئے صرف یہ سامان، اسنے سوچتے ہوئے باری باری کیبنٹ کھولنے شروع کیے اور اوپر کے ایک خانے میں سٹیل کا ایک کافی بڑا ڈبہ پڑا تھا، اسنے اسے باہر نکال کر شلیف پر رکھا اور کھول کے دیکھنے پر فلور بیگ نظر آیا جو کہ اپنے اختتام کو تھا .

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہنال نے ایک سرد آہ بھری اور بالوں کو اوپر کر کے ایک ٹائٹ سا جوڑا بنا دیا اور ایپرن باندھے اب ایک نئے مشن کے لئے تیار تھی .

اسنے کہتے ہوئے بسم اللہ پڑھی اور ایک بڑی ". چل بیٹا ہانی.... شروع ہو جا" پلیٹ نکال کر سب سے پہلے آٹا گوندھا، ساتھ میں عجیب عجیب شکلیں بناتی اپنے

....ہاتھوں کی طرف دیکھ رہی تھی

آٹا گوندھنے کے بعد اسنے فریج سے باقی سارا سامان باہر نکالا اور جوس کی بوٹلز کھول کر اسے جگ میں ہنڈیلا.

تبھی خضر جو کہ ناشتہ بنانے کی غرض سے اندر آرہا تھا....ہنال کو اندر کام کرتا دیکھ کر پہلے تو حیران ہوا اور پھر حیرانگی کی جگہ شرمندگی نے لے لی.

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ہنال سے کیا کہے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تبھی ہنال کی نظر کچن کے دروازے میں وائٹ شرٹ پر خاکی پینٹ پہنے بالوں کو سلیقے سے سیٹ کئے کھڑے خضر پڑی. وہ اسکی جھجھک کو سمجھ گئی.

"اچھا ہوا آپ آگئے....آپ سامان کی لسٹ بنادیں، یونیورسٹی سے واپسی پر میں گروسری لیتی آؤں گی." ہنال نے جوس کو فریزر میں رکھا اور پھر انڈوں کو اٹھا کر پین ڈھونڈنے لگی.

سوری کیپٹن وہ ریڈ کے چکروں میں... گروسری کی طرف دھیان ہی نہیں"
گیا....آپ رہنے دیں میں کرلوں گا."خضر شرمندہ ہوتا ہوا اسکے پاس جا کر
بولا.....حالانکہ شرمندہ تو ہنال کو ہونا چاہیے تھا کہ وہ لڑکی ہو کر کام نہیں کرتی جبکہ
.خضر لڑکا ہو کر ان سب کو کھانا بنا کر دیتا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کوئی بات نہیں، کچھ دنوں سے کسی کا بھی دھیان نہیں گیا کھانے پر، شرمندہ ہونے "
کی ضرورت نہیں ہے اور آپ کو اگر کام کا اتنا ہی شوق ہو رہا ہے تو باری باری یہ فرائی
".کریں

.ہنال نے انڈے اسکو تھماتے ہوئے کہا اور خود فریج کی طرف بڑھی

.جی ٹھیک!"خضر ایک نظر اسے دیکھ کر مسکرایا اور پھر پین میں تیل نکالنے لگا "

ہنال کسی ماہر کک کی طرح گندھے ہوئے آٹے کے چھوٹے چھوٹے پیڑے بنانے لگی.... جسے دیکھ کر خضر کو خوشگوار حیرت ہوئی....

.مطلب محترمہ ہٹلر کافی سگھڑ ثابت ہوئیں ہیں." اسنے دل ہی دل میں سوچا"

.اور باری باری انڈے فرائی کر کے پلیٹ میں نکالے اور سامنے ٹیبل پر رکھے

ادھر فخر بھائی صاحب کی تیز ناک یہ خوشبوئیں سونگھتی ہوئی اسکے پیٹ کے چوہوں کو پیغام دے گئی تھی اور وہ جو کب سے اسفند اور اسد کا سر کھا رہا تھا اسفند سے مخاطب ہوا...

یار یہ خضر نے پورے گھر میں کیا خوشبو پھیلا رکھی ہے." وہ بڑے ہی سٹائل سے "

.اسفند کے کندھے پر ہاتھ مار کر بولا

...اور اسفند بھی ٹھہرا اسکی طرح صدا کا بھکڑ

چل اٹھ اسد چل کر دیکھتے ہیں." اسفند چھوٹے بچوں کی طرح پاس بیٹھے اسد کا ہاتھ "
.کھینچتے ہوئے بولا

اچھا نا....ہاتھ تو چھوڑ چلتے ہیں.....ندیدے کہیں کے." اسد اپنا ہاتھ چھڑواتا اٹھ "
.کھڑا ہوا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ادھر کچن کا منظر کچھ یوں تھا کہ خضر سامنے ٹیبل پر جوس، توس اور باقی چیزیں سیٹ کر رہا تھا، جبکہ ہنال پراٹھے بنا رہی تھی، جس میں دو تین بار تو وہ ہاتھ بھی توے کو لگوا بیٹھی
.تھی.....پر مشن تو کمپلیٹ کرنا تھا نہ اب

ہائے خضر....میرے جگر....قسم سے تیرے کھانے کی خوشبو باہر تک آ رہی "

ہے....اب تو پیٹ میں چوہے بھی ڈسکو کر رہے ہیں....جلدی بتا کیا بنا رہا....."اس سے پہلے کہ فخر کی زبان کوئی اور گل فشانی کرتی....سامنے خضر نے چولہے کے پاس کھڑی ہنال کی طرف اشارہ کیا. جسے دیکھ کر یکدم اسکی زبان کو بریک لگی.

اور پیچھے آتے اسد اور اسفند بھی ہنال کو اپرن باندھے کام کرتا دیکھ کر چونکے.

ہنال نے ایک نظر انہیں دیکھا اور نولفٹ کے تاثرات چہرے پر سجائے واپس سے اپنے سابقہ مشغلے میں مصروف ہو گئی.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اسفی، میں نے کہا تھا نا تجھے، یہ ہٹلر نے بھنگ شنگ پی لی ہے."فخر نے اسفند کے کان میں سرگوشی کی جس پر اسفند منہ پرے کر کے ہنسنے لگا.

"بیٹھ جاؤ اب کہ تم لوگوں کو انویٹیشن کارڈ دوں."خضر نے انہیں یونہی کھڑے دیکھ کر کہا تو وہ اپنی اپنی چیئرز کھینچ کر بیٹھ گئے.

ہنال نے ایک پلیٹ میں سب پراٹھے رکھے اور ٹیبل پر انکے سامنے رکھ دیئے..... جس پر اسفند اور فخر ندیدوں کی طرح پلیٹ کو گھورنے لگے.

ہنال نے ایپرن اتار کر سائیڈ پر رکھا اور ہاتھ دھو کر اپنی چیئر پر آکر بیٹھی.

فخر جناب تو اسکے بیٹھتے ہی ٹوٹ پڑے جس پر ہنال نے افسوس بھری نگاہ اس پر ڈالی اور اپنے لئے ایک گلاس میں جوس ڈالنے لگی.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

" ہنال نے کہا تھا۔"خضر!.....آپ سے یونیورسٹی میں اینٹر کروانے کا انتظام کرنے کو کہا تھا۔" نے جوس کا گلاس ختم کر کے خضر کو مخاطب کیا جس پر باقی سب بھی متوجہ ہوئے.

" تین لوگوں کی اینٹری ہی ایز سٹوڈنٹس ہو سکتی تھی ..... یس کیپٹن، انتظام ہو گیا ہے اسی لئے یونیورسٹی میں صفائی کا کام کرنے والے ایک آدمی کا منہ بند کروا کر اسکی جگہ

خالی کروادی ہے....ایسے صفائی والے کے حلیے میں ہم آسانی سے ہر جگہ کیمرا ز فکس کر سکتے ہیں وہ بھی بغیر کسی کی نظروں میں آئے....اور اسد یہیں رہ کر ان کیمرا ز کی فوٹیج چیک کرتا رہے گا اور جیسے ہی کوئی مشکوک سر گرمی ہوتی نظر آئے گی تو وہ ہمیں الرٹ کر دے گا."خضر نے سارا پلان ہنال کو بتایا.

اوکے.....تو میں اسفند اور خضر سٹوڈنٹس کے گیٹ اپ میں جائیں گے اور فخر " آپ....آپ صفائی والے کے حلیے میں جائیں گے....کسی کو کوئی اعتراض ہے؟" کیپٹن ہنال نے بغور سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا.

" No captain."

سب نے ایک ساتھ جواب دیا.

جبکہ فخر کے صفائی والے کے حلیے میں جانے والی بات پر اسفند کا دل چاہا کہ زور سے

.قہقہہ لگائے، جس کو اسنے ہنال کے سامنے بمشکل کنڑول کیا

.ہنال کچھ کہے بغیر ہی اٹھ کر اپنے روم کی طرف چلی گئ

.اور ادھر اسفند جو اپنا قہقہہ روکے بیٹھا تھا ہنال کے جانے کے بعد دل کھول کر ہنسا

جس پر فخر نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا. اسد انکی طرف ایسے دیکھ رہا تھا
"!جیسے کہہ رہا ہو کہ مجھے بھی کچھ بتا دیا کرو منہوس سو

.اسفند جب دل کھول کر ہنس لیا تو خضر سے مخاطب ہوا

خضر.....ویسے یہ صفائی والے چاچے کا نام کیا ہے؟"اسنے فخر کے تپے ہوئے"
.چہرے کو دیکھ کر کہا

.امجد نام ہے..... کیوں کیا ہوا؟"خضر نا سمجھی سے اسے دیکھ رہا تھا "

.اسکی بات سن کر اسفند نے اپنا رخ فخر کی جانب کیا

کیوں کہ ہمارے امجد چچا کو نظر بڑی جلدی لگتی ہے.... بس اسی لئے... سوچا نظر کا "
.ٹیکا لگا دوں.... کیوں امجد چچا."اسفند نے ہنستے ہوئے فخر سے کہا

جس پر اسنے ایک زوردار دھموکا اسفند کے کندھے پر جڑ دیا اور اس سے پہلے کے کچھ کہتا
.ہنال کو واپس آتے دیکھ کر چپ کر گیا. جبکہ باقی سب بھی سنجیدہ ہوئے

ہنال نے مونگ کے دانے کے برابر چھوٹے چھوٹے کیمرا زاور بلیوٹوتھ ڈیوائسز ٹیبل
.پر انکے سامنے رکھیں

یہ کیمرا زاور ڈیوائسز آپ سب اپنے ساتھ رکھیں گے.... کیونکہ یونیورسٹی میں ہم "

ایک دوسرے سے آمنے سامنے بات نہیں کریں گے تو ان ڈیوائسز کے تھرو ہم سب کنٹیکٹ میں رہیں گے... ہمیں ایسے شو کروانا ہے جیسے ہم ایک دوسرے سے بالکل انجان ہیں.... ہم الگ الگ یونیورسٹی کے لئے نکلیں گے اور واپس بھی الگ الگ آئیں گے تاکہ کسی کو ہم پر شک نہ ہو." ہنال کی بات سن کر سب نے اپنی اپنی ڈیوائسز پکڑیں اور سر ہلائے.

" سمجھ گئے." اسد نے ہنال کو کہا.

تو اسنے سر ہلا کر جواب دیا اور سب کو دیکھ کر بولی.

"Morals

" High Sir"

.سب ایک ساتھ بولے

"upto the!"

"sky sir."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

" نعرہ تکبیر.....اللہ اکبر"

سب نے ایک ساتھ اللہ اکبر کی صدا بلند کی.....یہ مجاہد اب ایک نئی فتح کو اپنے نام لکھوانے چل پڑے تھے....وہ میدان جنگ میں قدم رکھ چکے تھے.....جہاں سے .....واپسی ممکن نہیں تھی....اب یا تو فتح نصیب ہونی تھی یا شہادت

ان میں سے کسی کو بھی علم نہیں تھا کہ آگے انکے ساتھ کیا کیا ہونے والا ہے.... قسمت انہیں پھر یوں اکٹھے ہنسنے مسکرانے کا موقع بھی دے گی یا نہیں، ہر چیز سے انجان وہ جوان ایک عزم کے ساتھ اپنی منزل کے لئے رواں دواں تھے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج ہم عہد کرتے ہیں

پھر سے ایک ہونے کا

خود کو اس وطن کے نام وقف کرنے کا

اس پاک وطن کے پرچم کو

پھر سے بلند کرنے کا

تلواروں کی نوک پر چڑھ کر

اپنے ملک کا ترانہ پڑھنے کا

بکھرے ہوؤں کو مل کر

اک مرکز پر لانے کا

محمد بن قاسم کی طرح

لوگوں کے دلوں کو فتح کرنے کا

حسین ابن علی کی طرح

آج کے یزیدوں کا مقابلہ کرنے کا

آنے والی چودہ اگست تک

اک نئی قیادت رقم کرنے کا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Urdu Web

آج ہم عہد کرتے ہیں

پھر سے ایک ہونے کا

زمین پر خود سے محنت کرنے کا

قائد ملت بننے کا

اقبال کے خواب کو

تعبیر میں بدلنے کا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قائد کی محنت کو

انکے ڈھنگ سے سجانے کا

اپنے جانبازوں کی شہادت کو

مل کر سلام کرنے کا

بجھتے اپنے چراغوں کو

اپنے خون سے روشن کرنے کا

آج ہم عہد کرتے ہیں

اس پرچم کے سائے تلے

پھر سے ایک ہونے کا

اپنے آبا کی قربانیوں کو

رائیگاں ہونے سے بچانے کا

آج ہم عہد کرتے ہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

پھر سے ایک ہونے کا

اس وطن عزیز کی خاطر

ہو سکا تو جان دینے کا

اپنی ہر دعا میں

وطن کی سلامتی مانگنے کا

اپنے ملک کے دشمنوں کے ہر داؤ

کو مل کر ہرانے کا

آج ہم عہد کرتے ہیں

پھر سے ایک ہونے کا

(از خود ندا فاطمہ)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ستمبر کے مہینے کا آغاز ہونے کی وجہ سے اسلام آباد کی ہوا میں کافی خنکی تھی.... سورج اپنے معمول سے ہٹ کر گرم تھا.... ہوا کے جھونکے موسم کو خوشگوار بنا رہے تھے..... بادل آسمان پر اپنا ڈیرہ جمائے بیٹھے تھے.

وہ اپنے بیگ کو کندھے پر لٹکائے، بلیک جینز اور وائٹ شرٹ پر کالی لیدر جیکٹ پہنے، دائیں ہاتھ میں کچھ بینڈز پہنے، گلے میں پینک کلر کا مفلر لپیٹے یونیورسٹی کے ارد گرد سے

بے نیاز اپنے بھورے بالوں سے الجھتی گراؤنڈ سے گزر رہی تھی....ہوا کی وجہ سے اسکے بال چہرے پر اٹھکھیلیاں کر رہے تھے....

لڑکے تو لڑکے، لڑکیاں بھی اس کالی آنکھوں والی مغرور حسینہ کو مڑ مڑ کر دیکھ رہی تھیں، پر پرواہ کسے تھی...وہ تو بس خود سے الجھتی ہوئی اپنی کلاس کی طرف بڑھتی پیچھے لوگوں کو حیران کئے جا رہی تھی....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آخر کار کوریڈور میں پہنچ کر اسکے بالوں نے ہار مان لی اور اسنے انہیں ٹیل کی شکل میں باندھا اور کلاس کے سامنے جا کر رکی.

"May I come in sir...."

اس نے کلاس میں لیکچر دیتے سر ولی سے اجازت طلب کی.

اسکی آواز نے ولی کے ساتھ ساتھ، کلاس کے باقی لوگوں کو بھی اپنی طرف متوجہ کیا.

سر ولی نے اکتاہٹ سے دروازے کی طرف دیکھا، لیکن اسکی نظریں پلٹنے سے انکاری ہوئیں...

کالی آنکھیں، بھوری آنکھوں میں گڑھی تھیں...

کلاس میں بھی اب سامنے کھڑی لڑکی پر تبصرے شروع ہو چکے تھے.

اسنے ایک سرد نگاہ ان سب پر ڈالی اور دوبارہ اجازت مانگی.

"May I come in Siiiirrr."

اسنے سر کو کھینچتے ہوئے پہلے سے اونچی آواز میں کہا.

اسکی آواز پر ولی کا تسلسل ٹوٹا، اسے اپنی بے اختیاری پر جی بھر کے غصہ آیا.

"Yes come in."

ولی نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے اجازت دی.

وہ قدم قدم بڑھاتی کلاس میں اینٹر ہوئی اور روسٹرم سے تھوڑے فاصلے پر جا کر کھڑی ہو گئی.

" السلام علیکم، میرا نام سارہ علی خان ہے اور میں کچھ دن پہلے ہی لندن سے پاکستان شفٹ ہوئی ہوں...اس یونیورسٹی میں آج میرا پہلا دن ہے....میں نے اپنی ساری پڑھائی لندن سے ہی کی ہے لیکن ایک ایمرجینسی میں ہماری فیملی کو یہاں آنا پڑا، پڑھائی کا خرج نہ ہو اسی لئے میں نے یہیں پر سٹڈیز کنٹینو کرنے کا فیصلہ کیا....امید ہے آپ سب لوگوں کو میری وجہ سے کوئی تکلیف نہیں ہو گی." اسنے کسی کے پوچھنے سے پہلے ہی اپنا تعارف کروایا....جسکو سب نے دم سادھ کر سنا.....ایک سحر تھا اسکی آواز میں .....جو اسکے چپ کرنے پر ٹوٹا

اسنے ایک نظر سروالی پر ڈال کر سر خم کیا اور سیٹ کی طرف بڑھی.

کلاس پر حیرتوں کے پہاڑ تب ٹوٹے جب وہ کلاس کے سب سے بگڑے ہوئے لفنگے کے

.ساتھ اپنا بیگ رکھ کر بیٹھ گئی

.ولی کو اسکی یہ حرکت ناگوار گزری..... جس پر اسکے ماتھے پر چند سلوٹیں ابھریں

ایکسکیوزمی مس سارہ علی..... فرسٹ آف آل ویلکم..... لیکن اگر آپ یونیورسٹی"
میں آ ہی گئی ہیں تو آپکو یہ بھی پتا ہونا چاہیے کہ کلاس کا ٹائم کیا..... آپ پندرہ منٹ
لیٹ تشریف لا رہی ہیں.... وجہ بتانا پسند فرمائیں گیں؟" ولی نے کڑے تیوروں سے
.اس کی طرف دیکھا جسکے تاثرات بالکل نارمل تھے

اس نے کلاس میں سب کو وارن کر رکھا تھا کے کوئی لیٹ نہ ہو.... کیونکہ اسکے نزدیک
.دیر سے آنا نہ آنے کے مترادف تھا

سر شاید آپ نے ٹھیک سے نہیں سنا.... میں نے ابھی بتایا کہ میرا یہاں فرسٹ ڈے"
ہے..... تو کلاس روم ڈھونڈتے ہوئے ٹائم لگ گیا." اس نے کھڑے ہو کر گھڑا گھڑایا

.جواب اسے دے مارا

اوہ.....ویسے آپ لندن میں بھی کلاس روم ڈھونڈنے میں پندرہ منٹ لگاتی "
.تھیں؟"ولی مسلسل اس سے بحث کر رہا تھا

ارے بالکل نہیں....وہاں تو لوگ خاصے سلجھے ہوئے ہیں.....لیکن یہاں جس"
سے بھی پوچھو کہ کلاس روم کدھر ہے.....وہ پہلے سر سے پاؤں تک ایکسرے
ضرور کرتا ہے.....خیر.....آپ پریشان نہیں ہوں کل سے ٹائم پہ کلاس میں
..آؤں گی."اسنے بھی ہارنا کہاں سیکھا تھا چاہے وہ بحث میں ہارنا ہی کیوں نہ ہو

اسکی ایکسرے والی بات پر سٹوڈنٹس کی ہنسی نکل گئی.....وہ حیران بھی تھے کہ یہ
لڑکی اس آدمی سے بحث میں آگے نکل گئی تھی جس کہ سامنے بات کرنے کی بھی کسی
.میں ہمت نہیں تھی

اوکے.... فرسٹ ڈے ہے تو معاف کر رہا ہوں..... آگے سے میری کلاس میں "
لیٹ ہوئیں تو اگلے دن آنے کی زحمت نہ کریئے گا..... اب بیٹھ جائیں." ساری کلاس
کو ان دونوں کی طرف متوجہ دیکھ کر ولی نے بات ختم کی.

اسنے بیٹھتے ہوئے اپنی ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے لڑکے کی طرف دیکھا.

جو گہری نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"Hello! I'm Sara nd you?"

سارہ نے اس لڑکے کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا..... جسے اسنے فوراً سے تھام لیا.

"I'm Ashir."

اس لڑکے نے چہرے پر مکروہ مسکراہٹ سجاتے ہوئے جواب دیا.

"Nice to meet u Ashir."

.ایک ادا سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑواتے ہوئے کہا

.جبکہ ولی کو یہ منظر دیکھ کر ہول اٹھ رہے تھے.....جس پر اس نے ولا حول ولا قوۃ کہا

امیر ماں باپ کی بگڑی اولادیں."وہ بڑبڑاتا ہوا روسٹرم کی طرف بڑھا تاکہ لیکچر"

.وائنڈاپ کر سکے

باقی لیکچر کے دوران وہ خاموش ہی رہی تھی

لیکن جیسے ہی لیکچر ختم کر کے ولی کلاس سے باہر نکلا.....اسنے جھٹ سے اپنا رخ عاشر

.کی جانب موڑا

عاشر.... میں یہاں نئ ہوں.... میرا ابھی یہاں کوئی دوست بھی نہیں ہے.... تو کیا" تم مجھ سے فرینڈ شپ کرو گے؟" اسنے تو جیسے معصومیت کی انتہا ہی کر دی

ہاں کیوں نہیں..... میں ضرور کروں گا تم سے دوستی." عاشر بھی اپنے لہجے میں دنیا" .جہان کی میٹھاس سموئے بولا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہہہہہ..... تھینک یو سو مچ..... چلو اب ہم فرینڈز ہیں تو تم مجھے کینٹین تک لے" کے چلو.... مجھے راستہ نہیں پتا." وہ اسکی بات پر ایسے خوش ہوئی تھی جیسے لاٹری نکل .آئی ہو

.ہاہاہاہا..... چلو میں لے کر چلتا ہوں." عاشر اسکا ہاتھ پکڑ کر کلاس سے باہر نکل گیا"

اور پیچھے باقی سب "حور کے ساتھ لنگور" والے محاورے دھراتے برے برے منہ بنانے لگے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہر شخص یہاں دلفریب ہے

ہر دلفریب، ایک فریب ہے

"باس ایجنسیوں کے بندے پیچھے پڑ گئے ہیں.... آپ جانتے ہیں کہ اس بات کا کیا مطلب ہے.... آج تک وہ لوگ جس کے بھی پیچھے پڑے ہیں اسکا نام و نشان دنیا سے مٹ گیا ہے..... ہمیں کچھ کرنا چاہیے." جیکب نے ہچکچاتے ہوئے سامنے صوفے پر

.ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھے مطمئن سے زکوان کو کہا

جانتا ہوں میں.... سب جانتا ہوں.... تم مجھے زیادہ سیکھانے کی کوشش مت" کرو.....اور یہ پہلی بار نہیں ہے جب زی کو تلاش کیا جا رہا ہے.... وہ لوگ مجھے آسان شکار سمجھ رہے ہیں.....وہ جانتے نہیں کہ میں ناگ ہوں، زہریلا ناگ.....جواب زخمی بھی ہے.... تم جانتے ہو جیکی، یہ جو زخمی سانپ ہوتا ہے نہ یہ بہت خطرناک ہوتا ہے.... یہ اپنے سامنے آنے والی ہر چیز کو ڈستا ہے.....اور میں بھی ایسے ہی ان سب میں اپنا زہر اتاروں گا.... قطرہ، قطرہ کر کے.....اذیت کیا ہوتی ہے.... میں بتاؤں گا ان لوگوں کو.... ویسے بھی سنا ہے ان فوجیوں کو ملک کے لئے مرنے کا بڑا شوق ہوتا ہے.....میں انکا شوق پورا کروں گا.....زی کی قید میں تو موت بھی چھوٹی سزا لگے گی انکو." وہ اس وقت ایک جنونی حالت میں تھا

.....اور یہیں اسی جگہ وہ بھول کر بیٹھا.....اپنے دشمن کو کمزور سمجھنے کی بھول

...اپنے دشمن کی پہچان میں غلطی کرنے کی بھول کر دی تھی اسنے

جنہیں وہ سرحد پر پہرہ دینے والا معمولی فوجی سمجھ رہا تھا وہ آئی ایس آئی کے جوان تھے.....

آئی ایس آئی.... یہ الفاظ سننے میں تو بہت ہی دلکش کو اچھے لگتے ہیں.... لیکن یہ قربانیوں کی وہ داستان ہے جسکا کوئی اختتام نہیں....

آئی ایس آئی تو پیاز کی طرح ہے.....پرت در پرت.... ہر پرت دوسری سے مختلف ہے... ستر سالوں میں جسکا سی ائی اے، موساد، را، کے جی بی جیسی طاقتور ایجنسیاں کچھ نہ بگاڑ سکیں..... میرزکوان اسے معمولی سمجھ رہا تھا.

آئی ایس آئی دنیا میں ہوا کی طرح پھیلی ہوئی ہے..... آئی ایس آئی کے مارخور ہر اس جگہ پر موجود ہوتے ہیں جہاں کوئی اندازہ بھی نہیں لگا سکتا.

میرزکوان یہاں مات کھا گیا تھا..... وہ خود کو سانپ کہہ رہا تھا لیکن یہ بھول گیا کہ سامنے مارخور ہیں.... سانپوں کہ بھی شکاری ہوتے ہیں جنہیں دنیا "مارخور" کے نام سے جانتی ہے.....

مار خوران سانپوں کو ڈھونڈتے اور مارتے مارتے خود زخمی ضرور ہو جاتا ہے لیکن اپنی آخری سانس تک ہار نہیں مانتا....

مار خور ہار نہیں مانتے، کٹھن راہوں پر بھی مار خور پریشان نہیں ہوتے بلکہ تاریک راہوں اور دشوار منزلوں میں بھی اسکی جفاکشی اور دلیری دشمن پر سکتہ طاری کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے....

مار خور ناامید نہیں ہوتے، بلکہ انکا ہر روز کسی نہ کسی محاذ پر بے شمار سانپوں سے مقابلہ ہوتا ہے....

لیکن جیت کس کی ہوتی ہے..... سانپ کی یا مار خور کی..... یہی تو دیکھنا ہے کہ میر زکوان کب تک مار خوروں سے خود کو بچاتا ہے.....

. جیت چاہے جسکی بھی ہو پر فتح ہمیشہ اللہ کی ہوتی ہے..... فتح ہوتی ہے حق کی

اور اس وقت کچھ مار خور راہِ حق کے مسافر بن چکے تھے.... جس راہ سے واپسی صرف

دو صورتوں میں ہے.....شہید یا غازی

کتنے دنوں سے کوئی چیخ و پکار نہیں سنی.....کسی کو تکلیف نہیں دی.....میرے کان" ترس گئے ہیں کسی کی آہیں سننے کو.....انتظام کرؤاو.....اس بار کچھ بڑا کرو.....مجھے دیکھنا ہے لوگوں کو تڑپتے سسکتے ہوئے." اسکے اندر کا شیطان پھر سے جاگ گیا تھا جو پیاسا تھا دوسروں کے خون کا.

اسے دیکھ کر جیکب نے بے ساختہ جھرجھری لی.

اوکے باس.... سمجھیں ہو گیا.....میں بلاسٹ کی تیاری کرواتا ہوں." جیکب اسے " کہتا وہاں سے چلا گیا.

جبکہ زی اپنی طاقت کے نشے میں چور کچھ بھی نہیں دیکھ پا رہا تھا....اسے سامنے کھڑی اپنی موت نہیں نظر آ رہی تھی....

وہ کہہ رہی تھی سمندر نہیں آنکھیں ہیں

میں ان میں ڈوب گیا اعتبار کرتے ہوئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عاشر، سارہ کا ہاتھ پکڑے کینٹین کی طرف جا رہا تھا....اور ولی جو کسی سٹوڈنٹ کے روکنے پر کلاس کے باہر کی کھڑا اسے لیکچر کہ کچھ پوائنٹس کلئیر کر رہا تھا اس نے بھی ان دونوں کو یوں ہاتھ پکڑے کلاس سے نکلتے دیکھ کر تیوری چڑھائی تھی..... نظریں ان دونوں پر ہی ٹکی تھیں.

تبھی سامنے کھڑی لڑکی کے بلانے پر اس نے الجھ کر اسکی طرف دیکھا.

سر... میں کہہ رہی تھی کہ اگر آپ مصروف ہیں تو میں کل سمجھ لوں گی." اس لڑکی نے ولی کی نظروں کا پیچھا کرتے ہوئے کہا.

اوکے... میں کل دوبارہ سے یہ پوائنٹس کلئیر کر دوں گا... اب آپ جائیں." یہ کہہ کر اسنے نوٹس اسے تھمائے اور خود اپنے آفس کی طرف چلا گیا.

آفس میں پہنچ کر اسنے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی اور سامنے پڑے پانی کے گلاس کو ایک سانس میں ختم کر دیا.

تف ہے تم پر مسٹر ولی.... آخر کیوں گھور رہے تھے تم اس لڑکی کو..... کن چکروں میں پڑ رہے ہو.... جو کرنے آئے ہو وہی کرو." وہ خود سے بولتا دائیں بائیں چکر کاٹ رہا تھا پھر چیئر پر بیٹھ کر ایک گہرا سانس لیا اور آنکھیں بند کر لیں....

یوں زندگی کی راہ میں ٹکرا گیا کوئی

اک روشنی اندھیرے میں بکھرا گیا کوئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس میں تیرا گھاٹا"

میرا کچھ نہیں جاتا

زیادہ پیار ہو جاتا

".تو میں سہہ نہیں پاتا

فخر اس وقت اپنے ہاتھ میں پکڑے بروم کو دیکھ کر فل عشق میں ڈوبے مجنو کی طرح

.راگ الاپ رہا تھا

اچھا نہیں کیا.... بالکل اچھا نہیں کیا تم لوگوں نے.... مجھے یہاں صفائی پہ لگا کہ خود "
اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر رہے ہو." وہ کان میں لگے بلیوٹوتھ ڈیوائیس کے ذریعے اسفند
.سے کہہ رہا تھا

استغفار یار..... کیوں الزام لگا رہا ہے.... ویسے تجھے کیا ہے؟.... تیری آنکھیں کونسا"
.سیف ہاؤس چھوڑ کر آئے ہیں ہم." اسفند اسکی حالت سے محظوظ ہوتا ہوا بولا

آنکھیں چھوڑ یار.... اتنی پیاری پیاری لڑکیاں مجھے انکل بول رہی ہیں..... قسمیں"
مجھے لگ رہا ہے میں جنگ میں شہید ہوں نہ ہوں مزید تھوڑی دیر اگر یہ انکل انکل سنتا
.رہا نا تو ضرور شہید ہو جاؤں گا." فخر بیچارہ اپنے ساتھ ہوئے ظلم پر بول اٹھا

"ہاہاہاہا.....اتنی جلدی نہیں یار.....ویسے بھی میں تجھ سے پہلے شہید ہوں گا دیکھ لینا."اسفند کی بات پر فخر کا دل ڈوب کر ابھرا مگر وہ اپنے تاثرات چھپانے میں ماہر تھا.

"نکال لے دانت.....میرا ٹائم بھی آئے گا.....تو گھر چل ذرا تجھے تو اپنے ہاتھوں سے شہید کرتا ہوں."فخر دانت پیستا ہوا بولا.

"ہاں گھر سے یاد آیا.....کدھر کدھر کیمرا ز فکس کئے ہیں تو نے؟"اسفند نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا.

"کینٹین اور کوریڈور کے اینڈ پر جو آفیس ہیں وہاں لگا دیئے ہیں....باقی بھی لگا دوں گا."فخر نے جواب دیا.

"چل ٹھیک ہے.....اچھا سن....میں یہ ایک لڑکے کے پیچھے جا رہا ہوں....سیدھا

.گھر ہی آؤں گا....ملتے ہیں....فی امان اللہ." اسفند کلاس سے اپنا بیگ اٹھاتا باہر نکلا

.اوکے....دھیان سے....فی امان اللہ." فخر نے کہہ کر رابطہ منقطع کیا"

.امجد چاچا....اٹھ کام پہ لگ جا." فخر ایک گہرا سانس لیتا بروم اٹھا کر چل دیا"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب تھوڑا سا مسکرانے لگتے ہیں

حادثے پھر سر اٹھانے لگتے ہیں

تو سارہ تمہارے بابا کیا کام کرتے ہیں؟" عاشر اور سارہ اس وقت کینٹین میں بیٹھے "
تھے.... عاشر جو کب سے ہاتھ میں جوس پکڑے ادھر ادھر دیکھتی سارہ کو دیکھ رہا تھا،
.اس سے سوال کیا

ڈیڈ ایک بزنس مین ہیں..... ہمارا ایمپورٹ اکسپورٹ کا بزنس ہے لندن" "
میں.... لیکن اس وقت کافی لوس میں ہے.... اسی لئے ادھر شفٹ ہونا پڑا." سارہ
.جوس میں سٹرا گھماتی بڑی بے نیازی سے بولی
.جس پر عاشر کی نظروں میں ایک چمک ابھری

تمہارے ڈیڈ کیا کرتے ہیں.؟" وہ جوس سائیڈ پہ رکھ کہ اپنی تھوڑی کے نیچے دونوں" "
.ہاتھ ٹیبل پر رکھ کر اسے دیکھتی ہوئی بولی

میرے ڈیڈ..... وہ ایک پولیٹیشن ہیں..... کافی پاور ہے یہاں پر انکی." عاشر نے" "

. گردن اکڑا کر کہا

اوہ رئیلی.... یہ تو بہت اچھی بات ہے..... ویسے تم میریڈ ہو کیا.... ویسے میریڈ لگتے " تو نہیں ہو.... لیکن گرل فرینڈ تو ہو گی نہ.... ان ہینڈسم جو ہو." اس نے پتہ نہیں کیسے . دل پر پتھر رکھ کر اسے ہینڈسم کہا تھا پر دل ہی دل میں استغفار بھی پڑھی

. لیکن اسکی بات پر سامنے بیٹھا عاشر تو گویا ساتویں آسمان پر پہنچ گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے نہیں یار.... میریڈ نہیں ہوں.... اور گرلفرینڈ بھی نہیں ہے..... میں " دراصل لڑکیوں سے دور ہی رہتا ہوں.... لیکن اب تم میری فرینڈ ہو." عاشر اسکا ہاتھ . تھامتا بولا

ہاں اندازہ ہو رہا ہے کہ تم کتنا دور رہتے ہو." سارہ نے اسکے ہاتھ میں پکڑے اپنے کی " . طرف دیکھتے ہوئے کہا

ہاہاہا.... چلو اچھا ہے.... اندازہ ہو گیا تمہیں.... ویسے تمہیں کبھی کسی نے بتایا ہے کہ "
.تم بہت خوبصورت ہو." وہ اپنی لائن پر آ گیا تھا

افف! جھوٹ تو نہیں بول رہے کہیں؟" سارہ کھلکھلا کر بولی جیسے کہیں واقعی شک "
.ہو کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے سویٹی.... تمہیں کیوں لگتا ہے کہ میں جھوٹ بول رہا ہو.... بلکل سچ سچ بتایا"
.ہے.." وہ کمینی ہنسی ہنسا

تھینک یو سو مچ عاشر..... یو آر سو سویٹ." اس نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے "
.ہوئے کہا

.جس پر عاشر نے سر جھکایا

اسکے ایسے کرنے پر سامنے بیٹھی ہنال کا دل چاہا کے اسکی گردن توڑ کے یہیں پر کام ختم کر دے پر ابھی وہ وقت نہیں آیا تھا.

عاشر یہاں پر پاؤڈر کا کوئی سین نہیں ہے کیا." وہ ٹیبل پر عاشر کی طرف جھکتی" رازداری سے بولی.

شششش یار کیا کر رہی ہو؟ آہستہ بولو.... مرواؤ گی کیا.... اور تم کیوں پوچھ رہی " ہو؟" وہ اسکی بات کا مطلب سمجھ کر گڑبڑا کر بولا.

اتنا آہستہ تو بولا ہے.... اور بچوں والے سوال مت پوچھو.... مجھے چاہیے." وہ اسے" گھورتی ہوئی بولی.

اچھا تم ناراض مت ہو.... میں تو ویسے ہی پوچھ رہا ہوں کہ کیوں چاہیئے." عاشر نے "

.اسکی طرف دیکھ کر یقین کرنا چاہا

"مجھے آخری ڈوز لیے دو دن ہو گئے ہیں.... سر چکرا تا رہتا ہے.... آنکھوں کے آگے اندھیرا آنے لگتا ہے.... مجھے بس کسی بھی طرح چاہیے.... گھر میں ابھی کسی کو نہیں پتہ کہ میں ڈرگز لیتی ہوں..... تم پلیز کچھ کرو..... میں کوئی بھی قیمت دینے کو تیار ہوں." وہ بچوں کی طرح ضد کر رہی تھی.

.جسے یوں دیکھ کر عاشر کے چہرے پر بے اختیار ایک مکروہ مسکراہٹ ابھری

"یہ لڑکی تو بڑا آسان شکار نکلی." وہ دل ہی دل میں سامنے بیٹھی سارہ کو دیکھ کر بولا.

"اوکے اوکے.... تم میری فرینڈ ہو تو میں تمہاری ہیلپ کروں گا..... لیکن یہاں اس بات کا علم کسی کو نہیں ہونا چاہیئے..... سمجھ گئی؟" عاشر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا.

ہاں....ہاں سمجھ گئی....میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی...تھینک یو ویری مچ....تم "
.نے میری بہت بڑی مشکل آسان کر دی."سارہ نے مشکور نظروں سے اسے دیکھا

فرینڈ بھی کہہ رہی ہو اور تھینکس بھی....یہ تو غلط بات ہے.....اور تمہاری ہیلپ"
.کرنا تو میرا فرض ہے."اسنے مکاری سے کہا

.اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی اسکے بیگ میں پڑا فون رنگ ہوا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.ایسکیوزمی...مما کی کال ہے."وہ کہتی ہوئی چیئر سے اٹھ کر سائیڈ پر گئی"

.شیور."عاشر نے اسے ایکسکیوز کرتے ہوئے کہا"

.آدھے سے زیادہ کام ہو گیا ہے سر."سامنے سے کہا گیا"

.اوکے پھر میں پہنچتی ہوں." یہ کہہ کر اسنے کال کاٹی اور واپس عاشر کی طرف گئی"

سوری عاشر لیکن مجھے جانا ہو گا.... ممی کی کال تھی.... گھر میں گیسٹ آئے ہوئے"
.ہیں." وہ اپنا بیگ اٹھاتی ہوئی بولی

کوئی بات نہیں.... اب تو ملاقات ہوتی رہے گی..... ٹیک کیئر." اسنے اپنا ہاتھ آگے"
.... بڑھاتے ہوئے کہا

ضرور.... اور میرا کام کر دینا پلیز..... بائے." سارہ نے سرعت سے اسکا ہاتھ تھام"
.کر ہینڈ شیک کیا

فکر نہیں کرو..... سمجھو کام ہو گیا." عاشر نے کہہ کر اسکا ہاتھ چھوڑا تو وہ اسے ویو"

...کرتی یونیورسٹی کی پارکنگ کی طرف چل پڑی

.اسکے جانے کہ بعد عاشر نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی کہ کہیں کسی نے کچھ سن نہ لیا ہو

اس بات سے بے خبر کہ ٹیبل کے نیچے لگے مائیکروفون اور کینٹین کے سامنے والے

.کارنر پر لگے کیمرے میں انکی ساری باتیں ریکارڈ ہو چکی تھیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنائیت کے ڈسے ہوئے لوگ

اجنبیت میں پناہ ڈھونڈتے ہیں

اب بتا ایسے ٹھیک ہے؟"اسد مسلسل کال پر فخر کو گائیڈ کر رہا تھا کہ کیمرہ اس پوزیشن"
.میں لگاؤ، لیکن فخر اسے مسلسل زچ کر رہا تھا

ارے اوہ.... کسی بادشاہ اکبر کے سپوت.....میں بکواس کر بھی رہا ہوں کہ °65"
کہ اینگل سے کیمرہ سیٹ کر..... لیکن تیرا 65 شاید °90 ہوتا ہے..... °65 پہ
سیٹ کر دے تجھے اللہ کا واسطہ ہے....یہاں سے کچھ کلئیر نہیں ہو رہا."اسد آخر اس
.کی حرکتوں پر جھنجلا کر بولا

کیا 65،90.....65،90 لگا رکھا ہے....میں یہاں میتھ پڑھنے نہیں"
آیا.....پہلے پتا ہوتا تو ایک عدد جیومیٹری باکس ساتھ لے آتا.....کم سے کم یہ پنگا تو
.ختم ہوتا."فخر نے چڑ کر جواب دیا اور پھر سے کیمرے کی پوزیشن چینج کرنے لگا

ہاں ہاں.....بس کر اور آگے پیچھے نہ کر.....اب بلکل ٹھیک ہے.....سب ٹھیک "
. نظر آرہا ہے. "اسد اچانک کیمرے کے 65° کہ اینگل پر پہنچنے پر چیخ کر بولا

آرام سے کہہ دے، کیوں کان کہ پردے پھاڑنے پہ تلا ہوا ہے.... خود تو گھر بیٹھا، "
آرڈر لگائے جا رہا ہے اور میں بیچارہ تم لوگوں کہ چکروں میں سٹول پہ چڑھ چڑھ کر
کیمرے فٹ کر رہا ہوں.....کوئی تو احساس کر لے. "فخر اسد سے کہتا سٹول سے نیچے
...اترا اور صفائی والا کپڑا ہاتھ میں پکڑ کر سٹول پر بیٹھ گیا

اچھا....تجھے جو مڑوڑا ٹھ رہے ہیں نہ مجھے اچھے سے پتہ ہے....کونسا پہلی بار کر رہا"
. ہے یہ سب. "اسد اسکے واویلا مچانے پر بولا

مڑوڑ.....تجھے اٹھ رہے....."اس سے پہلے کہ وہ اسد کو کوئی جواب دیتا...اسکی"

. نظر سامنے آتے ہوئے ولی کی طرف پڑی جو شاید اپنی کلاس لے کر واپس آ رہا تھا

. وہ فوراً اسے اٹھا اور کپڑے سے سامنے آفس کہ دروازے کو جھاڑنے لگا

امجد صاحب.....اب کیسے ہیں آپ؟" ولی اسکے پاس جا کر رکا اور اس سے مخاطب "
. ہوا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

. اسکے بلانے پر فخر نے مڑ کر سامنے کھڑے نوجوان کو دیکھا

. ٹھیک ہوں سر جی.....اللہ کا کرم ہے." فخر نے لہجہ بدل کر جواب دیا"

گڈ....اچھی بات ہے....پلیز ایک کپ چائے بجھوا دیں آفس میں." ولی نے اپنی"
. کنپٹی دباتے ہوئے کہا

جی سر جی.....میں بجھواتا ہوں." وہ اس سے کہتا کوریڈور سے نکل گیا اور ولی اپنے آفس کی طرف چلا گیا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کتنے پختہ یقین دلا کر عدم،

رازداروں نے مار ڈالا ہے

اس وقت شام ہو رہی تھی وہ سب ہی ایک ایک کر کے گھر پہنچ چکے تھے.....پر ہنال کا کوئی اتا پتا نہیں تھا....حالانکہ وہ ان سب سے پہلے یونیورسٹی سے نکلی تھی.....اسفند اور خضر کا ماننا تھا کہ جو بھی ہے، ہے تو لڑکی ہی نہ.....کہیں کسی مصیبت میں نہ پھنس

گئی ہو.... جبکہ اسد اور فخر کے مطابق مصیبت اس میں تو پھنس سکتی ہے لیکن وہ مصیبت میں نہیں پھنس سکتی تبھی وہ دونوں کافی حد تک پر سکون تھے.

کیا مسلہ ہے اسفی..... کیوں پاگلوں کی طرح چکر کاٹ رہا ہے..... ایک جگہ ٹک کر" بیٹھ جا..... ویسے بھی وہ ہٹلر اتنی ٹرینگ لے کر کیپٹن کے رینک تک پہنچی ہے..... تم تو ایسے ٹینشن لے رہو ہو جیسے وہ تین سال کی چھوٹی بچی ہے." اسفند کو بار بار لاؤنج میں ادھر سے ادھر چکر کاٹتا دیکھ کر فخر کو جھنجلاہٹ ہو رہی تھی.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چپ کر یار....." اسفند اسے اگنور کرتا ہوا بولا"

تم لوگ کال کر کہ پوچھ لو کہ کدھر ہے؟" فخر نے انہیں یاد کروایا کہ انکے پاس فون " نام کی بھی ایک چیز موجود ہے.

.ہاں اسد کال کر کے پوچھو. "اسفند فور اُاسد کی برف لپکا "

.اوکے کرتا ہوں. "اسنے کہہ کر اپنا موبائل نکالا اور ہنال کا نمبر ڈائل کیا"

....پر یہ کیا.....اسکے موبائل کی ٹون تو وہیں کہیں رنگ کر رہی تھی

بے اختیار ان سب کی نظریں سامنے ہاتھوں میں شاپنگ بیگز پکڑے دروازے سے

.....اندر داخل ہوتی ہنال پر پڑیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لو.....دے دیا نہ اپنے لڑکی ہونے کا ثبوت.....ہم سب ادھر پریشان ہو رہے ہیں اور ہٹلر صاحبہ شاپنگ کر کہ آ رہی ہیں. "فخر کی بڑبڑاہٹ ان سب نے سنی تھی.....پر اس وقت سب کا دھیان ہنال کی طرف تھا .

خیریت ہے اسد آپ کال کر رہے تھے.....اور آپ سب یہاں لاؤنج میں ایسے "

کیوں کھڑے ہیں....ازایوری تھینگ آل رائٹ؟"ہنال نے ہاتھ میں پکڑے بیگز

.سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا

"جی ہم سب دراصل.....وہ ہم آپکا ویٹ کر رہے تھے....آپ یونیورسٹی سے بھی کافی ٹائم پہلے نکل گئی تھیں اور گھر بھی نہیں آئیں تو ہمیں لگا کوئی مسلہ نہ ہو گیا ہو."اسد بیگز کو دیکھتا سر کھجا کر بولا

"ڈونٹ سے.....مطلب آپ سب.....ریڈیکیولس.....میں نے خضر سے صبح بولا تھا کہ مجھے سامان کی لسٹ دے دیں تاکہ میں گروسری لیتی آؤں....بس وہیں سے آ رہی ہوں.....اور اگر میں کسی مسلے میں ہوتی بھی تو میں اپنے مسلے خود ہینڈل کر سکتی ہوں....پچھلے پانچ ماہ سے آپکے سامنے ہی ہے کہ ہمارے آنے جانے کا کوئی ٹائم فکس نہیں ہوتا....بی سیریس گائیز.....آگے سے یہ باتیں زہن میں رکھیے گا."ہنال کو ....واقعی ان سے اس بیوقوفی کی امید نہیں تھی

اسکی گروسری والی بات پر سب نے خضر کو خونخوار نظروں سے دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں کہ تجھے پتا تھا تو ہمیں بتایا کیوں نہیں..... خامخواہ ہی اتنی بے عزتی ہو گئی.

"""سوری کیپٹن.... میرے مائنڈ سے سکپ ہو گیا..... کہ آپ نے گروسری کا کہا تھا." خضر شرمندہ ہوتا سب سے پہلے اپنی غلطی تسلیم کر گیا تھا.

"اٹس اوکے.... لیکن آپکو معلوم ہے کہ آئی ایس آئی میں آنے کے لئے ہمیں ٹریننگ دی جاتی ہے.... میں اکیلی ہر مصیبت کا سامنا کر سکتی ہوں.... پریشان ہونے والی اس میں تو کوئی بات ہی نہیں تھی.... خیر جو ہو گیا سو ہو گیا.... آپ پلیز یہ سامان کچن میں رکھ دیں." وہ اپنا بیگ صوفے سے اٹھاتی خضر کو کہہ کر اوپر روم کی طرف چلی گئی... اور خضر سامان اٹھا کر کچن میں چلا گیا.

"میں نے تو فارسی میں کہا تھا نہ کہ آجائے گی واپس..... تم لوگوں میں ہی امیوں کی

روح گھس گئی تھی.....اب کروالی اپنی....ٹھنڈ پڑ گئی کلیجے میں."فخر ہنال کے جاتے ہی اسفند اور خضر پر چڑھائی شروع کر دی.

اچھانا.....اب جانے دے.....ہماری بھی مت ماری گئی تھی."اسفند دھپ سے صوفے پر بیٹھتا بولا.

ہنہہ.....مت ماری گئی تھی...."فخر اسکی نقل اتارتا پیر پٹختا اپنے کمرے میں چلا گیا...

خضر....جگر ایک کافی بنادے پلیز."اسد نے کچن میں سامان سیٹ کرتے خضر کو آواز لگائی.

ایک نہیں دو."اسفند نے اسکا جملہ درست کیا.

انکی بات پر کچن کے دروازے میں کھڑے خضر نے انہیں گھوریوں سے نوازا جس کا بغیر کوئی اثر لیے اسفند دانت نکالنے لگا.

"تم دونوں کہ ہاتھوں میں مہندی لگی ہے جو کافی نہیں بنا سکتے.....خود اٹھو اور کافی بنا کر پی لو." خضر نے بھی صاف انکا کیا.

"دیکھ لے اسد....اب یہ ہمارے ساتھ یہ سلوک کرے گا....چل تیری تو خیر ہے....تم تو منگنی شدہ ہو.....پر میں بیچارہ ایک معصوم سا، ننھا منا سا، کنوارا لڑکا....مجھے تو یہ سب آتا ہی نہیں ہے...میں کیسے کروں گا." اسفند نے اپنے سنگل ہونے کا رونا رویا....

جب کہ اسد کی دو سال پہلے ہی اسکی کزن رمشا سے منگنی ہوئی تھی....جس میں اسد کی اپنی پسند بھی شامل تھی....اور یہ بات ان سب کو معلوم تھی.....جس پر اسفند اور فخر اسکی خوب ٹانگ کھینچتے تھے.

ڈرامے باز....نو ٹنکی نا ہو تو.....جانتا ہوں تجھے کتنا شدید سنگل ہے تو.....لا رہا"
.ہوں میں کافی....منہ بند کر کہ بیٹھ اب."خضر اسکے ڈرامے دیکھ کر بولا

اسفند کا رخ اب اسد کی جانب تھا...جو کہ اسے پوری طرح اگنور کرتا ہوا اپنے موبائل
.میں مصروف تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہ تجھ کو خبر ہوئی نہ زمانہ سمجھ سکا

میں چپکے سے کئی بار تجھ پہ ہی مر گیا

وہ اس وقت اپنے کمرے میں اندھیرا کئے شاید سونے کی کوشش کر رہا تھا..... لیکن جیسے ہی وہ آنکھیں بند کرتا تھا اسکے سامنے ایک عکس ابھرنے لگتا تھا..... اسے آج سارا دن ان دو کالی آنکھوں نے بہت پریشان کئے رکھا تھا، وہ خود اپنی کیفیت نہیں سمجھ پا رہا تھا.... عجیب جھنجھلاہٹ کا شکار ہو رہا تھا.... اسی وجہ سے اسکے سر میں بھی اب درد ہو رہا تھا.... تو آرام کی غرض سے جیسے ہی انکھیں موندتا ویسے ہی وہ اسکے حواسوں پر چھانے لگتی تھی.

کیا بکواس ہے یار، اب انسان سو بھی نہیں سکتا.... کیوں بار بار اسکا چہرہ آنکھوں کہ سامنے آجاتا ہے..." وہ بیڈ سے اٹھ کر اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا...

کیا کروں میں اپنا.... کیسے نکلوں ان خیالوں سے." وہ مسلسل بڑبڑا رہا تھا"

پھر اچانک ایک خیال کہ تحت اٹھا اور جا کر بیڈ کہ دراز میں سے نیند کی گولی نکال کر کھا لی..... کیونکہ اس وقت وہ پر سکون ہونا چاہتا تھا..... وہ ان خیالوں سے چھٹکارا چاہتا تھا....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آخر تھوڑی دیر بعد اسے اپنی آنکھیں بوجھل ہوتی محسوس ہوئیں تو وہ صوفے پر ہی دراز ہو کر آنکھیں موند گیا.....

اس بات سے انجان کہ اب ایک نئی داستان کا آغاز ہونے والا تھا.... داستان عشق..... جسے وہ محض اٹریکشن سمجھ رہا تھا.... وہ تو کچھ اور ہی رنگ تھا.

.آج تو وہ اپنی مرضی سے ان خیالوں سے بھاگ گیا تھا

..... لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ محبت اپنی مرضی سے نہیں ہوتی

یہ نصیب میں لکھی ہوتی ہے..... کسی کے لئے رزق کی طرح تو کسی کے لئے روگ کی

.... طرح اسے لکھ دیا جاتا ہے

اور اسکے نصیب میں بھی اس محبت کو لکھ دیا گیا تھا..... اب یہ رزق کی طرح نصیب

.ہونی تھی یا روگ کی طرح یہ تو وقت ہی جانتا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زندگی سکھا رہی ہے آہستہ آہستہ

لوگ نیند کی گولیاں کیوں لیتے ہیں

کمرے کا ماحول اندھیرے کی وجہ سے واضح نہیں ہو رہا تھا... صوفے پر پڑا اسکا موبائل نجانے کتنی بار بج بج کہ بند ہو گیا.... دوبارہ سے موبائل فون کی ارتعاش سے اسنے آنکھیں وا کیں...

وہ مندھی مندھی آنکھوں سے اپنے ارد گرد دیکھتا شاید سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ کہاں ہے.... کچھ ہی لمحوں میں سارا منظر واضح ہو گیا...

ولی نے ایک نظر صوفے پر پڑے مسلسل بجتے ہوئے فون کو دیکھا.

سکرین پر چمکتے نام کو دیکھ کر اسنے جلدی سے کال اٹھائی.

رسمی سلام جواب کہ بعد اسنے کال نہ اٹھانے کی وجہ بتائی....

سامنے سے کچھ کہا گیا جس پر اسکے ماتھے پر شکنیں نمودار ہوئیں.....

"لیکن آپ کو پتہ ہے...." اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا سامنے والے نے اسے بیچ میں

.ہی کچھ کہہ کر خاموش کروادیا

.اوکے ."اسنے نجانے کتنی مشکل سے ہامی بھری"

.چند ایک باتوں کہ بعد کال ڈسکنیکٹ ہوگئی

ولی نے موبائل واپس سے صوفے پر رکھااور آئندہ پیش آنے والے واقعات کے لئے

.خود کو مضبوط کرنے لگا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حادثے ہوگئے نت نئے لیکن

دل نہیں بھولتا چوٹیں پرانی

. مما..... مما. "وہ چار سالہ بچہ بھاگتا ہوا جا کر اپنی ماں سے لپٹ گیا"

جس پر ایک جھٹکے سے اس عورت نے اسے خود سے دور پھینکا.....اس قدر نفرت سے .اس عورت نے اپنی ہی اولاد کو خود سے دور جھٹکا تھا، کہ وہ بچہ منہ کہ بل فرش پہ جا گرا

ماریہ.....ماریہ.... کہاں مر گئی ہو؟" وہ اونچی اونچی آواز میں بولتی اس بچے کی آیا کو" .آوازیں دینے لگی.... جس پر وہ بوتل کے جن کی طرح نمودار ہوئی

فرش پہ گرا وہ چار سال کا معصوم بچہ اپنی ماں کے چہرے کو ایک حسرت سے دیکھ رہا تھا.....جہاں غصہ، نفرت، بیزاری اور نجانے کیا کیا موجود تھا، جو نہیں تھا وہ پیار .....تھا

میک اپ سے لدا چہرہ، بالوں کو اوپر جوڑے کی شکل میں باندھا ہوا، ریڈ ٹاپ کہ ساتھ .بلیک جینز اور ہائی ہیلز پہنے وہ مکمل تیار شاید کہیں جانے کے لئے نکل رہی تھی

تم سے کتنی دفعہ کہا ہے، اس گند کی پوٹلی کو میری نظروں سے دور رکھا کرو!....اگر" تم یہ کام نہیں کر سکتی تو بتا دو مجھے، میرے پاس اور بہت سے آپشنز ہیں!" اسنے تقریباً چیختے ہوئے کہا

.اپنی ماں کو یوں چیختا دیکھ کر وہ بچہ سہم گیا تھا

نہیں نہیں بی بی جی! میں تو اسکے ساتھ ہی تھی....وہ تو اسنے آپ کو دیکھا تو ادھر" .بھاگ آیا." آیا نے منمناتے ہوئے کہا

اسے لے کر دفعہ ہو جاؤ یہاں سے... جلدی کرو." اسکے کہنے پر آیا اس بچے کی طرف" .بڑھی

نہیں مما....یہ آنٹی بہت گندی ہیں.....میں انکے ساتھ نہیں جاؤں گا." وہ بچہ"

.آنکھوں میں خوف لئے روتے ہوئے ایک بار پھر ماں کہ قریب ہوا

تمہیں میری بات سمجھ نہیں آئی....اسے لے کر دفعہ ہو جاؤ.....آئی سیڈ لیو." اسنے"
چیختے ہوئے کہا جس پر اس بچے کا رنگ فق ہوا....آیا اس بچے کا بازو کھینچ کر اسے
.گھسیٹتے ہوئی اپنے ساتھ لے گئی

وہ بچہ آنسو بہاتا بار بار مڑ کر اپنی ماں کو دیکھتا، شاید اس امید سے کہ وہ اسے روک لے
.....گی....خود سے دور نہیں جانے دے گی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

!پر کچھ امیدیں بہت بری طرح سے ٹوٹتی ہیں

اف، سارا موڈ خراب کر دیا." وہ اپنے کپڑے جھاڑتی بازو پہ لٹکا پرس ٹھیک کرتی گھر"
.سے باہر نکل گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

تو ہجوم میں دو کوڑی کا

میں تنہا بھی کروڑوں کی!

سیف ہاؤس کا منظر دیکھا جائے تو وہ سب اس وقت روم میں ٹیبل پر پڑے لیپ ٹاپ کے گرد جمع تھے.... سب بڑے انہماک سے لیپ ٹاپ کی روشن سکرین میں آنکھیں گاڑے ہوئے تھے. جدھر صبح کینٹین میں عاشر کہ ساتھ ہوئی گفتگو چل رہی تھی.

ارے نہیں یار.... میریڈ نہیں ہوں.... اور گرلفرینڈ بھی نہیں ہے..... میں"
".دراصل لڑکیوں سے دور ہی رہتا ہوں.... لیکن اب تم میری فرینڈ ہو

.عاشر کو ہنال کا ہاتھ تھامتا دیکھ کر وہاں موجود چاروں نفوسوں کی رگیں تن گئی تھیں

ان میں سے کسی نے کبھی ہنال کو نظر اٹھا کے دیکھا تک نہیں تھا، وجہ ہنال کے کردار کی .... پختگی تھی، اسکا کردار اتنا مضبوط تھا کہ وہ اسے مخاطب کرتے ہوئے جھجکتے تھے

عورت جب تک خود نہ چاہے کوئی مرد اسے نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا.... کسی غیر محرم سے بات کرتے وقت لہجہ اتنا تو سخت ہونا چاہیئے کہ وہ آپ کے کردار کا اندازہ .بخوبی لگا سکے

نجانے اس ملک اور اپنے لوگوں کے دفاع کی خاطر انہیں کیا کچھ کرنا پڑتا تھا.... جس نے ہمیشہ خود کو ہر نامحرم کے لمس سے پاک رکھا تھا... آج اپنے وطن کی خاطر اسے

اپنے ملک کے غدار کا ہاتھ تھامنا پڑ گیا تھا.... نا جانے ایسی اور کتنی ان کہی داستانیں وقت کے پنوں پر لکھی ہوئیں تھیں.... ان گمنام سپاہیوں کیں..... جو کبھی یونیفارم میں ملبوس اپنی سرحدوں کی خفاظت کے لئے کھڑے ہیں، تو کبھی خواجہ سرا کے روپ میں اپنی پہچان چھپائے دشمن کے عزائم پر نظر رکھے، کبھی پھٹے پرانے مٹی سے اٹے جگہ جگہ پیوند لگے کپڑوں پہنے کسی سگنل پر بھیک مانگتے بھیکاری کی شکل میں، کبھی کسی سٹوڈنٹ کی بھیس میں اپنے مقصد میں کوشاں، تو کبھی کسی بزنس مین کے حلیے میں، کبھی کسی سبزی والے کی شکل میں تو کبھی کسی چرسی کی صورت میں، اور کبھی آدھی رات کو سنسان سڑکوں پر سیٹیاں بجاتے پہرہ دار کی صورت میں، وہ ہوا کی طرح ہر جگہ موجود ہوتے ہیں، یہ گمنام سپاہی رات کے آخری پہر بھی عقاب کے سی نظر اپنے شکار پر گاڑے اسکے بل میں سے نکلنے کے انتظار میں چوکنے بیٹھے ہوتے ہیں.... وہ اپنے کسی گمنام روپ میں ہماری انکھوں کے سامنے ہی موجود ہیں، لیکن ہم ان کی اصلیت سے انجان ایک نظر انہیں دیکھ بھی نہیں پاتے....

اس وقت بھی کچھ مار خور پوری دنیا سے چھپ کر اپنی جنگ لڑ رہے ہیں..... کیا پتہ

.ابھی وہ کسی روپ میں ہمارے ارد گرد موجود ہوں

میں تمہیں ہر جگہ ملوں گا

میں دنیا میں ہوا کی طرح موجود ہوں

کیونکہ یہ میرا فرض ہے

میں اپنے وطن کا مخافظ

اسلام کا پاسبان ہوں

میں پاکستان ہوں

میں آئی ایس آئی ہوں

(از خود)

.ریکارڈنگ ختم ہو چکی تھی وہ سب اپنی اپنی جگہوں پر آ کر بیٹھے

میجر سے میری بات ہو گئی ہے. انشااللہ کچھ ہی دنوں میں وہ واپس آ رہے ہیں....تب" تک ہمیں یہ سب ایسے ہی کلیٹینیو کرنا ہے." ہنال نے اپنی نشست پر بیٹھتے ہوئے کہا تو باقیوں نے اثبات میں سر ہلایا

. کوئی مشکوک سرگرمی؟" اسنے دائیں ابرو اچکا کر اسد سے پوچھا"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

. نو کیپٹن....ابھی تک ایسا کچھ نظر نہیں آیا." اسنے جواباً کہا"

. مجھے کچھ لوگوں کی حرکتیں مشکوک لگی ہیں!" خضر آگے کو ہو کر بولا"

مطلب؟" ہنال نے وضاحت چاہی"

مطلب یہ کہ یونیورسٹی کی بیک سائیڈ پر بنے سٹور روم کے آس پاس میں نے کچھ" لڑکوں کو گھومتا دیکھا ہے.... حالانکہ وہ ایریا کافی سنسان ہے... بہت کم سٹوڈنٹس اس طرف جاتے ہیں.... لیکن جیسے ہی میں سٹور وم کی طرف گیا تو ایک لڑکے نے میرا راستہ روک لیا..... میں نے اسے یقین دلا دیا کہ میں غلطی سے اس طرف آ گیا تھا.... لیکن مجھے ان پر شک ہے." خضر نے صبح کا سارا واقعہ انہیں بتایا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خضر ٹھیک کہہ رہا ہے.... مجھے بھی وہ جگہ مشکوک لگی..... میں صفائی کے بہانے" سے ادھر کیمرا فکس کرنے گیا تو ایک گروپ نے جھڑک کر واپس بھیج دیا.... ضرور وہ لوگ وہاں کچھ چھپا رہے ہیں." اب کی بار فخر نے کہا

ہمم.... یقیناوہ کچھ غلط کرنے والے ہیں.... ان لوگوں پر نظر رکھیں..... اور کسی" بھی طرح سے سٹور وم کے سامنے کیمرا فکس کرنا ہو گا.... ہمیں جلد ہی کوبرا کا سراغ

لگانا ہے.... وقت بہت ہی کم ہے ہمارے پاس..... ان لوگوں کا پیچھا کریں اور یہ جس جس جگہ جاتے ہیں ان سب کی ڈیٹیلز مجھے رپورٹ کریں." ہنال نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کر کے ٹیبل پر ہاتھ رکھے.

"او کے کیپٹن.." اسفند نے اسکی بات کے جواب میں کہا.

سیکریٹ ایجنٹس بہت ہی نپے تلے الفاظ استعمال کرتے ہیں انکے الفاظ انکے کامیاب مشنز کی ضمانت ہوتے ہیں.... ایک بے دھیانی میں منہ سے نکلا لفظ دشمن کو انکی پہچان واضح کر سکتا ہے...

ٹیبل پر پڑا ہنال کا فون بجنے لگا.

ہنال نے ایک نظر اپنے موبائل کی بلینک ہوتی سکرین کو دیکھا، جدھر کسی ان نان نمبر سے کال آ رہی تھی، اسے بس کچھ سیکنڈ لگے تھے سمجھنے میں.... پھر سب کو خاموش

رہنے کا اشارہ دے کر اسنے کال پک کی اور سپیکر آن کر کے اسد کو لوکیشن ٹریس کرنے کا اشارہ دیا.

"فون اٹھاتے ہی عاشر کی آواز سپیکر پر ابھری. ہیلو سویٹی!

"اسے یقین تھا کہ یہ وہی ہے پر پھر بھی سوال کیا ہائے! عاشر تم ہو کیا؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بلکل جناب... آپکا خادم عاشر بات کر رہا ہوں. "اسکی اس بات پر فخر کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آئی.

"ہنال نے تفتیشی انداز اپنایا، تاکہ اسے شک نہ ہو کہ میرا نمبر کدھر سے ملا تمہیں؟ "ہنال نے جان بوجھ کر اپنا نمبر اسکے ہاتھ لگنے دیا ہے.

دیکھ لو...دل کو دل سے راہ ہوتی ہے....ڈین کے آفس سے تمہاری فائل میں سے" نکلوایا ہے....بتانا یہ تھا کہ تمہارا کام ہو گیا ہے."عاشر خود کو بہت بڑا کھلاڑی سمجھ رہا تھا، یہ جانے بغیر کہ وہ انکے جال میں پھنستا چلا جا رہا تھا.

مان گئی تمہیں....تھینک یو سو مچ کہ تم نے میرا کام کر دیا....میں صبح یونی میں لے" لوں گی...کوئی پرابلم تو نہیں؟"لہجہ تھوڑا نرم تھا جس پر فخر نے دل ہی دل میں سوچا کہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"."ہم سے اچھا تو یہ چھچھوندر ہے....کتنے پیار سے بات کر رہی ہے ہٹلر"

ارے نہیں کوئی پرابلم نہیں....اور فرینڈ ہو کر تھینکس اور سوری کچھ سوٹ نہیں" کرتا."عاشر تو اس سے ایسے بات کر رہا تھا جیسے برسوں سے اسے جانتا ہو.

ہنال آگے کچھ کہنا چاہتی تھی پر موبائل کی سکرین پر"کیپٹن عائق کالنگ"بلنک کرنے

.لگا. جسے ان سب نے ہی بڑی آسانی سے دیکھا تھا

.ہنال کے بارے میں آجکل انہیں کافی نئی نئی چیزیں معلوم ہونے لگی تھیں

سونائس آف یو.....بٹ سوری عاشر فرینڈ کی کال آرہی ہے.... صبح ملتے ہیں ہم." "
ہنال ویسے بھی کال کاٹنے کا انتظار کر رہی تھی.....اسفند اسکے نمبر کی لوکیشن ٹریس کر
.چکا تھا جو کسی کلب کا اڈریس شو کر رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے....ٹیک کیئر...بائے." عاشر نے کہہ کر کال کاٹ دی تو ہنال نے دوسری"
.کال پک کی

کدھر دفعان ہوئی ہو تم.....شہادت تو نہیں نوش فرمالی تم نے....دس ہزار بار کال "
کی ہے پر مجال ہے جو شہزادی صاحبہ پک کریں." عائق جو کتنے دنوں سے بھرا پڑا تھا،
.ہنال کے کال اٹھاتے ہی پھٹ پڑا

.فون سپیکر پر ہونے کی وجہ سے باقی سب نے بھی باآسانی اسکی بات سنی تھی

.ہنال سپیکر آف کرتی، ایکسکیوزمی کہتی وہاں سے اٹھ گئی

"مسلہ کیا ہے یار، آرام سے بات کرو!" ہنال کمرے سے باہر چلی گئی لیکن اندر سب ایک دوسرے کی شکلیں دیکھتے رہ گئے

"کسی کو پتا ہے کہ یہ محترم عائق صاحب کون ہیں جو ہٹلر پر رعب ڈال رہے ہیں؟" فخر نے شرارتی انداز میں پوچھا.

.جس پر سب نے اپنی گرنیں نہ میں ہلائیں

"پتہ نہیں ابھی میری اس ننھی جان نے اور کیا کیا دیکھنا ہے." فخر چھت کی طرف دیکھتا افسوس سے بولا.... تو اسفند نے ایک دھپ اسے رسید کی.

فخر جناب آپ ننھی جان نہیں ہیں.... بلکہ شیطان کا لیٹسٹ ورژن ہیں وہ بھی فلی"
.اپڈیٹ."اسد نے مسکراتے ہوئے فخر سے کہا

کیپٹن کہ سامنے منہ میں دہی جمالیتا ہے اور میرے سامنے پٹر پٹر زبان چلتی ہے"
.اسکی..... شیطان کا لیٹسٹ ورژن...."فخر اسد کی نقل اتارتا ہوا بولا

.جس پر خضر اور اسفند ہنسنے لگے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سلجھی ہوئی ضرور ہوں

الجھنے سے گریز کیجئیے

ہاں ہاں.....ایک تو کب سے تم مجھے اگنور کر رہی ہو اوپر سے باتیں بھی مجھے ہی سنا" رہی ہو کہ آرام سے بات کرو.....یہ دن ہی دیکھنا باقی تھا." عائق کے ڈرامے عروج پر تھے.

ہنال نے ایک نظر موبائل کو گھور کر گہرا سانس ہوا کہ سپرد کیا.

میں کب اگنور کر رہی ہوں....مصروف تھی میں تمہاری طرح مکھیاں نہیں مارتی بیٹھ" کہ."ہنال سیڑھیاں چڑھتی اوپر کی جانب بڑھی.

پوری ایجنسی تو تم نے اکیلی نے سر پہ اٹھا رکھی ہے نہ جو مصروف ہو اور اوہ ہیلو....کس" کو بولا مکھیاں مارنے والا؟"وہ فل لڑائی کے موڈ میں تھا.

کہاں ہوا ابھی اور ہوا کیا ہے؟"ہنال صوفے پر نیم دراز ہوتی ہوئی بولی".

.اسکی ایک ایک حرکت کو ہنال بخوبی جانتی تھی

: بلوچستان میں ہوں یار، اور ہوا کچھ یوں ہے کہ امی کی کال آئی اور پھر عرض کیا ہے"

مرشد ہماری بے عزتی کی گئی

مرشد ہمیں نکمی اولاد کہا گیا😢"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہنال نے شاید اسکے دماغ سے فارغ "اور تم نے یہ بتانے کہ لئے مجھے کال کی ☹️"

..ہونے کی تصدیق کرنی چاہی تھی

اب اپنا درد تم سے ہی شئیر کروں گا نہ..... ویسے بھی تم نے دوسروں کی زندگی حرام"

کی ہونی ہے اپنی حرکتوں کی وجہ سے.... سو تھوڑا ثواب کما لو میرا درد بانٹ کے."

.عائق مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا

کیپٹن عائق آفندی..... کیا آپ میرے فون کی بلاک لسٹ کی زینت بننا پسند کریں"
گے ؟"ہنال نے دانت چباتے ہوئے کہا

ہائے شعر یاد کروادیا ایک،"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

:عرض کیا ہے

اس سے بہتر کہاں ملے گا گھر

اپنے شعر کے اختتام پہ وہ خود ہی ہاتھ پہ "آپ بلاک لسٹ میں میری رہا کیجئیے

.ہاتھ مار کہ ہنس دیا. وہ ایسا ہی تھا ہنس مکھ سا

ہو گئی بکواس.... چلو اب اپنا کام کرو اور مجھے بھی کرنے دو." ہنال نے ایسے شو کیا" جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو

ابھی تو ساری رات تمہارا سر کھاؤں گا.... تم نے دی گریٹ کمانڈو 7 کیپٹن عائق" آفندی کو اگنور کیا ہے.... ویسے تم کہاں ہو آجکل اور مشن کیسا جا رہا ہے." وہ واقعی ساری رات اسے جگانے کا ارادہ رکھتا تھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسلام آباد ہوں... مشن ابھی تک ٹھیک جا رہا ہے.... انشااللہ بہت جلد کامیابی ملے" گی..... اور معاف کرو مجھے... آنٹی سے میں بات کر لوں گی..... مجھے صبح بہت ضروری کام ہے.... ساری رات نہیں جاگ سکتی تمہارے ساتھ." ہنال نے گھڑی پہ ٹائم دیکھا جہاں 9 بج رہے تھے.

اچھا نہ بس تھوڑی دیر بات کر لو.... میں اکیلا ادھر اداس ہو جاتا ہوں تم سب کے"

بغیر...ویڈیو کال پہ آؤ....ایک منٹ سے پہلے."ہنال کو آرڈر کرتا وہ کال کاٹ گیا،اور وہ بس مسکرا کر رہ گئی.

کیپٹن ہنال وحید سے کوئی بات منوانی ہو تو یہ کام بس دو لوگ ہی کر سکتے تھے....ہادیہ بیگم جو کہ اسکی مام تھیں اور دوسرا کیپٹن عائق آفندی.

...وہ واحد انسان جس کی ہر بات ہنال برداشت کر لیتی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عائق آفندی، کرنل آفندی کا اکلوتا سپوت تھا جو ہنال کے فادر لیفٹیننٹ کرنل وحید عالم کے فیملی فرینڈ تھے انہوں نے عائق کا لاابالی پن ختم کرنے کے لئے اسے فوج میں بھیجنے کا فیصلہ کیا تھا.

اور پی ایم اے تو وہ جگہ ہے جہاں بڑے بڑے لوگ سیدھے ہو گئے....پر عائق کے مزاج میں رتی برابر فرق نہ پڑا البتہ اسکی پرسنیلٹی کافی گروم ہو گئی تھی.

ہنال اور عائق دونوں اپنی انٹیلیجنس کی ٹریننگ کے بعد ایک کورس میں ساتھ تھے،

کے (SSG) عائق کا تعلق سپیشل سروسز گروپ

(spy commando 7)

Babrum Battalion

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

....سے تھا

کیونکہ ابھی وہ اتنے تجربہ کار نہیں تھے اسی لئے انہیں سیف ہاؤسز سے ہی مشن کنٹینو

کرنے تھے، نئے ایجنٹس کا رابطہ ڈائریکٹ ہائی کمان سے نہیں ہوتا، بلکہ انکی

کی کمانڈ لیفٹیننٹ کرنلز اور دو Battalions

Independent commando companies

کے ہاتھ میں ہوتی ہے

ہیں Battalions ایس ایس جی کی کل آٹھ

پر companies سات سو جوانوں اور چار Battalion جن میں ہر

میں تقسیم ہے جو آگے جا کر 10 platoons مشتمل ہوتی ہے، ہر ایک کمپنی

.جوانوں کی ٹیم کی شکل اختیار کر لیتی ہے

کورس کے دوران ہنال کو خاموش اور سنجیدہ دیکھ کر عائق کی برداشت جواب دے

.جاتی تو وہ بلاوجہ اسکے سر پہ سوار رہتا اور آج تک سوار تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.ان دونوں کے صبر کی داستان ایک ہی تھی

انہوں نے ایک ساتھ نوکیلے پتھروں پر چل کر اپنا خون بہایا تھا، ایک ساتھ اندھیری راتوں میں سناٹوں کو ناپا تھا، مل کر وہ زخم جھیلے تھے جس پر وطن کے پتھر روتے تھے، انہوں نے کئی راتیں کھلے آسمان تلے یخ ٹھنڈی راتوں میں بارش میں بھیگتے گزاریں تھیں، ایک ساتھ آگ اگلتے سورج کی گرمی میں تپتی ریت پر ننگے پاؤں چل کر ضبط کیا

تھا،وہ دونوں ایک دوسرے کے ضبط کے گواہ تھے،

نوکیلے پتھروں پر چلنے سے پاؤں اور ایڑھیاں لہولہان ہو جاتیں جس پر انہیں مرہم لگانے کی اجازت نہیں تھی،بوٹس پہنے اپنے خون رستے زخموں کو سب سے چھپایا تھا انہوں نے،آندھیوں طوفانوں کی پرواہ کئے بغیر بھاری بھر کم بوجھ کندھوں پر لادے نجانے کتنے پہاڑ انہوں نے سر کئے تھے،وہ محافظ تھے اور محافظ کمزور نہیں ہوتے وہ طاقت ہوتے ہیں اپنوں کی...

وہ اپنی ٹریننگ کی فلم اپنے ذہن کی سکرین پر چلتی دیکھ رہی تھی جہاں کون کون سی قربانیاں نہیں تھیں....

کچھ ہی سیکنڈز میں عائق کی ویڈیو کال آنے لگی تو ہنال نے سر جھٹک کر کال اٹھائی.

اب وہ دونوں ایک دوسرے کہ بلکل آمنے سامنے تھے.

تم کب سے مولوی بن گئے...بتایا ہی نہیں!"ہنال نے اسکی بیئرڈ دیکھتے ہوئے" کہا.....عائق اس وقت ایس ایس جی کا مخصوص یونیفارم پہنے،ہاتھ میں رائفل پکڑے

ایک پہاڑی کے ساتھ ٹیک لگا کے بیٹھا، ہلکی ہلکی داڑھی کے ساتھ بہت خوبرو لگ رہا تھا.

مشن کے دوران اسے شیو کرنے کا ٹائم بھی نہیں ملا تھا.....آج کوئی دو مہینے بعد وہ اس طرح سکون سے بیٹھا ہنال سے بات کر رہا تھا کیونکہ اسکا مشن بس کچھ ہی دنوں میں کامیاب ہونے والا تھا.

وہ اس وقت بلوچستان کے پہاڑی علاقے میں دشمن کی چالوں کو ناکام بنانے اور بہت سے سانپوں کا سر کچلنے کے لئے موجود تھا....

بلوچستان کی ان سیدھی چٹانوں پہ قدم قدم پہ موت لکھی تھی، کہیں اندھیری کھائیاں تو کہیں دہشتگروں کی اندیکھی گولیوں کا خطرہ.... لیکن وہ گوریلا زتھے، جنہیں اپنی جانوں کی پرواہ نہیں، وہ دشمن کا سراغ ملنے کے بعد اسے اسکے ٹھکانوں میں گھس کے جہنم رسید کرنا جانتے تھے.

تبھی اسکا چہرہ ہر قسم کے خوف سے پاک بلکل پر سکون تھا.

.ہنال کی بات سن کے عائق کے چہرے پہ بے ساختہ مسکراہٹ آئی

عائق ہنال کو جیسا چھوڑ کر گیا "ہائے میری جھلی....بس سوچا کچھ نیا ہو جائے 😁"
.تھا ویسا ہی سامنے پایا تھا

گرے کلر کی فل سلیو شرٹ کے ساتھ بلیک جینز، لمبے بھورے بال چہرے پہ گرائے
وہ ایک ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے رکھ کہ بیٹھی رف سے حلیے میں بھی بے حد خوبصورت لگ
.رہی تھی. ہنستے ہوئے اسکے دانت موتیوں سی چمک پیدا کر رہے تھے
.اسکے گال کا ڈمپل بار بار نمایاں ہو رہا تھا

ہنال نے ہنستے ہوئے اسکا جملہ مکمل ".اور پھر تم لیول بڑھا کہ نیکسٹ پہ آ گئے 😁"
.کیا

تم تو میرے ساتھ رہ کر بڑی سیانی ہو گئی ہو!" عائق نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا اور"

.ہنال نے اسے زبان دکھائی

.ہر بات پہ کریڈٹ لیناضروری ہے کیا ؟"اس نے منہ کے زاویے بگاڑے"

ہاں کریڈیٹ تو بنتا ہے....ویسے بھی تم ہر وقت ویمپائر بنی اپنی ٹیم کا خون جو چوستی"
.رہتی ہو چڑیل."عائق اسے جان بوجھ کے چڑا رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.خود کیا ہو تم، موٹے سانڈ."اور وہ ہنال ہی کیا جو عائق کی باتوں سے چڑے نہ"

دل تو پہلے ہی نہیں تھا تمہارے پاس، لگتا ہے اب آنکھوں سے بھی فارغ ہو گئی"
.ہو."اسنے حیران ہوتے ہوئے اپنی طرف دیکھا

میرے پاس الحمداللہ دل اور آنکھیں دونوں سلامت ہیں اور سہی ہی تو کہہ رہی ہوں"
دیکھو یونیفارم میں بھی پورے نہیں آرہے.... ایسا لگ رہا ہے کہ پھٹ جاؤ گے ابھی."
.ہنال منہ پہ ہاتھ رکھتی ہنساتی ہوئی بولی

کہتے ہیں محترمہ اور یہ بڑی جان کھپانے کے بعد بنے six packs اسے"
ہیں.... اویں ہی نہ مجھے نظر لگاتی رہا کرو." عائق اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا
.بولا.... وہ واقعی ایک کسرتی جسم والا، طاقتور آدمی تھا
میں تمہیں نظر لگاتی ہوں؟" ہنال نے بے یقینی سے آنکھیں پھاڑ کر موبائل کی"
.سکرین پر دیکھا جدھر وہ اپنی ہنسی روکے بیٹھا تھا

ہاں نہ..... تم جلتی ہو کہ کہیں مجھ شہزادے کو کوئی پری نہ لے اڑے..... ایسے تو تم"
ہاتھ ملتی رہ جاؤ گی نہ.... تبھی مجھے نظر لگاتی رہت....." وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ پیچھے
.سے گولیوں کی تڑتڑاہٹ گونجی

دشمن نے ایک بار پھر پیٹ پیچھے رات کی تاریکی میں حملہ کیا تھا.... گولیوں کی آواز سے ہنال یکدم سنجیدہ ہوئی.

عائق نے پتھر کی اوٹ سے سر نکال کر دیکھا جدھر اسکی پلٹون کے جوان دشمن کو بھرپور جواب دے رہے تھے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹیک کیئر بڈی.... وطن کا قرض چکانے کا وقت آگیا ہے.... اٹس ٹائم فار ایکشن." یہ" کہہ کر اسنے بھرپور مسکراہٹ سے ہنال کو دیکھا اور اپنی 106 ایم ایم ریکولیس اٹھا کر دشمن کو ٹکر دینے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا.

...کال کٹ چکی تھی.... ہنال ابھی بھی موبائل ہاتھ میں ویسے ہی پکڑے بیٹھی تھی

"اسکے ہونٹوں نے ایک سرگوشی کی تھی "اللہ کے امان میں

موبائل کی سکرین پر جگمگاتا وہ چہرہ گم ہو گیا..... اور سکرین بالکل سیاہ.... بلکل اسکی

!!زندگی کی طرح

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہاں سے ہاں کی تمنا میں عمر بیت گئی

!جہاں نہیں کہ سوادو سرا جواب نہیں

وہ اس وقت اپنا یونیفارم پہنے، چہرے پر ماسک چڑھائے، ایک گھر کی دیوار کے ساتھ لگے پائپ پر بڑی مہارت سے چڑھ رہا تھا.

پائپ کی مدد سے اسنے ایک کمرے کی بالکونی میں چھلانگ لگائی،اسکے کودنے سے بھی کوئی آواز پیدا نہ ہوئی کیونکہ وہ ایک خاص قسم کے جوتے پہنے ہوئے تھا جن کی چاپ نہ ہونے کے برابر تھی.

اپنے آگے پیچھے دیکھتے ہوئے اسنے بالکونی سے کمرے میں کھلنے والے دروازے کو دھکیلا تو وہ اندر سے لاک تھا.

کچھ سیکنڈز سوچنے کے بعد

ضرار نے اپنی جیب میں سے ایک کارڈ نکالا اور اسے دروازے کی سلائیڈ میں سے اندر گزار کر لاک کو دائیں طرف دھکیلا.

اسکے ایسا کرنے سے تھوڑی ہی دیر میں لاک کھل گیا.

ایک ہاتھ سے اسنے اپنی سائلنسر لگی گن کو مضبوطی سے پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے دروازہ کھولا

راستہ کلئیر ہے...آگے بتاؤ وہ دروازہ کدھر ہے؟"اسنے اپنے کان میں لگی ڈیوائس پر" انگلی رکھ کر پوچھا،

.سامنے سے اسے اگلا قدم بتایا گیا

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا سامنے بنے بک ریک کی طرف گیا اور ایک کتاب کو تھوڑا سائیڈ پہ کھسکایا

...ایک دم سے بک ریک کے پیچھے ایک دروازہ کھلتا چلا گیا

اسنے آگے پیچھے دیکھ کر کسی کے نہ ہونے کی تصدیق کی اور بغیر ذرا سی بھی آواز پیدا کئے .دیوار کے ساتھ لگتا اس کفیہ کمرے میں داخل ہوا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.کمرہ نہیں اسے اگر کمپیوٹر لیب کہا جائے تو بہتر ہو گا

.جگہ جگہ کمپیوٹر اور ہیکنگ ڈیوائسز موجود تھیں

میجر ضرار حیدر، یو ہیو اونلی فور منٹس لیفٹ ! پھر سارا سیکیورٹی سسٹم واپس آن ہو" جائے گا....اس سے زیادہ دیر نہیں لگا سکتے آپ." اسکے کان میں لگے ڈیوائس سے

.آواز ابھری

اسنے اپنی جیکٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹی سی چپ نکالی اور اسے سامنے پڑے کمپیوٹر میں لگا دیا....

گلوز پہنی اسکی انگلیاں تیزی سے کی بورڈ پر حرکت کر رہی تھیں..... مطلوبہ فولڈر ملتے ہی کلک کیا تو سامنے پاسورڈ کے الفاظ ابھرے.

.بغیر ذرا سی دیر کئے اسنے پاسورڈ انسرٹ کیا اور وہ فائل کھل گئی

60%.....75%....99%

.کچھ ہی سیکنڈز میں دشمن کا سارا ڈیٹا اسکی چھوٹی سی چپ میں کاپی ہو چکا تھا

اسنے وہ چپ باہر نکالی اور اسے واپس جیکٹ کی جیب میں رکھ کہ ایک اور چپ کمپیوٹر کے ساتھ اٹیچ کر دی.

.وہ جیسے اندر آیا تھا ویسے ہی بغیر کسی اور چیز کو ہاتھ لگائے دیوار کے ساتھ ہوتا ہوا باہر آیا

روم کا دروازہ بند کر کے کتاب کو واپس اسکی جگہ پر سیٹ کیا اور بالکونی کی طرف چل دیا.

پائپ کی مدد سے وہ جلدی سے نیچے اترا.... لیکن تب تک سارا سکیورٹی سسٹم آن ہو چکا تھا.

میجر! سیکیورٹی سسٹم آن ہو گیا ہے..... جلدی سے وہاں سے نکلیں." ایک" چنگھاڑتی ہوئی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سیاہ ہیولہ چھپتے چھپاتے اس گھر کی پچھلی دیوار کے قریب پہنچا.

اسنے اپنی جیکٹ کی نیچے پہنی سیاہ شرٹ اتاری اور اسکے دو حصے کر کے جیکٹ دوبارہ پہن لی.

شرٹ کے دونوں حصوں کو اسنے گلوز پہنے اپنے دونوں ہاتھوں پر باندھ لیا.

دیوار کہ اوپر لگی وائرز جن میں کرنٹ دوڑ رہا تھا انکے لئے یہ کپڑا بہت چھوٹی سی رکاوٹ

تھی.

اللہ اکبر کا نعرہ لگا کر ضرار نے دیوار پر ہاتھ رکھا جس پر کرنٹ کا ایک جھٹکا اسکے اعصاب ہلا گیا.

وہ ہمت کر کے اوپر چڑھا لیکن کرنٹ اسکے جسم میں بہتے خون کے بہاؤ کو روک رہا تھا.

اوپر چڑھتے ہی خود بخود وہ ایک جھٹکے سے گھر کے باہر کی طرف جا گرا.

ہاتھوں پر بندھا کپڑا جل گیا تھا اور اسکے ہاتھوں کی جلد بھی نیلی پڑ رہی تھی....آنکھوں کہ نیچے ہلکے واضح ہو رہے تھے.

وہ ہمت کرتا اٹھا اور لڑکھڑاتے قدموں سے تھوڑے دور کھڑی اپنی گاڑی کی طرف بڑھا.

اسکے اعصاب اس قدر مضبوط تھے کہ کرنٹ کے اتنے شدید جھٹکوں کہ باوجود وہ اپنے قدموں پہ کھڑا تھا...

وہ تیز تیز قدم بڑھاتا کار کے پاس پہنچا اور اسکے بیٹھتے ہی ساتھ بیٹھے آدمی نے گاڑی ریورس کی اور زن سے بھگا لے گیا.

"میجر آپکو فرسٹ ایڈ کی ضرورت ہے!" ساتھ بیٹھے گاڑی چلاتے میجر فاز نے اسکی حالت دیکھتے ہوئے کہا، وہ گاڑی چلاتا ایک نظر ساتھ بیٹھے ضرار پر ڈالتا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کشادہ سینہ، کسرتی بازو، ورزشی جسم، گورا رنگ، گہری جھیل سی آنکھیں، دراز قد، چوڑا ماتھا جس پر بھورے بال براجمان تھے، ہونٹوں کے اوپر دائیں سائیڈ پہ چھوٹا سا تل جو کہ اس وقت ہلکی ہلکی داڑھی مونچھوں میں گم تھا، بے شک فاز نے اپنی زندگی میں اتنا دلکش اور خوبرو مرد نہیں دیکھا تھا... اسکی پرسنیلٹی مقابل کو زیر کرنے کا ہنر رکھتی تھی.

لیکن اس وقت وہ کچھ اور ہی لگ رہا تھا، ہاتھوں پہ جلے ہوئے گلوز پہنے، آنکھوں کے

نیچے نمایاں ہلکے، نیلے پڑتے ہونٹ، کیونکہ ابھی وہ ایک زبردست کرنٹ کا جھٹکا کھا کہ آ رہا تھا پر پھر بھی وہ سہی سلامت بیٹھا تھا

.اتنے درد سے گزرنے کہ بعد بھی ضرار کہ چہرے پر ایک مسکراہٹ رقصاں تھی

نہیں فاز، یہ درد نہیں ہے، یہ وہ سکون ہے جو کسی بھی کمانڈو کی رگوں میں اپنے وطن" کو خطرے سے محفوظ کرنے کے بعد دوڑتا ہے." ضرار سیدھا ہو کر بیٹھتا ہوا مسکرا کر .گویا ہوا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ لوگ خود کو کیا سمجھتے ہیں، آئی ایس آئی میں اپنے دو بندے ڈال دیں گیں تو کیا؟"

وہ ساری عمر بھی لگا لیں، آئی ایس ائی کے منصوبوں کی دھول تک بھی نہیں پہنچ پائیں گے.... آئی ایس آئی وہ طاقت ہے جو نظر تو نہیں آتی، پر اپنے ہونے کا احساس تب دلاتی ہے جب واپسی کے سارے راستے بند ہو جاتے ہیں، مار خور اپنے خفیہ انداز سے وار کرتا ہے، جسے دشمن ہلکا لیتا ہے اور اگر مار خور خاموش ہو تو دشمن اسے اپنی جیت سمجھ لیتا ہے، ان نادانوں کو یہ معلوم نہیں کہ مار خور جب وار کرتا ہے تو سامنے والے کو اسکا

انجام سوچنے تک کی مہلت بھی نہیں ملتی، عنقریب بھارت کے بے شمار ٹکڑے ہوں گیں. "اور آخر کیوں نہ ہوتے بھارت کہ ٹکڑے، اسکی چھیتی رانے پاکستان کی آئی ایس آئی پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت کی تھی.

مار تھا اور کرشن دیو نے ہمیں سمجھنے میں غلطی کر دی ہے، مار خوروں کے دماغ را کی" گنجھی منجھی کھوپڑیوں سے بہت اوپر ہیں. "میجر فاز نے ضرار کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

○ لکل اجل کتاب

ہر کام کا مقرر وقت لکھا ہوا ہے

(سورۃ الرعد ۳۸)

ضرار نے سورۃ الرعد کی آیت ترجمے سے پڑھی تو فاز نے بے شک کہہ کر سر جھکایا.

اس سے پہلے کہ یہی کام زمانہ کر دے

میری بات مان لے مجھے روانہ کر دے

NEW ERA MAGAZINE .com

ارے، پچھلے دو مہینوں سے تمہیں مال پہنچا رہا ہوں.....کبھی کوئی غلطی کی ہے"
.بھلا؟" کوبرا سگریٹ کے لمبے لمبے کش لیتا کسی سے فون پر بات کر رہا تھا

ہم نے کب کہا کہ ہمیں تم پہ وشواس نہیں ہے....بس چنتا لگی رہتی ہے....آجکل"
.ایجنسی والے بہت جوش میں ہیں." مقابل نے قدرے توقف کے بعد کہا

کرشن دیو.... چھوڑیہ چنتاونتا....ایک توکیادس ایجنسیاں بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ"
سکتیں....ویسے بھی جب زی واپس پاکستان آچکا ہے....اب ہمیں کوئی چھو بھی نہیں
.سکتا."اسنے لاپرواہی سے کہتے ہوئے سگریٹ کو سائیڈ پر پھینکا

ہمم...چلوآگیا(اجازت)دوکام ہونے پر ملتے ہیں."کرشن دیو نے اسکی بات پر یقین"
.کرلیا

کیونکہ وہ دوسال سے آئی ایس آئی میں ایک ایجنٹ کے طور پر چھپ کر پاکستان کے
....نیوکلیئر ہتھیاروں کی معلومات چوری کرنے کی تگ ودو میں تھا
.لیکن ابھی تک ایسا کچھ بھی اسکے ہاتھ نہیں لگ پایا تھا

کرشن دیواورمارتھارا کی طرف بھیجے گئے جاسوس تھے....انہیں خاص طور پہ پاکستان
....کے نیوکلیئر ہتھیاروں کی معلومات حاصل کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا

کوئی کیسے برداشت کرسکتا ہے کہ اسکا حریف طاقتور بنے....وہ پاکستان کو کیسے ایک
.ایٹمی قوت کے روپ میں دیکھ سکتے تھے

.اوکے ."کو برا نے یہ کہہ کر کال کاٹی اور فون پاس کھڑے آدمی کو تھما دیا"

باس ایک نئ لڑکی ہاتھ لگی ہے.... قسم سے کیا حور ہے.... آپ دیکھیں گیں نہ تو" اس ہالہ کو بھول جائیں گے ."عاشر نے کابرا کے ہاتھ سے فون پکڑتے ہوئے خباثت .سے کہا

ایسی بھی کیا پری ہے.... اور اس ہالہ (گالی) کا غرور تو میں توڑ کے رہوں گا.... سمجھتی" .کیا ہے خود کو ."کو برا ہالہ کے نام پر تیش میں آ گیا

ہالہ عاشر کی ہی یونی فیلو تھی.... بے شک وہ بہت معصوم اور پیاری لڑکی تھی پر کو برا کی نظر اس پہ پڑ چکی تھی.... وہ ایم بی اے کی سٹوڈنٹ تھی.... اس بیچاری کو تو معلوم بھی .نہیں تھا کہ قسمت اسکے ساتھ کیا کھیل کھیلنے والی تھی

سنی سنائی پہ لشکر کشی سے بہتر تھا

تو دیکھ لیتا مجھ سے گفتگو کر کے

جی کام ہو گیا ہے۔"زی اس وقت اپنی سٹڈی میں کھڑا کسی سے فون پہ بات کر رہا تھا"
۔کہ تبھی جیکب اندر داخل ہوا

زکوان نے جیکب کو آتا دیکھ کر کال کاٹی اور ماتھے پر تیوری لئے جیکب کے بلکل سامنے
۔جا کر کھڑا ہو گیا

کیا تم بھول گئے ہو کہ اندر داخل ہونے سے پہلے دروازہ ناک کیا جاتا ہے۔"اسکی بات"
۔پر جیکب کا گلا خشک ہوا کیونکہ اسنے خود اپنی شامت بلائی تھی

."سوری باس" اسنے ہچکچاتے ہوئے کہا

ایک دن تمہاری وجہ سے میں بہت بڑی مصیبت میں پھنس جاؤں گا اور تم سوری کہہ"
".کہہ نکل لینا

.زکوان کی بات پہ جیکب نے اپنا جھکا ہوا سر مزید جھکا لیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

."بولو کیوں آئے تھے۔" زی اب اسے دور ہوتا ہوا چیئر پر بیٹھتے ہوئے بولا

باس وہ کوبرا کی کرشن دیو سے بات ہوئی تھی....اسکا کہنا ہے کہ ایجنسی والے چوکنے"
ہو گئے ہیں...ایسے میں بلاسٹ کروانا خطرے سے خالی نہیں۔" اسنے ہچکچاتے ہوئے
..کہا تو زی نے بغور سامنے کھڑے اٹھائیس سال کے اس نوجوان کو دیکھا

کیا مطلب؟اب تم مجھے بتاؤ گے کہ کب کیا کرنا ہے..."زی نے درشتگی سے کہا"

."نہیں باس...میں تو بس..."اسکے کچھ بولنے سے پہلے ہی زی نے اسے چپ کروادیا"

بس بہت ہو گیا....جاؤ تم یہاں سے."اسکے ایسا کہنے پر جیکب نے تابداری کا مظاہرہ"

.کرتے ہوئے چلے جانے میں ہی عافیت جانی

.اور زی کمرے سے نکلتے جیکب کی پشت دیکھ کر رہ گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تجھ سے بچھڑ کر سانس تو چلتی رہی مگر

میں خود کو زندہ دیکھ کر حیرت سے مر گیا

.وہ اس وقت آئی ایس آئی ہیڈ کوارٹر اسلام آباد کے آفیسرز میس میں بیٹھے تھے

"فاز تم مجھے کب سے ایسے کیوں گھورے جا رہے ہو؟"ضرار جو کافی دیر سے فاز کی
.نظروں کی تپش خود پر محسوس کر رہا تھا جھنجلا کر بولا

"میری آنکھیں، جسکو مرضی دیکھوں!"فاز نے ڈھٹائی سے کہا اور اسے دیکھنے لگا جو
ابھی ابھی کرنٹ کا جھٹکا کھانے کے بعد ہسپیٹل جانے کی بجائے ہیڈ کوارٹر رپورٹ
.کرنے چلا آیا تھا اور اب بڑے مزے سے میس میں بیٹھا پانی کے گھونٹ اندر اتار رہا تھا

"ہاں لیکن تم دیکھ نہیں رہے تم گھور رہے ہو."ضرار اپنی بات پر قائم رہا جس پر فاز نے

.اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا

"تم میری بات مانتے ہو جو میں مانوں؟ بکواس کر رہا تھا کہ فرسٹ ایڈ کروالے پر نہیں .جناب تو آئرن مین ہیں.... انہیں کیا ہونا ہے." فاز منہ بسور کر کہتا رخ پھیر کر بیٹھ گیا

"ارے یار میں ٹھیک ہوں.... اب کیا سٹامپ پیپر پر لکھ کہ سائن کر کے دوں تب مانے گا؟" اسنے اسکا رخ واپس اپنی جانب موڑتے ہوئے کہا تو فاز نے ایک نظر اسے .دیکھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تجھے پتہ ہے کیا فاز..... جب مجھے میجر کا بیج ملا تھا تب چیف ایک بہت خطرناک مشن سے کامیاب ہو کر واپس لوٹے تھے تب انہیں بھی اس کے اعزاز میں ایک میڈل دیا گیا تھا..... لیکن جانتا ہے انہوں نے کیا کہا؟"

.ضرار نے چہکتے ہوئے پوچھا جس پر فاز نے نفی میں گردن ہلائی

"کیا کہا؟"

.فاز کے کہنے پر ضرار کی آنکھوں میں چمک اور بھی بڑھ گئی

"اتنا خطرناک مشن سرانجام دینے کے باوجود مجھے بس ایک میڈل دیا جارہا ہے وہ بھی بند کمرے میں جو کہ تقریب کے بعد مجھ سے واپس لے لیا جائے گا اور ہماری عوام کو معلوم ہی نہیں کہ میں نے کس طرح اپنی جان خطرے میں ڈالی".

....یہ انکے الفاظ تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"انکے ان الفاظ پر وہاں موجود ہر فرد نے تالیاں بجائیں پر پتہ ہے پھر انہوں نے کیا کہا؟

.ضرار نے فخر سے گردن بلند کرتے ہوئے فاز سے پوچھا تو اسنے سر نہ میں ہلایا

"انہوں نے کہا کہ اگر ہم نے تالیاں ہی سننی ہوتیں تو سرکس جوائن کرتے نہ کہ انٹیلیجنس." ضرار نے یہ کہہ کر فاز کو دیکھا جو بغور اسکی بات سن رہا تھا اور پھر دوبارہ .بولنا شروع کیا

فاز میں بھی ان جیسا ہی مضبوط بننا چاہتا ہوں. جو کسی مشکل کسی تکلیف میں نہ" گبھرائے اور نہ ہی اللہ سے کوئی شکوہ کرے. بس اسکی رضا اور اپنے فرض کی تکمیل میں ہر حد سے گزر جائے." اسکی آنکھوں میں جیسے جگنو چمک رہے تھے.

انشااللہ....ایک دن ایسا ضرور ہو گا." فاز نے مسکرا کر ضرار کا کندھا تھپکا تو وہ فاز کو" دیکھ کر رہ گیا.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا اب تو جا نہیں تو کوئی پرابلم نہ ہو جائے....مجھے بھی سیف ہاؤس کے لئے نکلنا" ہے." انہیں نکلے ہوئے ایک گھنٹہ ہو گیا تھا

ہاں یار کافی ٹائم ہو گیا....اب میں چلتا ہوں.....تو اکیلا چلا جائے گا نہ یا میں چھوڑ" دوں؟" فاز چیئر سے اٹھتے ہوئے بولا

تو ایک کام کر مجھے اپنی باہوں میں اٹھا کے سیف ہاؤس تک چھوڑ کے آ.....ارے" بھائی کہہ رہا ہوں نہ ٹھیک ہوں." میجر ضرار نے دانت پیستے ہوئے کہا تو فاز کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری.

جا رہا ہوں میں.... بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے." فاز اس سے بغلگیر ہو کر جلدی سے" باہر کی جانب بھاگا.

ضرار بھی اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور دو ٹیبل چھوڑ کر بیٹھے حامد عرف کرشن دیو کو دیکھ کر طنزیہ مسکرایا.

اور حامد جسکی اچانک ہی ضرار پر نظر پڑی تھی اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر حیران ہوا.

ضرار نے ہاتھ کنپٹی تک لے جا کر دور سے ہی سلام کیا تو حامد نے بھی ویسے ہی دور سے

.سلام کا جواب دیا

ایک نظر اسکی طرف دیکھ کر اسنے ہاتھ اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈالا جو وہ پہنے ہوئے تھا
.اور گاڑی کی کیز نکالتا میس سے باہر نکل گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کوئی شکوہ نہیں لیکن

اگر ہو بھی تو کیا حاصل

رات کے سائے کافی گہرے ہو چکے تھے، سب جانور پرندے اس وقت اپنے ٹھکانوں
.میں دبکے بیٹھے تھے گھڑی رات کے دس بجنے کا پتہ دے رہی تھی

بیڈ پہ پڑا فخر کا موبائل اچانک سے چنگھاڑنے لگا تو خضر نے ایک نظر واشروم کے بند دروازے کی طرف دیکھا.

"فخر تیرا فون رنگ کر رہا ہے یار اب نکل بھی آ." خضر نے وہیں بیڈ پہ بیٹھے بیٹھے ہی فخر کو آواز لگائی.

فخر کے روم میں شاور سے پانی نہیں آ رہا تھا تبھی اسنے خضر کے واشروم کو یہ شرف بخشہ تھا اور اب شاور لینے گھسا ہوا تھا.

"فخر نے بھی اندر سے ہی آواز لگائی" اٹھا لے یار، میں بس آتا ہوں.

تو خضر نے اسکے فون کی سکرین پر دیکھا جہاں عزہ کی ویڈیو کال آ رہی تھی.

خضر بے چارہ عجیب کشمکش میں پڑ گیا کہ اٹھائے یا نہیں پر پھر خیال آیا کہ کہیں کوئی ایمرجنسی نہ ہو گئی ہو تو کال اٹھالی.

ادھر عزہ جو سکرین کی طرف متوجہ نہیں تھی، سر پہ بلیو رنگ کا ڈوپٹہ جمائے جھنجلائی ہوئی اپنی امی کے ساتھ الجھ رہی تھی.

خضر کو تو جیسے چپ لگ گئی تھی وہ بس سامنے حرکت کرتی اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جسکا دھیان کسی اور طرف تھا.

"ایکسکیوزمی مسٹر، یہ میرے بڑے بھائی فخر لغاری کا فون ہے، یہ آپ کے پاس کیا کر رہا ہے؟" عزہ نے بھی فخر ہی کی بہن ہونے کا ثبوت دے دیا تھا اور خضر جو اسکے پوچھنے پر گڑبڑایا تھا وہ الفاظ جمع کرنے لگا کہ اب کیا کہے اسے.

"وہ دراصل میں فخر کا فرینڈ ہوں، فخر واشروم میں تھا تو اسنے مجھے بول دیا کہ کال اٹھا لوں کہیں کوئی ایمرجنسی نہ ہو!" خضر خجل ہوتا ہوا بولا تو عزہ کے تنے ہوئے اعصاب کافی حد تک پرسکون ہو گئے.

ارے اوہ عزہ، بچے نے کال اٹھالی ہے تو لا فون ادھر دے مجھے۔"راحیلہ لغاری، عزہ" کی امی نے کہتے ہوئے فون اسکے ہاتھ سے چھینا.

امی کیا ہو گیا ہے، بھائی بزی ہیں تو انکے دوست نے کال ریسیو کی ہے! آپ پلیز ضد نہ" کریں۔"عزہ نے بے بسی سے کہا تو خضر کو وہ بہت ہی معصوم لگی.

کیا ہوا ہے عزہ، آنٹی میڈیسن کیوں نہیں لے رہیں؟"خضر نے عزہ کو نام لے کر" مخاطب کیا تو اسنے ایک نظر سامنے موجود لڑکے کو دیکھا

فوجی کٹ بال، کالی آنکھیں، کلین شیو، کسرتی جسم، کھڑی ناک....کافی ہینڈسم ہے.....عزہ نے اسکا جائزہ لیتے ہوئے سوچا اور پھر اپنے اسے خیال پر لعنت بھیجی.

اور وہاں خضر کے چہرے پر عزہ کو یوں اپنی طرف دیکھتا پا کر مسکراہٹ آئی جسے وہ دبا گیا تھا.

امی ضد کر رہی ہیں کہ بھائی سے جب تک بات نہ کی تب تک میڈیسن نہیں لیں گی۔""
.عزہ نے منہ بناتے ہوئے کہا تو خضر کو بات سمجھ آئی

اوہ اچھا، ویسے یہ اچھی بات نہیں.... میں فخر کو بلاتا ہوں!" خضر کے کہنے پر عزہ نے"
.پلیز بلا دیں کہا تو وہ سر ہلا کر اٹھا اور واشروم کا دروازہ پیٹنے لگا

فخری.... باہر نکل آ یار، اور کتنا ٹائم لگائے گا، آنٹی کی کال ہے جلدی باہر نکل۔" وہ"
.دروازہ بجاتا ہوا بولا تو فخر تولیے سے بال رگڑتا باہر آیا

..آ گیا یار۔" فخر تولیہ سائیڈ پہ پھینکتا موبائل کی طرف لپکا"

شکر ہے بھائی آپ آ گئے، اب سمجھائیں اپنی ماں کو، اللہ حافظ۔" عزہ جلدی سے"
.موبائل اپنی امی کو تھما کر وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئی

خضر کی نظریں بھی فون کے اس پار ہی جمیں تھیں، عزہ کو جاتا دیکھ کر وہ بھی اٹھا اور تولیہ بیڈ کے سائیڈ سے اٹھا کر اپنی جگہ پر رکھنے لگا.

فخر نے مسلسل بیس منٹ بحث کے بعد اپنی امی کو دوائی لینے پر راضی کیا اور اب اپنے کمرے میں جا چکا تھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر خضر وہیں کہیں اٹک گیا تھا، وہ خود اپنے اس احساس پر حیران تھا، ایسا پہلے تو کبھی نہیں ہوا تھا اسکے ساتھ، اسے رہ رہ کر عزہ کا وہ رونے والا چہرہ یاد آ رہا تھا.

وہ بیڈ پر آنکھوں پر بازو رکھے لیٹا اسے ہی سوچ رہا تھا.

"خضر، یہ تم بلکل غلط سوچ رہے ہو، اگر فخر کو پتہ چل گیا کہ تم اسکی ہی بہن کے بارے میں یہ سب، نہیں نہیں، وہ مجھ پہ کتنا بھروسہ کرتا ہے، یہ سب غلط ہے، مت سوچو کچھ

. بھی. "وہ خود سے بڑبڑاتا رہا اور پھر نیند اس پر مہربان ہو گئی

!پر بھروسہ تو ٹوٹنے کے لئے ہی ہوتا ہے نا

رات آکر گزر بھی جاتی ہے
اک ہماری ہی سحر نہیں ہوتی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رات کے اس پہر وہ لان میں رکھی چیئر پر بیٹھی سناٹے ناپ رہی تھی، ہاں وہ ہنال ہی تھی، آنکھوں میں بلا کی سرد مہری، بھورے بال کمر پر بکھرے تھے، گرے شرٹ کے بازو اتنے لمبے تھے کہ اسکے ہاتھوں کی صرف انگلیاں ہی نظر آرہی تھیں، کالی جینز پہنے ٹانگیں چیئر کے اوپر رکھے وہ کسی گہری سوچ میں گم تھی.

ہانی پتہ ہے جب میں پی ایم اے میں تھا،تب ایک دن میں اور میرا روم میٹ صرف "
ویسٹ اور شورٹس میں سوئے ہوئے تھے کہ وہاں اچانک سے پلٹون کمانڈر آ
گئی....وہاں سے اسی ڈریس میں مجھے اور روم میٹ کو نیچے لے گئیں اور روڈ پہ کھڑا کر
دیا.....میں نے سلیپرز پہنے ہوئے تھے اور روم میٹ نے وہ بھی نہیں....ہم دونوں
وہاں روڈ پہ کھڑے اور وہاں سے لیڈی کیڈٹس گزر رہیں half naked
تھیں.....وہ ہمیں دیکھ دیکھ کر ہنسیں....یقین کرو ہمیں اتنی شرم آئی کہ میں بتا نہیں
سکتا اور مزے کی بات یہ کہ ہم اس وقت تھے بھی پتلے پتلے،ایسا لگتا تھا جیسے ہینگر پہ
".ویسٹ ٹانگی ہوئی ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عائق اسے اپنی پی ایم اے میموریز بتا رہا تھا اور ہنال کی آنکھوں میں ہنس ہنس کے آنسو آ
.گئے تھے

.اسکی باتیں یاد کر کے لان میں بیٹھی ہنال کے چہرے پہ بے ساختہ مسکراہٹ آئی

اسکی آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھیں پر نجانے وہ کس احساس کے تحت ڈھیٹ بنی مسکرا رہی تھی.

تبھی سیف ہاؤس کا گیٹ کھلنے کی آواز آئی تو وہ اپنے خیالوں سے باہر نکلی اور گیٹ کی جانب دیکھا جہاں بلیک کلر کی کار میں بیٹھا ہاں وہ وہی تھا، میجر ضرار واپس آ چکا تھا.

ہنال نے ایک نظر اپنی کلائی میں بندھی گھڑی کو دیکھا جدھر گیارہ بج رہے تھے.
پھر وہ ٹانگیں کرسی سے نیچے اتارتی سلیپرز پہننے لگی.

ادھر ضرار جو گاڑی سے باہر نکل کر اندر جانے والا تھا، اسے لان میں کچھ ہل چل محسوس ہوئی تو آنکھیں سکوڑ کر وہاں دیکھنے لگا.

"اس وقت لان میں کون ہے؟" وہ ابھی کچھ قدم آگے بڑھا تھا کہ ہنال بھی اسی کی طرف آئی.

.لائٹ پڑنے سے ضرار کو اسکا چہرہ نظر آیا

وہ ایک ہفتے بعد اسے دیکھ رہا تھا، لیکن وہ پہلے سے زیادہ پیاری ہو گئی تھی یا صرف اسے .ہی لگ رہی تھی

تھوڑا قریب آنے پر اسکی آنکھوں کی سرخی ضرار نے باخوبی دیکھی تھی، تبھی وہ نظریں .چرا گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"السلام علیکم، آپ سوئی نہیں اب تک؟" ضرار نے اندرونی دروازے کی طرف قدم .بڑھاتے ہوئے کہا تو ہنال بھی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے ساتھ چلنے لگی

"وعلیکم السلام! دراصل مجھے نیند نہیں آ رہی تھی تو باہر آ گئی، سب ٹھیک رہا؟" ہنال دونوں ہاتھ پیچھے باندھتی ہوئی اپنے قدموں کو دیکھتی ہوئی بولی تو ضرار نے ایک نظر .اپنے ساتھ چلتی ہنال پر ڈالی اور پھر نظر جھکا گیا

"جی سب ٹھیک رہا، اب بس کچھ اور وقت اور پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔" وہ دونوں چلتے چلتے اب اندر لاؤنج میں پہنچ گئے تھے۔

"ہمممم، وہ اوپر رائٹ سائیڈ والا روم خالی ہے۔" ہنال نے روم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، پر وہ کہاں اس طرف دیکھ رہا تھا۔

اسکا دھیان تو ہنال کی آواز کی طرف تھا جو کے کافی بھاری لگ رہی تھی اور آنکھیں بھی لال تھیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تو کیا یہ روئی ہے!" اسنے دل ہی دل میں سوچا پر پھر خود ہی اپنے خیال کی نفی کی، کیونکہ اسنے کبھی بھی اسے روتے نہیں دیکھا تھا وہ بہت مضبوط تھی،

شاید یہ اسکی برداشت ہی کی نشانی تھی جو وہ خود کو رونے سے باز رکھے ہوئے تھی۔

"آپ ٹھیک ہیں؟" ضرار نے ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالتے ہوئے کہا تو ہنال نے

.چونک کر اسکی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

"جی، مم.... میں چلتی ہوں اب، گڈ نائٹ." ہنال نے بال کانوں کے پیچھے اڑستے گڑ بڑا کر کہا اور جلدی سے سیڑھیاں چڑھتی روم میں گھس گئی، جیسے کوئی چوری پکڑے جانے کا ڈر ہو.

ادھر ضرار اسے جاتا دیکھا کر تاسف سے سر ہلا کر رہ گیا اور خود بھی روم کی طرف بڑھ گیا، وہ بھی اب آرام کرنا چاہتا تھا.

ہنال دروازہ بند کر کے اسکے ساتھ ٹیک لگا کر نیچے بیٹھتی چلی گئی، نیند تو اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی.... شاید اسے ڈر تھا، پھر سے اپنے کسی پیارے کو کھو دینے کا ڈر

وہ وہیں اپنا سر گھٹنوں پہ ٹکائے بازو ٹانگوں کے گرد لپیٹ کر نجانے کتنی دیر بیٹھی رہی.

پھر تھک کر اٹھی اور اوندھے منہ بیڈ پر گرنے کے سے انداز سے بیٹھی کہ کچھ ہی دیر بعد اسکا فون بجنے لگا، اسنے کوفت سے بغیر سکرین دیکھے تکیہ اٹھا کر منہ پر رکھا.

پر مسلسل بجتے فون نے اسے تنگ کر دیا تھا، اسنے تکیہ اٹھا کر زور سے سامنے دیوار پر دے مارا اور غصے سے سیدھی ہو کر لیٹی، کال بند ہو چکی تھی.

....موبائل کی سکرین پر کرنل وحید کی تقریباً بارہ مسڈ کالز تھیں

اسنے جلدی سے کال بیک کی جو کہ فوراً اٹھالی گئی.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"السلام علیکم بابا، سب خیریت ہے، مام تو ٹھیک ہے نا؟" وہ کال اٹھاتے ہی بول اٹھی.

"وعلیکم السلام کیپٹن صاحبہ، ہم اور آپکی ملکہ بلکل ٹھیک ہیں تھوڑا حوصلہ رکھیں، لیکن کیپٹن عائق..." عائق کا نام سنتے ہی اسنے انکی بات بیچ میں ہی کاٹ دی.

کیا ہوا ہے عائق کو؟ ٹھیک ہے نا وہ؟ فائرنگ ہو رہی تھی نہ وہاں، بولیں بھی اب!""

.ہنال کی بات سن کر وہ حیرت سے چونکے

.یعنی بات ہوئی تھی اسکی عائق سے تبھی اسے معلوم تھا

"جی جی، آپ میری بات تو سنیں، کیپٹن عائق اور انکی ٹیم نے دشمنوں کو بھرپور جواب دیا، ایسے میں انکے ایک جوان کو شہادت نصیب ہوئی ہے اور عائق کو گولی لگی تھی، CMH .لایا گیا ہے۔"ادھر ہنال دل ہی دل میں اسکی خیر کی دعائیں مانگ رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپریشن کے ذریعے گولی نکال لی گئی ہے....اب دوائیوں کے زیر اثر ہے.....پر غنودگی میں بھی وہ یہی کہہ رہا تھا کہ تمہیں بتا دیں کے وہ ٹھیک ہے۔"کرنل وحید نے .مسکراتے ہوئے کہا تو ہنال نے اللہ کا شکر ادا کیا

"اللہ کا شکر ہے....جب اسے ہوش آئے تو اسے بولئے گا کہ مجھ سے بات کر لے۔""

ہنال نے اپنی آواز کو نارمل کرنے کی بھرپور کوشش کی تو وحید صاحب کو اسکی فکر ہونے لگی.

اوکے میرا بیٹا، آپ فکر نہیں کرو، سب ٹھیک ہے۔" انہوں نے ہنال کی حالت کو" سمجھتے ہوئے کہا.

جی، آپکو پتہ ہے بابا میں ڈر گئی تھی، مجھے لگا وہ مجھے چھوڑ کے چلا جائے گا، میں پھر سے" اکیلی رہ جاؤں گی۔" وہ بار بار بالوں میں ہاتھ پھیرتی اپنے آنسو روک رہی تھی جس میں وہ کامیاب بھی ہو گئی تھی.....پر دروازے کے باہر کھڑے اس وجود کو اندھیروں میں دھکیل چکی تھی.

میجر ضرار جو ہنال کے روم میں فرسٹ ایڈ باکس لینے آیا تھا، تاکہ اس میں سے کوئی ointment لے کر ہاتھ پر لگا سکے، اسکا وجود اس وقت زلزلوں کی زد میں تھا، ادھ کھلے دروازے کا ہینڈل پکڑے وہ کسی بے جان مجسمے کی طرح کھڑا تھا.

.اسنے بے یقینی سے ہنال کو دیکھا اور پھر وہیں سے واپس مڑ گیا

کچھ مت سوچیں آپ اس وقت، سب ٹھیک ہو گیا ہے، وہ کہیں نہیں گیا....اب" آپ آرام کریں." ان کے کہنے پر اسنے بلکل مدھم آواز میں جی کہا اور پھر الوداعی .کلمات کہہ کر کال کاٹ دی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.ہنال نے فون بیڈ پر رکھ کہ دروازے کی طرف دیکھا جو کہ کھلا ہوا تھا

.پر وہ تو اندر آتے ہوئے دروازہ بند کر کے آئی تھی

ہنال نے بیڈ سے نیچے اتر کر دروازے کا رخ کیا اور باہر جھانکا، پر وہاں کوئی نہیں .....تھا

تبھی میجر ضرار کے روم کا دروازہ بند ہونے کی آواز پر اسنے انکے روم کی طرف دیکھا

میجر؟وہ یہاں کیا کر رہے تھے؟"ہنال نے تیوری چڑھا کر سوچا اور پھر منہ پر ہاتھ "
.... پھیر کر خود کو نارمل کرتی، میجر کے روم کی طرف بڑھی

...دروازہ ناک کرنے پر ضرار کی آواز سماعتوں سے ٹکرائی

آجاؤ، دروازہ کھلا ہے!"اسکے کہنے پر ہنال آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر آئی اور اسے "
.کھلا ہی رہنے دیا، بے شک یہ سمجھداری کا مظاہرہ تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ادھر ضرار جو آنکھوں پر بازو رکھے صوفے پر دراز تھا، ہنال کو دیکھ کر سیدھا ہوا، پر
.چہرے پر کسی قسم کا بھی تاثر نہیں تھا

.آپ ادھر؟"اسنے خود کو تلخ ہونے سے روکتے ہوئے کہا"

"جی، آپ روم میں آئے تھے میرے؟" ہنال نے وہیں دروازے میں کھڑے کھڑے پوچھا تو ضرار کو شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا.

"""وہ مجھے فرسٹ ایڈ باکس چاہیئے تھا، پر آپ کال پہ مصروف تھیں تو میں واپس آ گیا." شاید وہ اس لئے یہ کہہ گیا تھا کہ شاید وہ اسے کہہ دے کہ جو وہ سوچ رہا ہے وہ صرف اور صرف غلط فہمی ہے، ایسا کچھ بھی نہیں.....پر کچھ باتوں کا اظہار منہ سے کرنا بہت ضروری ہوتا ہے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اوہ، میں لا دیتی ہوں." ہنال نے کہا اور روم سے باہر نکل گئی اور ضرار اسکی پشت دیکھ کر رہ گیا.

"تو کیا وہ سچ میں!.....لیکن کیوں؟.....ضرار اسنے تم سے کوئی محبت کے دعوے کئے ہیں جو تم اس پر الزام لگانا چاہ رہے ہو کہ اسنے تمہارے احساسات کی قدر نہیں

".کی!.....جو سب تھا وہ تمہاری طرف سے تھا.....تم ہو قصوروار

تو کیا وہ سچ میں!.....لیکن کیوں؟.....ضرار اسنے تم سے کوئی محبت کے دعوے"
کئے ہیں جو تم اس پر الزام لگانا چاہ رہے ہو کہ اسنے تمہارے احساسات کی قدر نہیں
".کی!.....جو سب تھا وہ تمہاری طرف سے تھا.....تم ہو قصوروار

میجر!"ہنال پتہ نہیں کب سے ہاتھ میں فرسٹ ایڈ باکس پکڑے اسے پکار رہی تھی"
.پر وہ خود سے جنگ میں مصروف تھا

ہاں؟"ضرار نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا تو ہنال کو اسکی غائب دماغی کا"
.اندازہ ہوا

..فرسٹ ایڈ باکس!"ہنال نے باکس اسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو اسے یاد آیا"

"اوہ تھینکس! اب آپ جائیں پلیز....اور دروازہ بند کر کے جایئے گا." وہ ناچاہتے ہوئے بھی تلخ ہو رہا تھا.

ہنال نے اوکے کہہ کر کندھے اچکائے اور دروازہ بند کرتی اپنے روم میں چلی گئی.

پر ضرار ابھی بھی اس بند دروازے کو دیکھ رہا تھا جہاں سے وہ گئی تھی.

"آہہہ....تو آخر چلی گئی وہ!" ضرار نے ایک لمبی سانس لی اور سر صوفے کی پشت سے ٹکا گیا.

شاید کچھ لوگ زندگی میں بس جانے کے لئے ہی آتے ہیں.

میرے اخلاص سے فریب نہ کھا

میرے اندر ہیں ہزار دھوکے

مار تھا تم فکر مت کرو، جیسا پلان ہوا تھا بلکل ویسا ہی ہو گا..... ہم اپنا پلان چینج نہیں" کریں گے... سب ایسے ہی چلنے دو جیسے چل رہا ہے!" زی اس وقت اپنے سامنے بیٹھی اس گندمی رنگت کی لڑکی سے مخاطب تھا جو کہ را کی جاسوس تھی.

لیکن زی.... حامد پر شاید کچھ لوگوں کو شک ہو گیا ہے.... اگر وہ پکڑا گیا تو ہم بھی" مارے جائیں گے." مار تھا نے اسے سمجھانے کے انداز میں کہا جس پر میرز کو ان کا ایک بھرپور قہقہہ گونجا.

زی کو مارنا اتنا آسان کام نہیں ہے..... کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا.... اور یہ زی کی زبان"
ہے..... جو کٹ تو سکتی ہے پر اپنی بات سے پھر نہیں سکتی." اسکے لہجے سے چھلکتے غرور
... سے مار تھا کافی حد تک پر سکون ہو گئی تھی

تم نے کہا تو مان لیتے ہیں.... پر اب ایجنسی پر پریشر ڈال رہی ہے کہ مشن جلدی کمپلیٹ"
کر کے رپورٹ کریں." اسنے فکر مندی سے کہا تو زی کے ماتھے پر چند شکنیں نمودار
. ہوئیں جو اسے اور بھی جاذب بنا رہی تھیں

تم اور وہ تمہارا وہ ساتھی ایک بار سوچ لو..... اپنی ایجنسی کے کہے پر چلنا ہے یا زی"
کہ.... اگر ایجنسی کی بات مانو گے تو بھول جاؤ کہ میں تمہاری کوئی مدد کروں گا یہاں
. سے نکلنے میں." زی آگے ہو کر بیٹھتا ہوا بولا تو مار تھا گڑ بڑائی

نہیں نہیں، جیسا تم کہو..... اب میں چلتی ہوں..... میں کچھ وقت کے لئے"

بلوچستان جارہی ہوں...جب تک ماحد کے ہاتھ وہ فائل نہیں لگتی."اسکے کہنے پر زی اٹھااور سامنے جاکر کھڑکی کے آگے کھڑا ہو گیا...

مطلب صاف تھا کہ اب تم یہاں سے جاؤ....

مار تھانے ایک زہریلی نگاہ اس مغرور شہزادے پر ڈالی اور وہاں سے باہر نکل گئی...

اور پیچھے زی اسکی ہیل کی ٹک ٹک سنتا رہ گیا جب تک وہ آواز وہاں سے گم نہیں ہو گئی....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر موبائل نکال کر ایک پتے پر کچھ میل لکھ کر سینڈ کر دی اور سیٹی بجاتا پراسراریت سے مسکرا کر اپنے خول میں سمٹ گیا.

نہ گلے رہے نہ گماں رہا

نہ گزارشیں نہ گفتگو

انہیں یونیورسٹی میں قدم جمائے آج ایک ہفتہ گزر گیا تھا، وہ سب اپنے پلان کے مطابق کام کر رہے تھے، فخر یونیورسٹی کی بیک سائیڈ پر کیمرہ لگانے میں کامیاب ہو چکا تھا، ہنال اس پورے ہفتے میں ہر وقت عاشر کے ساتھ پائی گئی تھی.

اسد وقتاً فوقتاً انہیں کیمرا زمیان ہوتی ہل چل سے آگاہ کرتا رہا تھا ایسے میں جس ایک فرد کا اضافہ ہوا تھا وہ میجر ضرار تھا.

ضرار بھی اسد کے ساتھ گھر میں رہ کر ہی ان سب کو اگلے اقدام بتاتا رہا تھا، لیکن ہنال کے ساتھ اسکا انداز بہت لیا دیا سا تھا.

شاید اسی میں ان سب کی بھلائی تھی.

....اس وقت وہ سب سیف ہاؤس میں ہی موجود تھے

کچن سے آتی کھٹ پٹ کی آواز کوئی الگ پیغام دے رہی تھی.

.جدھر فخر پلیٹس دھونے میں مصروف تھا

کیپٹن کے سامنے تو وہ کچھ اعتراض کر لیتا تھا پر میجر کے آتے ہی اسکے عیش کے دن ختم ...ہو چکے تھے

.یہ بھی میجر ہی کی عنایت تھی جو وہ اس وقت کچن میں کھڑا برتن دھو رہا تھا

کس عذاب میں پھنس گیا میں !یونی میں بھی صفائی کرو اور گھر آکر بھی برتن" دھوؤ.....شاید مجھے لڑکا نہیں، کام والی ماسی بن کر پیدا ہونا چاہیے تھا." فخر زور زور سے برتن شیلف پر پٹختا بڑبڑایا

کہ تبھی دو پلیٹیں جو بلکل کنارے پر پڑی تھیں دھڑم سے زمین بوس ہوئیں اور .ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئیں

گرنے کی آواز پر اسنے گڑبڑا کر آگے پیچھے دیکھا پر کسی نے بھی پلیٹس ٹوٹتے نہیں دیکھا .تھا

اسنے جلدی سے وہ ٹوٹے ہوئے ٹکڑے اٹھائے اور انہیں ڈسٹ بن میں پھینکتا خود جلدی سے باہر نکل آیا.

اسکا رخ اب اسفند کے کمرے کی جانب تھا جو بیڈ پر بیٹھا کوئی کتاب پڑھ رہا تھا.

فخر ایک جھٹکے سے دروازہ کھول کر اندر گھسا اور بلکل اسکے سامنے چڑھ کر بیٹھ گیا. چہرے پر چھائی شیطانی مسکراہٹ اس بات کا ثبوت تھی کے جناب کوئی گل کھلا کر آ رہے ہیں.

اسفند نے بغور اسکے چہرے کی طرف دیکھا اور کتاب سائیڈ پر رکھتا اس سے مخاطب ہوا.

"تو کیا نیا کارنامہ سرانجام دیا گیا ہے اب؟" اسکے کہنے پر پہلے تو فخر گڑبڑایا پر پھر معصوم شکل بنا کر رہ گیا.

."کون سا کارنامہ؟"وہ آگے پیچھے دیکھتا بولا تو اسفند نے اسے گھورا"

."ابھی کہاں سے آرہا ہے؟"اسنے فخر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا"

."لاش ٹھکانے لگا کے۔"شیطانی مسکراہٹ ابھی بھی قائم تھی"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیییییییا؟کس کی لاش؟اور کدھر؟"اسفند اپنی جگہ سے اچھلتے ہوئے بولا"

"برتن دھو رہا تھا کچن میں،اچانک دو پلیٹوں نے خودکشی کرلی،پھر کیا،میں نے بھی لاشیں ٹھکانے لگا دیں۔"فخر نے ہنستے ہوئے کہا تو اسفند نے پاس پڑا تکیہ زور سے اسے ."دے مارا

کیوں کرتا ہے تو ایسی حرکتیں؟"اسفند مسکراتا ہوا واپس بیڈ پر اسکے مقابل بیٹھتا ہوا"
.بولا

میری بات سن،"

پہلے دل کی سنو

پھر دماغ کی

پر کرو وہی جس سے سب منع کرتے ہیں."فخر نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کہ سنجیدہ ہو کر نجانے کتنے پتے کی بات بتائی تھی اسے 😂.

دفع ہو جا بے غیرت."اسفند اسکا ہاتھ کندھے سے ہٹاتا روم سے باہر نکل گیا اور فخر"
.وہیں اسکی کتاب جو وہ پڑھ رہا تھا ہاتھ میں لے کر ڈھیر ہو گیا

جو راز نہ رکھ سکے وہ ہمراز بدل دو

تم کھیل وہی کھیلو مگر انداز بدل دو

ستمبر کے مہینے کا آغاز ہو چکا تھا، ایسے میں اسلام آباد کی ہواؤں میں بھی خنکی پیدا ہو گئی تھی، آسمان پر بادل ڈیرہ جمائے بیٹھے تھے، وہ اس وقت عاشر کے ساتھ گراؤنڈ میں

.بیٹھی تھی

سارہ میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے پیرنٹس کو تمہارے گھر بھیجوں۔"عاشر نے سامنے" فل وائٹ شرٹ اور جینز پر لیمن ییلو کلر کی ہڈی پہنے اپنے بالوں کی لٹیں انگلیوں پر لپیٹتی .سارہ کو بغور دیکھ کر کہا

اچھا اور تم ایسا کیوں چاہتے ہو؟"وہ ٹھوڑی کے نیچے دونوں ہاتھ رکھ کے بلکل انجان" .بنتی بولی

تم جانتی ہو یار میں کیا اور کیوں چاہتا ہوں! پلیز تم بھی اپنے پیرنٹس سے بات کرو""" عاشر منت بھرے لہجے میں بولا

عاشر تمہیں نہیں لگتا یہ بہت جلدی ہے،ابھی تو ہمیں ملے دو ہفتے گزرے ہیں،ایسے"

کیسے، دیکھو کچھ ٹائم دو پھر بات کرتی ہوں." سارہ نے اسکو سمجھانے کے سے انداز میں کہا.

"وہ پیچھے ہو کہ بیٹھتا ادھر ادھر دیکھنے لگا... تم سمجھ نہیں رہی میری بات."

"اچھا چھوڑو یہ سب باتیں، تم مجھے یہ بتاؤ کہ یہ پروفیسر ولی کچھ مشکوک نہیں لگتے، ہفتے میں دو دن کلاس لے کہ چار دن غائب ہو جاتے ہیں، اور آتے بھی بس ایک دو گھنٹے کے لئے ہیں، سٹرینج نا!!" ہنال یہ بات کافی دن سے نوٹ کر رہی تھی.

"ہاں ہے تو عجیب پر ہم کیا کہہ سکتے ہیں، تم اٹھو چلو کافی پینے چلتے ہیں." عاشر گراؤنڈ سے کھڑا ہوتا ہوا بولا تو مجبوراً اسے بھی اٹھنا پڑا.

"اوکے، پر کلاس کا کیا؟" اسنے بہانہ بنانا چاہا..

کچھ نہیں ہوتا، ایک کلاس ہی تو ہے۔" وہ اپنی بات پر زور دیتا بولا تو سارہ کو اسکے ساتھ "
جانا پڑا۔

اسلام آباد کے روسٹرز کافی ہاؤس میں آمنے سامنے بیٹھے F-7 وہ دونوں اس وقت کافی پی رہے تھے، دونوں کے درمیان مکمل خاموشی تھی، ہنال نے بغور اپنے سامنے بیٹھے اس ستائیس اٹھائیس سالہ لڑکے کو دیکھا، اسے وہ کہیں سے بھی یونیورسٹی کے پہلے دن والا عاشر نہیں لگا تھا، سارہ ان چند دنوں میں ہی عاشر کو اپنی عادت ڈال چکی تھی، وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہی تھی۔

کیا ہوا؟ بہت ہینڈسم لگ رہا ہوں کیا؟" عاشر نے اسکو اپنی طرف دیکھتا پا کر شرارت "
سے کہا۔

.ہاہا....کچھ بھی."سارہ نے ہنستے ہوئے کہااور آگے پیچھے کا جائزہ لینے لگی"

.کہ تبھی کافی شاپ کے ایک کونے میں اسے ایک شناسچہرہ نظر آیا

.اس چہرے کو تووہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی

وہ حیرت اور بے یقینی سے اسے اسکے ساتھ بیٹھی لڑکی سے ہنستے ہوئے باتیں کرتادیکھ
.رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.عائق اسلام آباد میں؟"اسنے خود سے سرگوشی کی"

.ہاں؟کچھ کہامجھ سے؟"عاشر جواسکی طرف متوجہ نہیں تھااسکے بڑبڑانے پہ پوچھا"

.نہیں کچھ نہیں."اسنے مسکرانے کی سعی کی"

عاشر کافی دیر ہو گئی ہے آئے ہوئے، اب چلنا چاہیے۔" سارہ چیئر پیچھے دھکیلتی ہوئی"
.اٹھی عاشر بھی سر ہلا کے اسکی پیچھے چل پڑا، بل وہ پے کر چکا تھا

میں تمہیں گھر ڈراپ کر دیتا ہوں سارہ۔" وہ جانتا تھا کہ اسکی یہ پیشکش وہ قبول نہیں"
.کرے گی پر پھر بھی پوچھ بیٹھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں یار، میں خود چلی جاؤں گی اور کافی کیلئے تھینکس۔" اسنے کہہ کر عاشر سے مصافحہ"
کیا اور فٹ پاتھ پہ قدم قدم چلتی اسکی دسترس سے دور نکل گئی یا شاید وہ اسکی دسترس
.میں کبھی تھی ہی نہیں

.وہ اپنے سے دور جاتی اس ساحرہ کی پشت دیکھتا رہ گیا

لمبے براؤن بال پشت پہ جھولے لے رہے تھے، ایک ہاتھ میں بیگ پکڑے دوسرا ہڈی
.کی پاکٹ میں اڑسے وہ بہت دور نکل گئی تھی، اتنا کے اب اسکا عکس بھی نہیں بچا تھا

جانے کو تیرے پاس تو سوچا بھی نہ تھے
تجھ کو بھی اپنے پاس بلانے سے ہم رہے

میری بات دھیان سے سنو! کل دو گروپس یونیورسٹی میں ہنگامہ کرنے والے ہیں،" سٹور سے انکو اسلحہ مہیا کرنا تمہارا کام ہے." کو برا نے سامنے کھڑے عاشر پر حکم صادر

.کیا

ہو جائے گا."اسنے سر ہلاتے ہوئے کہا"

یہ حامد اور مار تھا کا کچھ اتا پتا نہیں، کہیں ایجنسی کے ہاتھ نہ لگ گئے ہوں."اسنے ماتھے
.پر ہاتھ پھیرتے پر سوچ انداز میں کہا

ارے باس آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں، وہ اتنے کچے کھلاڑی بھی نہیں ہیں کہ اتنی"
.جلدی پکڑے جائیں."عاشر نے لاپرواہ سے انداز میں کہا

ہمممم، اچھا میری بات سنو.... کل کے ہنگامے میں تمہیں اس لڑکی کو کسی طرح"
غائب کرواکے میرے پاس لانا ہے."اسنے خباثت سے کہا تو کچھ دیر کیلئے عاشر گنگ ہو

.گیا، کہ کہیں یہ سارہ کی بات تو نہیں کر رہا

"کک کک کون سی لڑکی باس؟"

تیری کیوں زبان اٹک رہی ہے، اس ہالہ کی بات کر رہا ہوں بے وقوف..... کل مجھے"
.وہ ہر حال میں ادھر چاہیئے." کوبرا کے کہنے پر عاشر کی اٹکی ہوئی سانس بحال ہوئی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کچھ نہیں باس، میں انتظام کر لوں گا اس ہالہ کا." عاشر نے کہا تو کوبرا اٹھ کر کمرے"
.سے باہر نکل گیا

.اب اسے صبح کا انتظار تھا جو کئی لوگوں کی زندگیاں بدلنے والی تھی

.کل کا دن بہت سے لوگوں کے عروج اور کچھ لوگوں کے زوال کا دن بننے والا تھا

داستان ہوں میں اک طویل مگر

تو جو سن لے تو مختصر بھی ہوں

وہ ابھی یونیورسٹی سے سیف ہاؤس آئی تھی، جب سے میجر ضرار واپس آئے تھے تب سے گھر کا ماحول کافی خاموش تھا، فخر کی شرارتوں میں بھی خاطر خواہ کمی آئی تھی.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اوپر اپنے روم کی جانب بڑھ رہی تھی کہ خضر جو کہ کچن میں اپنے اور اسد کیلئے چائے بنانے آیا تھا اسکی طرف بڑھا.

"کیپٹن، چائے پئیں گی؟" ہنال نے اپنے عقب سے آتی آواز پر پیچھے مڑ کر دیکھا تو خضر کھڑا اسی سے مخاطب تھا.

جی پلیز" ہنال نے مسکرا کر اسکی پیشکش کو قبول کیا تو خضر بھی سر ہلاتا کچن میں چلا گیا"

.اور ہنال سیڑھیاں چڑھتی اپنے روم میں چلی گئی

روم میں آتے ہی ایک خیال جو کب سے اسکے دل میں آ رہا تھا، اس میں چھپی سچائی کو

.جاننے کیلئے اسنے فون پہ ایک نمبر ڈائل کیا

...چوتھی بیل پر کال ریسیو کر لی گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

".السلام علیکم، زہے نصیب آپ نے اس بندہ ناچیز کو یاد فرمایا"

.ہل تو اسکی ایکٹنگ پہ عش عش کر اٹھی

وعلیکم السلام! تم اسلام آباد میں ہو؟" ہنال نے چھوٹتے ہی اس سے وہ سوال کیا جو وہ"

.کب سے سوچ رہی تھی

.تم مجھے ٹریس کر رہی ہو؟" عائق نے سوال کے بدلے سوال کیا"

یہ میرے سوال کا جواب تو نہیں تھا!" ہنال اب تھوڑی ریلکس ہوتی بیڈ پہ نیم دراز" .ہوئی

ہاں یار کل صبح میں آیا ہوں، کچھ دنوں کی چھٹی ملی ہے، سوچا انجوائے کروں گھر جا" .کے." عائق نے بتیسی نکالتے ہوئے بتایا تو ہنال بھی مسکرائی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی بیٹا جی انجوائے تو آپ خوب کر رہے ہیں پتہ چل رہا تھا." ہنال نے ہنسی دباتے" .ہوئے کہا تو عائق کو گڑبڑ کا احساس ہوا

ایک منٹ ایک منٹ تمہیں کیسے پتہ چلا میں اسلام آباد میں ہوں اور انجوائے کر رہے" تھے مطلب؟" عائق نے الجھ کر پوچھا

روسٹرز میں دیکھا تھا تمہیں کافی پیتے ہوئے، کوئی لڑکی بھی تھی ساتھ۔" ہنال نے"
.لڑکی پر زور دیتے ہوئے کہا

اوہ تیری مر گئے۔" عائق نے سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے سر گوشی کی پر ہنال سن چکی"
.تھی، وہ بہت مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کی ہوئی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.ہاں کیا کہا تھوڑا اونچی بولو مجھے سنائی نہیں دے رہا۔" ہنال نے شرارت سے کہا"

.تم بھی اسلام آباد ہو.... واؤ...." عائق نے دانت پیس کر کہا"

بتا رہے ہو یا میں کال کر کہ آنٹی سے پوچھ لوں!" وہ اس سے بات اگلوانے کا طریقہ"
.جانتی تھی

امی کو، نہیں پلیز امی کو مت کال کرنا میں بتاتا ہوں تمہیں۔"اسے مجبوراً ہامی بھرنی پڑی تھی۔

"چلو پھر شروع ہو جاؤ۔"ہنال مزے سے تکیہ گود میں رکھ کر بیٹھ گئی جیسے کوئی سٹوری سننے لگی ہو۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"عائق واقعی اب برا پھنسا ایسے نہیں یار مل کے بتاتا ہوں، تم اڈریس دو میں آتا ہوں۔" تھا۔

دروازے پر ناک کی آواز پہ ہنال نے ہولڈ کرو کہا اور آنے والے کو اجازت دی۔

"خضر نے مسکرا کر چائے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھی۔" یہ چائے۔

تھینکس خضر۔"ہنال نے بھی مسکرا کر کہا تو خضر نے سر جھکا کر داد وصول کی اور روم" سے باہر نکل گیا۔

ہاں کیا کہہ رہے تھے۔"اسنے دوبارہ فون کان سے لگاتے ہوئے کہا"۔

اڈریسسس۔"عائق نے دانت چباتے ہوئے کہا"۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں مشن پہ ہوں ابھی، کسی دن گھر گئی تو ملاقات ہو گی۔"ہنال نے چائے کا کپ اٹھا" کر گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔

اچھا تو پھر جب فری ہو تو ملنا۔"عائق نے شکر ادا کیا کہ چلو کچھ دن کے لئے پر بلا تو ٹلی"۔

ویسے تم دونوں پیارے لگ رہے تھے ایک ساتھ۔"ہنال نے یہ بات دل سے کہی تھی۔

ارے بس میں ہوں ہی اتنا ہینڈسم، جو لڑکی ساتھ کھڑی ہو پیاری ہی لگتی ہے۔"عائق" اپنی اصیلت پہ واپس آ گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہنال نے ایک لمبی سانس لی اور کال کاٹ دی کیونکہ جو وہ جاننا چاہتی تھی وہ جان چکی تھی۔

ہیییں، کال کاٹ دی؟...بد تمیز کو ذرا بھی تمیز نہیں ویسے بھی سچ کڑوا ہی ہوتا ہے۔""" عائق بس منہ بناتا بڑبڑاتا ری گیا۔

لا کھ کاٹا ہے تیری یاد کو جڑ سے میں نے

کیا کروں پھر سے یہ شجر مجھ میں نکل آتا ہے

وہ اس وقت لیپ ٹاپ کھول کے بیٹھا، اگلے دن کا لیکچر تیار کر رہا تھا، اسے یونیورسٹی میں پڑھاتے ہوئے کوئی تین ہفتے گزر چکے تھے، پر وہ گنے چنے دن ہی یونیورسٹی گیا تھا اور گیا بھی تو کچھ وقت میں واپس آ جاتا تھا .

وہ بہت کم سارہ کے سامنے جاتا تھا، جس دن اسکا سامنا ہوتا تھا، پورا دن بے چینی میں گزرتا تھا وہ اپنی اس کیفیت کو خود کوئی نام نہیں دے پا رہا تھا .

اسکے پاس پڑے موبائل نے وائبریٹ کیا تو اسنے کال اٹھا کہ فون کان سے لگایا .

.راجہ ولی سپیکنگ "اسنے کال اٹھاتے ہوئے کہا"

.کافی دیر مخالف کی بات سننے کے بعد اسکے ماتھے پر سلوٹیں ابھری تھیں

...خبر پکی ہے نہ؟"اسنے بات کی تردید کرنی چاہی"

اوکے میں سنبھال لوں گا...اللہ خافظ."اسنے کال کاٹتے ہی موبائل واپس بیڈ پر پھینکا"
...اور عجلت میں اپنا کوٹ اٹھاتا باہر کی جانب نکل پڑا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھ کر یوں مسافتیں لمبی

دل کو چھوٹا کیا نہیں کرتے

یونیورسٹی میں سب اپنے معمول کے مطابق چل رہا تھا، سٹوڈنٹس اپنی کلاسس میں مصروف تھے، ماحول کی خاموشی کسی بڑے طوفان کا پتہ دے رہی تھی.

سارہ اس وقت کلاس میں بیٹھی ولی کا لیکچر نوٹ کر رہی تھی لیکن عاشر آج صبح سے ہی غائب تھا.

یونیورسٹی کی بیک سائیڈ پر کافی لوگ ہیں، وہ ضرور کچھ کرنے والے ہیں، آپ سب الرٹ رہیں، ہم بھی کچھ ہی دیر میں پہنچ جائیں گے." کان میں لگے ان سب کے

.ڈیوائسز میں میجر ضرار کی آواز ابھری

.اب ان سب کو واقعی حالات کی سنگینی کا اندازہ ہوا تھا

.ہنال بھی عاشر کے اسطرح غائب ہونے کا مقصد سمجھ گئی تھی

ضرار اور اسد بھی یونیورسٹی کی طرف نکل چکے تھے،اسد گاہے بگاہے اپنے سامنے رکھے .لیپ ٹاپ کی سکرین پر نظر ڈال رہا تھا جدھر کیمرا ز کی فوٹیج چل رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہنال نے ہاتھ بڑھا کر بیگ میں سے اپنی گن نکالی اور اسے چپکے سے اپنی جیکٹ کی جیب میں رکھ لیا،اسکی نظریں ساتھ ساتھ کلاس کی طرف بھی تھیں اور سامنے بورڈ پر کچھ .لکھتے ولی پر بھی

اسنے دھیرے سے اپنے بالوں کو بینڈ سے آزاد کیا اور جلدی سے انکا جوڑا بنا کر بینڈ سے .ہی باندھ دیا

.پھر ہاتھ اپنے گلے میں ڈالے سٹالر کی جانب بڑھایا

.اسکا ہاتھ ابھی وہیں تھا کہ باہر گولیوں کی تڑتڑاہٹ گونجی

.گولیوں کی آواز پر سب سٹوڈنٹس حواس باختہ ہو کر چیختے چلاتے ادھر ادھر بھاگنے لگے

.ولی کو بھی فوراہی بات سمجھ آگئی تھی

."کون ہو تم؟"ولی بے یقینی سے اسکی کالی آنکھوں میں جھانکتا پوچھ رہا تھا."

."آپ کو وضاحتیں دینا میں ضروری نہیں سمجھتی."یہ کہہ کر ہنال نے خود کو اسکی مضبوط گرفت سے ایک جھٹکے میں آزاد کروالیا اور یونیورسٹی کے ایگزیٹ ڈور کی طرف دوڑ لگادی.

."سب سٹوڈنٹس کو سیف کر دیا ہے، لیکن کچھ بے ہوش اور کچھ زخمی ہیں....اوور"""

.اسکے کان میں لگی ڈیوائس سے آواز آئی

.اسد جو کیمرا زمیں ہوتی ہر حرکت پہ نظر رکھے بیٹھا تھا،اچانک چونکا

.دو لڑکے ایک لڑکی کو پکڑے زبردستی یونیورسٹی سے باہر لے کے جا رہے تھے

کیپٹن،ایگزیٹ گیٹ کی طرف جائیں کچھ لڑکے ایک لڑکی کو زبردستی اپنے ساتھ لے" جانے کی کوشش کر رہے ہیں."اسد نے جلدی سے ہنال کو انفارم کیا تو اسنے پہلے سے .تیز دوڑنے لگی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم،تینوں بھی انکے ساتھ جاؤ،ہم یونیورسٹی پہنچ چکے ہیں.... سنبھال لیں گے."اسد" .نے کہا تو وہ تینوں جو الگ الگ سمت میں تھے،باہر کی جانب لپکے

.وہ لوگ اس لڑکی کو گھر کے اندر لے جا چکے تھے

.وہ سب بھی باری باری کار سے اترے لیکن ابھی وہ فورا اندر نہیں جا سکتے تھے

.کچھ منٹ وہ وہیں رکے اور پھر اپنے پلان کے تحت گھر کی طرف بڑھے

.سب سے آگے فخر اور ہنال تھے اور اسفند اور خضر انہیں کوور کر رہے تھے

ہاتھ میں گن پکڑے فخر نے بغیر ذرا سی آواز کئے دروازے کا ناب گھمایا تو وہ کھلتا چلا گیا،
.دروازہ نہ بند کرنے کی کوتاہی ان لوگوں کو بہت مہنگی پڑنے والی تھی

.وہ سب گھر کے باہر سے ہی اپنی گنز پہ سائلنسر لگا چکے تھے

.دروازے کھولتے ہی سامنے ایک آدمی انکی جانب پشت کئے کھڑا تھا

اس سے پہلے کے وہ کچھ کرتا، ایک گولی سنسناتی ہوئی اسکے سینے میں پیوست ہو گئی اور وہ
.ابدی نیند سو گیا

.آگے گیلری تھی اور اس سے دائیں اور بائیں جانب کمرے بنے تھے

فخر نے ہاتھ کے اشارے سے انکو الگ الگ سمت جانے کو کہا اور خود دائیں سائیڈ پر چل
.دیا

ہنال بھی اسکی پیچھے ہی تھی وہ لوگ اپنے راستے میں آتے ہر آدمی کو ڈھیر کرتے جا رہے

تھے.

ایک کمرے سے دردناک چیخوں کی آوازیں آرہیں تھیں.

وہ دونوں بغیر دیر کیے کمرے کی طرف پہنچے اور ایک زوردار جھٹکے سے دروازہ کھول دیا.

کمرے میں کوبرا اس لڑکی پر جھکا ہوا تھا جبکہ عاشر اور اسکا ایک اور ساتھی اس معصوم کی زندگی کا تماشہ بنتے دیکھ رہے تھے.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دروازے کی آواز پہ ایک دم سے کوبرا اس سے دور ہٹا، نقاب کی وجہ سے عاشر سارہ کو پہچان نہیں پایا تھا جو کہ ہنال ہی تھی.

"فخر نے" خبردار جو کوئی بھی اپنی جگہ سے ہلا تو، ایک سیکنڈ لگے گا مجھے فائر کرنے میں. گن انکی طرف تانتے ہوئے کہا تو عاشر کا ساتھی انکی جانب لپکا تھا پر ہنال نے وقت ضائع کئے بغیر ایک فائر کیا جو کہ سیدھا اسکی کھوپڑی کے آر پار ہو گیا تھا.

بولا نہ ہوشیاری نہیں۔"فخر بلکل کوبرا کی کنپٹی پر بندوق رکھے کھڑا تھا اور عاشر بے بسی"
سے اسے دیکھ رہا تھا۔

کمرے میں کوبرا اس لڑکی پر جھکا ہوا تھا جبکہ عاشر اور اسکا ایک اور ساتھی اس معصوم کی
زندگی کا تماشہ بنتے دیکھ رہے تھے۔

دروازے کی آواز پہ ایک دم سے کوبرا اس سے دور ہٹا، نقاب کی وجہ سے عاشر سارہ کو
پہچان نہیں پایا تھا جو کہ ہنال ہی تھی۔

خبردار جو کوئی بھی اپنی جگہ سے ہلا تو، ایک سیکنڈ لگے گا مجھے فائر کرنے میں۔"فخر نے"
گن انکی طرف تانتے ہوئے کہا تو عاشر کا ساتھی انکی جانب لپکا تھا پر ہنال نے وقت
ضائع کئے بغیر ایک فائر کیا جو کہ سیدھا اسکی کھوپڑی کے آر پار ہو گیا تھا۔

بولا نہ ہوشیاری نہیں۔"فخر بلکل کوبرا کی کنپٹی پر بندوق رکھے کھڑا تھا اور عاشر بے بسی"
سے اسے دیکھ رہا تھا۔

(گالی)تو تم بھی ملے ہوئے تھے انکے ساتھ، کوبرا کو دھوکہ دیا تو نے۔"کوبرا غیض و"
غضب کے ساتھ عاشر کو دیکھ کر پھنکارا۔

نہیں باس میں نہیں جانتا یہ کون ہیں۔"اسکی آواز لڑکھڑا رہی تھی"۔

تبھی ہنال نے آگے بڑھ کہ گن زور سے اسکے سر پہ دے ماری تو وہ ایک کراہ کے ساتھ
اپنے حواس کھو بیٹھا۔

اسفند اور خضر بھی اب وہیں روم میں آ گئے تھے،ان دونوں نے کوبرا کو اپنی تحویل میں
لیا اور باہر نکل گئے۔

کمرے میں اب ہنال اور فخر تھے لیکن ایک سسکی کی آواز پر انہوں نے چونک کر ایک
دوسرے کی طرف دیکھا تو نظر سامنے کونے میں بیٹھی اس لڑکی پہ گئی جو منہ پہ ہاتھ

.رکھے سسک رہی تھی

.آستین پھٹ چکی تھی

.ہنال نے فوراً اپنی جیکٹ اتاری اور اس لڑکی کی طرف بڑھی

نہیں، میرے پاس مت آؤ پلیز دور رہو مجھ سے." وہ روتی چلاتی پیچھے پیچھے ہونے"
.لگی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھیں، ہم آپ کو نقصان نہیں پہنچائیں گے، ہم آپکو بچانے کے لئے آئے ہیں." """
.ہنال نے اسکے سامنے بیٹھ کر جیکٹ اسے دیتے ہوئے کہا

.اسے جلدی سے جھپٹنے کے سے انداز میں اسکے ہاتھ سے جیکٹ چھین کر پہن لی

پر اسکی ہمت جواب دے گئی تھی، خود کو محفوظ پا کر وہ اپنے حواس کھو بیٹھی اور بے ہوش
.ہو گئی

.ہنال نے اسکا چہرہ کئی بار تھپتھپایا مگر وہ ہوش میں نہ آئی

.فخر جو کب سے پیچھے کھڑا ساری کاروائی دیکھ رہا تھا ہنال سے مخاطب ہوا

کیپٹن، ہم انہیں ساتھ لے چلتے ہیں." اسکے کہنے پر ہنال نے سر ہاں میں ہلایا اور اسے "
.سہارا دیتی باہر نکل گئی

اسفند اور خضر کو برا اور عاشر کو لے کر انہی کی گاڑی میں نکل گئے تھے تو فخر اور ہنال بھی
.اپنی گاڑی کی طرف بڑھے

گاڑی کے پاس پہنچ کر فخر نے جلدی سے بیک ڈور اوپن کیا تو ہنال نے اس لڑکی کو پیچھے
.والی سیٹ پر لیٹا دیا

.اور خود دروازہ بند کرتی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی جبکہ گاڑی اب کی بار فخر ڈرائیو کر رہا تھا

.ہنال نے ایک نظر پیچھے بے سود پڑی اس لڑکی پر ڈالی اور میجر کو فون ملایا

"سر ایک اچھی نیوز ہے، کوبرا ہماری تحویل میں ہے".

ہنال کے کہنے پر ضرار کو خوشگوار حیرت ہوئی کیونکہ انہیں نہیں معلوم تھا کہ کوبرا ایسے اتنی آسانی سے انکے ہاتھ لگ جائے گا.

"ویری گڈ، یہ تو بہت اچھی بات ہے اسے سیف ہاؤس لے جائیں، یہاں سب کنٹرول میں ہے اب، ہم بھی کچھ دیر میں سیف ہاؤس کے لئے نکل رہے ہیں." ضرار نے سامنے سے آتے ولی کو دیکھ کر کہا.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اوکے سر! لیکن یہ لڑکی بے ہوش ہو گئی ہے، ایسے یونیورسٹی بھی نہیں چھوڑ سکتے اور ہسپتال لے کے نہیں جا سکتے پولیس کیس بن سکتا ہے." ہنال نے فکرمندی سے کہا.

"فلحال آپ انہیں بھی سیف ہاؤس لے جائیں، آکر ڈسائیڈ کرتے ہیں." ضرار نے کہا اور ہنال نے بھی اوکے کہہ کر کال کاٹ دی.

اوراب وہ سامنے کھڑے ولی کی طرف متوجہ تھا جو ہاتھ سینے پر باندھے ضرار کو گھور رہا تھا.

اب میرے سوال کا جواب دو، ادھر کیا کر رہے ہو تم، اور وہ لڑکی سارہ کون ہے؟""" ولی نے سنجیدگی سے کہا تو ضرار کے چہرے پہ مسکراہٹ ابھری.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کوبراتک پہنچنے کے لئے میری ٹیم بھیس بدل کر یونیورسٹی میں موجود تھی یہ مشن کی" ایک اہم کڑی تھی اور وہ لڑکی سارہ نہیں بلکہ کیپٹن ہنال ہے." ضرار نے ساری بات اسے بتائی تو اسکا دل کیا کہ کہیں سے کود کے جان دے دے، مطلب وہ دونوں ایک ہی انسان کے پیچھے تھے اور سارہ کیپٹن ہنال ہے، یہ کیسے ہو گیا، اسکی زبان اسکا ساتھ نہیں دے رہی تھی.

اب ذرا میجر فاز، آپ مہربانی فرما کے عرض کریں گے کہ آپ یہاں کیوں اور کیسے آئے؟"ضرار نے اسکے کندھے ہر ہاتھ رکھ کہ اسے خیالوں سے باہر لاتے ہوئے پوچھا.

کوبرا کے پیچھے ہی میں بھی یہاں آیا تھا."فاز نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا".

خوش ہو جاؤ پھر، ہنال کی کال آئی تھی، کوبرا پکڑا جا چکا ہے."ضرار نے مسکراتے ہوئے اسے خوشخبری سنائی.

یہ تو بہت خوشی کی بات ہے یار، لیکن وہ پکڑا کیسے گیا."میجر فاز نے الجھتے ہوئے ضرار کی جانب دیکھا.

کب تک بھاگ سکتا تھا، ایک نہ ایک دن تو ہاتھ آنا تھا نہ.... سمجھو وہ دن آج تھا."وہ"

دونوں اب یونیورسٹی کے باہر نکل آئے تھے، حاکات کنڑول میں ضرور تھے، مگر نارمل نہیں ہوئے تھے، سب سٹوڈنٹس میں خوف کی لہر برقرار تھی.... جو وقت کہ ساتھ ساتھ ہی نارمل ہونی تھی.

فاز کے کوٹ کی پاکٹ میں رکھا موبائل بجا تو اسنے موبائل پاکٹ سے نکال کر دیکھا، پر سامنے موجود نمبر دیکھ کر اسنے تیوری چڑھائی.

اچھا ضرار، اب میں چلتا ہوں، ارجنٹ ہے!" فاز نے موبائل واپس پاکٹ میں ڈالتے" ہوئے کہا تو ضرار نے سر ہلایا.

فاز اس سے بغلگیر ہو کر وہاں سے نکل گیا تو ضرار نے بھی اسد کو کال کر کے پارکنگ میں بلایا اور سیف ہاؤس کی جانب نکل پڑے.

تیری اک نظر مجھے عید سی

تیری بے رخی غم کربلا

نہیں دور رہو.... میں نے کہا دور رہو." وہ بے ہوشی میں بڑبڑا رہی تھی یا شاید اسے"
.ہوش آرہا تھا

وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور لمبے لمبے سانس لینے لگی، وہ کہاں تھی اس وقت، یہ جگہ اسکے لئے بلکل غیر مانوس تھی، اسنے ارد گرد دیکھا تو وہ کسی کے کمرے میں بیڈ پہ لیٹی تھی پر
.کہاں اور کیوں

وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ ہنال روم میں اینٹر ہوئی اور اسے ہوش میں دیکھ کر لائٹ
.آن کر دی اور بیڈ پہ اسکے پاس جا کر بیٹھ گئی

اس لڑکی نے سہم کر سامنے بیٹھی ہنال کو دیکھا

.جس پر ہنال کو بہت افسوس ہوا تھا

دیکھیں، آپ بلکل محفوظ ہیں، آپ کے ساتھ کچھ برا نہیں ہوا، ڈرنے کی ضرورت" نہیں، ہم لوگ پاکستان آرمی سے ہیں آپ سیف جگہ پے ہیں کوئی کچھ نہیں کر سکتا

.اوکے، ریلیکس!" ہنال نے اسکا بازو سہلاتے ہوئے کہا

آرمی کا لفظ سن کر اسے کافی حد تک سکون مل گیا تھا کہ واقعی اب وہ بالکل سیف ہاتھوں

.میں ہے

.اسنے منہ پہ ہاتھ پھیر کر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی

آپ کا نام کیا ہے؟ اور کیا آپ ان لوگوں کو جانتی تھیں؟" ہنال نے اسکو نارمک"

.ہوتے دیکھ کر سوال کیا

مم... میرا نام ہالہ ہے، اوور رمم میں ان لوگوں کک کو نہیں جانتی ووہ زبردستی...."""

.اسنے یہ کہہ کر سسکیاں لے کر رونا شروع کر دیا

.ہنال کو اس لڑکی سے بہت ہمدردی محسوس ہو رہی تھی

ہالہ، میری بات سنیں، اللہ نے آپکو ہر قسم کے نقصان سے بچا لیا، کیا یہ آپ کیلئے کافی" نہیں ہے، بھول جائیں سب اور یہ رونا دھونا بند کریں پلیز." ہناک نے اسے تھپکی دی .تو وہ اسکے بازو پر سر رکھ کہ اور بھی شدت سے رونے لگی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہنال کے لئے اسے چپ کروانا بہت مشکل تھا، کئی دفعہ بہت حساس ہونا آپ کے لئے .جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے

وہ اسے ایک بار رو لینے دینا چاہتی تھی، تاکہ اسکا دل کا غبار کم ہو، اسی لئے اسکی پشت .سہلانے لگی

وہ ابھی ابھی ہنال کی جیکٹ پہنے ہوئی تھی اور ہنال صرف سکائے بلیو شرٹ میں تھی جسکی آستین پوری تھی.

بس کریں لڑکی، آپ سیلاب لائیں گی کیا آج." ہنال اسے سیدھا کر کے بیٹھاتے" ہوئے بولی تو اسکے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی.

ہنال نے بھی اسے مسکراتا دیکھ کر شکر ادا کیا.

کہ تبھی فخر دروازہ ناک کر کے اندر آیا.

ہالہ فخر کو آتا دیکھ کر ہنال کی اوٹ میں چھپنے لگی.

ارے مس، میں اینا کونڈا نہیں ہوں، آپ ڈریں نہیں." فخر نے دانت نکالتے ہوئے" کہا اور کھانے کی ٹرے بیڈ سے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دی.

سوری کیپٹن، یہ محترمہ کے لئے کھانا بھجوایا ہے میجر نے، اور کہا ہے کہ جلد سے جلد"

انسے انکے گھر کا پتہ معلوم کریں تا کہ انہیں انکے گھر چھوڑ کے آسکیں." فخر نے ہنال کے پیچھے چھپی ہالہ کو دیکھ کر کہا.

...پر فخر کی بات پر ہالہ کے رکے ہوئے آنسو پھر سے بہنے لگے

ہنال نے پیچھے مڑ کر ہالہ کو دیکھا جو پھر سے رونے لگی تھی، اسکو تو ٹھیک سے تسلی دینا بھی نہیں آتا تھا.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پپ پر، میرا تو کوئی گھر نہیں ہے، مام ڈیڈ کا بچپن میں انتقال ہو گیا تھا، مجھے میری نانو نے پالا تھا پر انکی ڈیتھ کے بعد مامی نے مجھے گھر سے نکال دیا تھا، مم... میں تب سے ہاسٹل میں تہ رہی ہوں پپ پر وہاں بہت گندے لوگ ہیں، وہ وارڈن مجھے زبردستی ڈر گزدیتی ہے، مجھے نہیں جانا وہاں، پلیز مجھے اس جہنم میں واپس نہ چھوڑ کر آئیں....." ہالہ نے سسکیاں بھرتے ہوئے کہا اور آخر میں ہناک کا ہاتھ تھام کے اس

.سے منت کرتی وہ کوئی چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی

.سہی کہتے ہیں لوگ، ماں باپ کے بغیر بچے رل جاتے ہیں

.فخر نے خود کو ملامت کی کہ کیوں اسکے سامنے یہ بات کہہ دی

"کہیں نہیں جانے دیں گے آپکو، ادھر میری طرف دیکھیں، ہالہ آپکو کسی ایسی جگہ نہیں چھوڑیں گے ہم، جہاں آپکو خطرہ ہو۔" ہنال کی بات پہ ہالہ نے آنسوؤں سے لبا لب بھری آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا.

"لیکن میری کچھ شرطیں ہیں۔" ہنال کے کہنے پر ہالہ کو دل ڈوبتا محسوس ہوا تو وہیں فخر کو بھی حیرت ہوئی کہ یہ کون سی شرطوں کی بات ہو رہی ہے.

"میری شرط یہ ہے کہ، آپ اب نارمل ہو جائیں اور جا کر فریش ہوں پھر یہ سارا کھانا

ختم کریں ورنہ میں میجر سے کہہ دوں گی کہ آپکو واپس چھوڑ آئیں۔"ہنال نے اسکے ڈر کا فائدہ اٹھایا۔

اسکے کہتے ہی ہالہ فوراً اسے بیڈ سے نیچے اتری اور جلدی سے واشروم میں گھس گئی، جیسے اسے واقعی ڈر ہو کہ وہ اسے وہاں چھوڑ آئیں گے۔

فخر نے مسکرا کر واشروم کے بند دروازے کو دیکھا۔

کیپٹن آپ آ جائیں، میجر کو انفارم کر دیتے ہیں۔"فخر اس سے کہتا روم سے باہر نکل گیا" تو ہنال بھی اسکے پیچھے ہو لی۔

نماز پڑھ کہ بھی جو لوگ خدا کے نہ ہوئے

تجھے وہ لوگ، ہمارے دکھائی دیتے ہیں؟

.عاشر اور کوبرا کو بے ہوش کر کے کسی اندھیرے کمرے میں بند کر رکھا تھا

.انکے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے، منہ پہ بھی پٹی بندھی ہوئی تھی

کوبرا نے نیم وا آنکھوں سے اندھیرے میں ادھر ادھر دیکھا تو اسکی ٹانگ کسی وجود سے ٹکرائی، بلب کی روشنی میں تھوڑا غور کرنے سے اسے پتہ چلا کہ وہ بے ہوش پڑا وجود .عاشر کا ہے

.اسنے غصے کے مارے ایک زوردار لات ماری پر اسکے وجود میں کوئی جنبش نہیں ہوئی

.آگے پیچھے دیکھنے پر اسکی نظر سامنے دیوار پر لگی ایک تصویر پر پڑی

.جسے دیکھتے ہی اسکے رونگٹے کھڑے ہو گئے

"Don't search me I'm invisible,

I'm a silent ghost man, i've a humble personality know by many faces, Nobody can find out my identity, because i'm invisible & invincible.

But

But, if you try to harm my homeland, my nation

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

I'll prove lethal for you.

The unknown - ISI."

اس تصویر پہ لکھے یہ لفظ اسکی موت کا پروانہ تھے،

.وہ اس وقت سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا کہ آگے اسکے ساتھ ہونے کیا والا ہے

...اسکا کھیل چند منٹوں میں ختم ہونے والا تھا

نہ اشارہ نہ کنایہ نہ تبسم نہ کلام

پاس بیٹھے ہیں مگر دور نظر آتے ہیں

ہنال جب نیچے روم میں پہنچی تو باقی سب وہاں پہلے سے ہی جمع تھے،اسنے دروازے پر دستک دی توسب نے مڑ کر دروازے میں کھڑی ہناک کو دیکھا،

وائٹ فل سلیو شرٹ کے ساتھ وائٹ جینز پہنے،گلے میں وائٹ سکارف ڈالے بالوں کا جوڑا بنائے جس میں سے کچھ لٹیں چہرے پہ جھول رہی تھیں وہ اجازت کے لئے کھڑی تھی .

.اسے دیکھ کہ ضرار نے بے ساختہ نظریں جھکائیں اور اندر آنے کی اجازت دی

.وہ بھی چلتی ہوئی آکر اپنی محسوس نشست پر بیٹھ گئی

وہ ان سب کو ہالہ کا ایک ایک لفظ بتا چکی تھی،اب انہیں اسکے متعلق بھی کوئی فیصلہ لینا

تھا،اسد اس لڑکی کی انفارمیشن نکلوا چکا تھا تو اسکے بیان کے بلکل عین مطابق ہی تھی،
.مطلب وہ سچ بول رہی تھی

میجر ضرار خود سے اسے رکھنے پر فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا، تبھی چیف کو فون ن ملایا اور ہالہ
.کے بارے میں سب سچ بتا دیا اور اب ان کے فیصلے کے انتظار میں تھا

ہمممم،میرے خیال سے بچی کے لئے تم لوگوں کے ساتھ رہنا ہی بہتر ہے،ایسے وہ"
محفوظ بھی رہے گی اور جہاں تک رہی بات تم سب کی پہچان کی تو یہ کافی ہے کہ تم لوگ
آرمی آفیسرز ہو اس سے آگے کچھ ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں."کرنل وحید کی بات
پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا تھا

.کیونکہ یہ انکا آرڈر تھا،جو انہیں ہر حال میں ماننا تھا

.ضرار نے اوکے چیف، کہہ کر بات ختم کی اور اپنی ٹیم کی طرف دیکھا

."ہم سمجھ گئے میجر۔" اسکے بولنے سے پہلے ہی سب نے ایک ساتھ کہا

.ضرار نے مسکرا کر انکی طرف دیکھا

اوکے، آپ سب جا کر تھوڑا ریسٹ کر لیں اور کیپٹن ہنال! مس ہالہ ہماری مہمان" ہیں، وہ آپ کے ساتھ ہی رہیں گی اور آپ انکا خیال رکھیں گی۔" ضرار نے بغیر ہنال کی .طرف دیکھے عام سے لہجے میں کہا تو ہنال نے سر ہاں میں ہلایا

اور وہ سب ایک ایک کر کے روم سے باہر نکل گئے اور ضرار اپنا دکھتا سر پکڑ کے بیٹھ ..گیا

رات اپنے پر پھیلائے بیٹھی تھی، سیف ہاؤس میں مکمل خاموشی کا راج تھا مگر سب

جاگ رہے تھے، ہر کوئی اپنے آنے والے وقت کے لئے پُرسوچ، بستر پر کروٹیں بدل رہا تھا.

ان سب میں ایک فرد کا اضافہ ہو گیا تھا جسے سب نے قبول کر لیا تھا.

ہنال جو آنکھیں موندے صوفے پر سر ٹکا کر بیٹھی تھی، ذرا سی آہٹ پر چونک کر آنکھیں کھولیں، آخر انٹیلیجنس سے تعلق رکھنے والی لڑکی تھی.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سامنے ہالہ سنگل بیڈ پر ٹانگیں نیچے لٹکا کر بیٹھی انگلیاں مروڑ رہی تھی.

"کیا ہوا کچھ چاہیے آپکو؟" ہنال نے مسلسل اسے چپ بیٹھے دیکھا تو بول اٹھی.

"وہ.. وہ می. میں کہہ رہی تھی کہ آپ کیسے سوئیں گی، آپ ادھر بیڈ پہ آجائیں میں صوفے پر چلی جاتی ہوں." ہالہ نے سرگوشی سے بھی کم آواز میں کہا مگر ہنال سن چکی

تھی.

دیکھیں ہالہ، یہ کوئی فلم یا ڈرامہ نہیں ہے جہاں آپ بیڈ پہ اور میں صوفے پہ والا سین" چل رہا ہے، میں یہیں کمفرٹیبل ہوں، ویسے بھی کئی کئی راتیں ہم جاگتے گزارتے ہیں، آپ فکر نہ کریں اور سو جائیں شاباش، میں یہیں ہوں." ہنال نے اسے پچکارتے ہوئے کہا تو وہ ہونٹ چباتی کمفرٹر اوڑھ کے لیٹ گئی.

ہنال کو جب یقین ہو گیا کے وہ سو چکی ہے تو آرام سے صوفے کی پشت سے اپنی جیکٹ اٹھا کر کمرے کا دروازہ ہولے سے بند کرتی باہر نکل گئی.

لاؤنج میں مکمل سناٹا تھا، وہ قدم قدم اٹھاتی سیڑھیوں سے نیچے اتری اور تھری سیٹر صوفے پر لمبائی کے رخ لیٹ گئی، اپنی جیکٹ کو اوپر ڈال کر بوٹس پہنے پاؤں صوفے سے نیچے لٹکائے اسنے آنکھیں بند کر لیں.

اسے اس وقت آرام کی ضرورت تھی.

.آجکل نیند اور قسمت دونوں ہی ہنال وحید پر مہربان تھیں

رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب میجر ضرار کے سر میں درد سے ایک ٹیس اٹھی تو وہ .کراہ کر نیند سے جاگا تھا، یا شاید وہ سویا ہی نہیں تھا

اسنے دراز میں سے سر درد کی دوا نکالی اور جگ کی طرف ہاتھ بڑھایا پر وہ خالی تھا، کوفت .سے وہ بستر سے اترا اور اب اسکا رخ کچن کی جانب تھا

ابھی وہ دوسری سیڑھی پر ہی تھا جب نظر صوفے پر ٹانگیں نیچے لٹکا کر لیٹی ہنال پر پڑی، وہ صبح والے حلیے میں ہی موجود، معصومیت چہرے پر سجائے سیدھا ضرار کے دل میں اتر رہی تھی، وہ اپنے آنے کے مقصد کو بالکل فراموش کئے ہوئے اسکی جانب بڑھا اور .بالکل اسکے سامنے والے صوفے پر ٹک گیا

.ہنال کے چہرے کا سکون اور شفافیت اسے اور حسین بنا رہا تھا

لیکن وہ کسی اور سے محبت کرتی ہے، وہ اسکی نہیں ہو سکتی، یہ سوچ کر ہی میجر ضرار کے دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی.

کتنا تکلیف دہ ہے نہ کہ جس سے آپ محبت کرتے ہوں وہ کسی اور کی محبت میں گرفتار ہو.

میجر ضرار کو ابھی بھی وہ وقت اچھے سے یاد تھا جب چیف نے اسکو یہ مشن سونپا تھا، اسکی ٹیم کے تمام لوگ اسکے لئے نئے تھے، پر ہنال کو لے کر اسکا دل ہمیشہ عجیب انداز میں دھڑکتا تھا، ہنال اسکے جذبات سے ناواقف تھی. ان چھ ماہ میں نجانے اسنے کتنی بار خود سے یہ عہد کیا تھا کہ وہ اس سے اپنی محبت کا اظہار کرے، لیکن پھر جب وہ سامنے آتی تو اس میں ہمت نہ ہوتی کہ اس سے بات کر سکے، میجر ضرار جسے بڑے بڑے دہشتگرد اور سمگلر نہ ہرا سکے تھے، وہ آج محبت میں مات کھا گیا تھا.

اپنے چہرے پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کر کے ہنال نیند میں کسمسائی تھی.

کروٹ لینے پر اسکا رخ اب بالکل ضرار کی جانب تھا.

دنیا جہان کی معصومیت چہرے پر سموئے وہ سامنے والے کے زخم ادھیڑ چکی تھی، جو شاید اسکے مرہم لگانے کا ارمان لئے بیٹھا تھا،

.میجر ضرار میں مزید اسکے سامنے بیٹھنا مشکل ہو گیا تھا

"کاش، کاش کہ تم سمجھ سکتی کہ تم میرے لئے کیا ہو." ضرار کی گھمبیر آواز لاؤنج کی خاموشی میں گونجی تھی،

ایک سرد آہ بھر کے وہ وہاں سے اٹھا تھا اور واپس اپنے کمرے میں چل دیا، سر درد تو .کب کا ختم ہو گیا تھا

.اسنے ایک نظر جاتے ہوئے ضرار کی پشت پر ڈالی اور واپس آنکھیں موند لیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے کمرے میں بند پورا دن گزر چکا تھا، مگر کوئی نہیں آیا تھا، پیاس کی شدت سے جیسے حلق میں کانٹے اگ آئے تھے، بھوک نے حال بے حال کر دیا تھا.

پر انہیں وہاں لا کر پھینکنے والوں نے مڑ کر نہیں دیکھا تھا.

عاشر نے دو تین بار کراہ کر آنکھیں کھولی تھیں اور پھر بے سودھ ہو گیا تھا،

کو برا بھی اپنی موت آپ مر رہا تھا، ہزاروں لڑکے لڑکیوں کی زندگی برباد کرنے کی یہ سزا تو بالکل معمولی تھی.

اللہ نے ظالم کی رسی دراز ضرور کی تھی، پر اس کی لاٹھی بے آواز ہے.

رات کے پہر جہاں لوگ اپنے کام ختم کر کے اب سکون کی نیند سو رہے تھے، وہیں کچھ لوگ اس تاریکی کا فائدہ اٹھا کر اسکی آڑ میں اپنا کالہ کاروبار چمکا رہے تھے.

یہ منظر کسی کلب کا تھا، جہاں اس وقت موسیقی کی دھن پر ناچتے عریاں وجود، نشے میں دھت خود سے بیگانے ہوئے پڑے تھے.

لڑکے لڑکیاں شراب کے گلاس ہونٹوں سے لگائے کسی الگ ہی دنیا میں پہنچے ہوئے تھے.

ایک دوسرے کی باہوں میں باہیں ڈالے، لڑکھڑاتے اور فحش حرکتیں کرتے وہ عجیب لطف میں تھے.

اس سب سے دور، کلب کے بالکل کونے والے ٹیبل پر دو سوٹڈ بوٹڈ آدمی آپس میں محوِ گفتگو تھے.

وہ سب تو ٹھیک ہے جیکی، پر ایک بات کی سمجھ نہیں آتی!" پینتالیس سالہ آدمی نے" سامنے بیٹھے جیکب سے کہا تو شراب کا گھونٹ گھونٹ اندر اتارتا جیکب تھوڑا بے آرام ہوا تھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کیا؟" جیکب نے بیزاری سے کہا"

تمہارا باس عورتوں سے اتنا بھاگتا کیوں ہے؟" اسکی آواز کافی دھیمی تھی".

کیا کرو گے جان کر؟" جیکب نے تیوری چڑھائی"

ارے ہم نے کیا کرنا ہے؟ تجسس کے مارے پوچھ لیا، بتاتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ ہم" کیا بگاڑ سکتے ہیں کسی کا." اسنے بات کو تمسخر میں اڑایا.

ہمممم، زی کی ذات ایک بھول بھلیا کی طرح ہے، ایک راستہ عبور کر کے کنارے تک" پہنچو تو پتہ چلتا ہے کہ میں تو کہیں گیا ہی نہیں، بلکہ اسی رستے کے پہلے قدم پہ کھڑا ہوں.

اسے جتنا جانو گے وہ اتنا پوشیدہ ہوتا جائے گا، جانتے ہو زیدی وہ اتنا درندہ صفت کیسے بن گیا،

کیسے جانتے ہو گے، میں بتاتا ہوں،

وہ ایک نارمل ایک عام انسان تھا، لیکن اسکی ماں نے اسے ایسا بننے پر مجبور کر دیا، اسنے پہلا قتل اپنی ماں کا کیا تھا وہ بھی چھ سال کی عمر میں، اسکی ماں نے اسکے باپ کی دولت اور وجاہت کے لیے اس سے شادی کی مگر شادی کے تین سال بعد اور زی کی پیدائش کے ایک سال بعد اسکا باپ ایک ایکسیڈنٹ میں اپاہج ہو کر بستر سے لگ گیا، اور اسکی

بیوی کو تو مانو کھلی آزادی مل گئی، زی کو تو وہ جیسے اچھوت سمجھتی تھی، بھلا اپنی سگی اولاد کو کوئی یوں دھتکارتا ہے، خیر،

.اسنے ہمیشہ زی کو ٹھکرایا

.کئی کئی راتیں وہ باہر گزار کر گھر آتی تھی، پر اسکا شوہر بے بس تھا

ایک چھے سال کے بچے کے کچے ذہن پر اس سب نے ایسی چھاپ چھوڑی جو آج تک نہ .مٹ سکی

ایک رات اپنے کسی عاشق کی باہوں میں جھولتی ہوئی اسکی ماں گھر آئی، غیرت مند باپ کی اولاد تھا وہ، باپ کے کمرے سے پسٹل اٹھایا اور اپنی ماں اور اسکے عاشق کو ہمیشہ .کے لئے امر کر دیا

چھے سال زیدی چھے سال کا بچہ، اپنے ہاتھ سے دو لوگوں کو قتل کر کے اپنے گھر سے بھاگ گیا، کسی معمولی سے اچکے نے اسے اپنے ہاں پناہ دی تھی، کچھ سال چوریاں .ڈکیتیاں کرتا رہا اور پھر باقاعدہ انڈر ورلڈ میں آیا

.اس دوران اسکا باپ بھی مر گیا تھا

ایک عورت، آج اتنی عورتوں کی گود اجڑنے کی وجہ بنی، اسنے زی کو درندہ بنا دیا جو نجانے کتنی ماؤں کے بیٹے نگل گیا، وہ غلط نہیں ہے زیدی، یہ دنیا ایسی ہی ہے، ظالم."

جیکب نے اپنی آنکھ میں آئے ایک آنسو کو بڑی بے دردی سے کچلا اور اپنا کوٹ اٹھا کر وہاں سے چلا گیا.

اسنے ایک بار مڑ کر بھی سن سے بیٹھے زیدی کو دیکھنے کی غلطی نہیں کی.

عورت ہی ہے جو کئی نسلیں سنوارتی ہے اور عورت ہی ہے جو کئی نسلیں تباہ کر دیتی ہے.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

o o

کرشن تمہیں پتہ ہے نہ کے اب ہم زیادہ سمے (وقت) نہیں لے سکتے، جلد سے جلد کام ختم کرو، ورنہ ہم تو کیا ہماری چِتا بھی ہندوستان نہیں پہنچ پائے گی." مارتھا نے

.پریشانی سے ماتھے پر آئی چند پسینے کی بوندیں صاف کیں

لیکن تمہیں کیوں لگتا ہے کہ انکو ہماری خبر لگ گئی ہے؟"کرشن دیو نے خود کو نارمل" .کرتے پوچھا

ہمارے سسٹم میں ایک چِپ ملی ہے مجھے،وہ لوگ ہمارے ہر پلین پہلے سے جانتے" تھے کیا اب بھی تمہیں کچھ پوچھنا ہے؟"مارتھا کے تڑخ کر کہنے پر اسے واقعی چپ لگ .گئی تھی

میری بات سنو مارتھا،اب ہم رابطے میں نہیں رہیں گے،میں جلد ہی وہ فائل لے کر" بلوچستان میں ملوں گا."کرشن دیو عرف حامد نے کہہ کر فون کھٹ سے بند کیا اور مارتھا .کرشن کرشن چلاتی رہ گئی

.انکا وقت بھی پورا ہونیوالا تھا

ایک نئے دن کا سورج طلوع ہوا تھا، جو کافی لوگوں کی زندگی کی ایک نئی شروعات لے کر آیا تھا، گلاس ڈور سے چھن کے آتی ہوئی روشنی سے اسنے آنکھیں کھولی تھیں.

آگے پیچھے کا منظر نامانوس تھا، وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کے بیٹھی تھی، کمرا خالی تھا، ہنال بھی صوفے سے غائب تھی.

دیوار پہ لگی گھڑی دس پندرہ پہ کھڑی تھی.

"ہائے میرے للہ میں اتنی دیر کیسے سو سکتی ہوں، کیا سوچ رہے ہوں گے کہ کل کیسے بے ہوش ہوتی پھر رہی تھی اور اب کیسے گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہی ہے، یا اللہ میں

اٹھی کیوں نہیں۔"ہالہ خود کو کوستی بیڈ سے اتری اور واشروم میں فریش ہونے گھس گئی۔

فریش ہو کر باہر آئی تو سامنے الماری پہ نسب آئینے میں اپنا عکس دیکھ کر رک گئی۔

وہ اس وقت براؤن کلر کی گھٹنوں سے تھوڑا نیچے آتی قمیض کے ساتھ وائٹ کیپری پہنے ہوئے تھی جسکی آستین پھٹی ہونے کے باعث اس نے ہنال کی لیدر جیکٹ قمیض پر پہنی ہوئی تھی اور سکارف بھی ہنال سے ہی لیا تھا،
سفید گندمی رنگت، بھوری آنکھیں جو سوجی ہوئی تھیں، خشک ہونٹ، بکھرے بال،

کہاں کیپٹن ہنال کہاں میں۔"اسنے نہ چاہتے ہوئے بھی اپنا موازنہ ہنال سے کیا"۔

ایک دن میں وہ کیا سے کیا ہو گئی تھی۔

ڈریسنگ کے سامنے جا کر اسنے بال برش کئے اور خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر نیچے

.چل دی

.انگلیاں مروڑتی ہوئی وہ کافی پزل لگ رہی تھی

.اسنے اوپر کھڑے کھڑے ہی نیچے جھانکا تو سب وہیں براجمان تھے

.خود کو کمپوز کرتی وہ لاؤنج میں آئی پر کسی نے بھی اسکی آمد کا نوٹس نہیں لیا

فخر اور اسد اس وقت کچن میں تھے، میجر ضرار، اسفند اور خضر ایل ای ڈی پر چلتی نیوز کی طرف متوجہ تھے تو وہیں سنگل صوفے پر ہنال گود میں لیپ ٹاپ رکھے بیٹھی کام کر رہی تھی،

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

السلام علیکم!" ہالہ نے کپکپاتی آواز میں سلام کیا تو ایک بار تو سب انجانی آواز پر چونکے "

.تھے

.ہنال نے بھی لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر کنفیوز سی کھڑی ہالہ کو دیکھا

.ان سب کے اسکی طرف دیکھنے پر وہ اور کنفیوز ہو گئی

وعلیکم السلام! اٹھ گئیں آپ، کھڑی کیوں ہیں، آئیں بیٹھیں." ہنال نے خوشدلی سے "
سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا اور صوفے سے اٹھ کر ہالہ کو بیٹھنے کی جگہ دی کیونکہ
.تھری سیٹر پر وہ تینوں براجمان تھے

.سلام کا جواب دے کر باقی سب بھی اپنے سابقہ مشغلوں میں مصروف ہو گئے تھے

سوری وہ پتہ نہیں کیسے میں اتنی دیر سوتی رہی." ہالہ نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے اس میں سوری والی کیا بات ہے، ویسے بھی آپکو ریسٹ کی ضرورت تھی." """
ہنال اسکی ہچکچاہٹ دور کرتے ہوئے بولی اور خود لیپ ٹاپ ٹیبل پر رکھ کے نیچے
.کارپٹ پہ ہی بیٹھ گئی

اسکی حرکت پر سب دنگ رہ گئے تھے، کیونکہ وہ سب اوپر صوفے پر چڑھے ہوئے تھے
اور ہنال انکے پاؤں کے برابر بیٹھی ہوئی تھی، اسکے لئے یہ کوئی بڑی بات نہیں تھی وہ

.مکمل طور پر ہالہ کی طرف متوجہ تھی

"آ....آپ زمین پر کیوں بیٹھ گئیں، پلیز آپ یہاں آجائیں ایسے اچھا نہیں لگتا." ہالہ
.نے فوراً سے کھڑے ہوتے کہا تو ہنال کا دل چاہا کے اپنا سر پیٹ لے

"""بیٹھیں واپس، اور ایک دن اسی زمین میں جانا ہے تو زمین پہ بیٹھنے میں کیسی ہتک!
.ہنال نے ایک جملے میں اسے لاجواب کر دیا تھا. باقی سب کو بھی اسکا جواب مل گیا تھا

"آپ بتائیں بریک فاسٹ میں کیا کھائیں گی." ہنال نے مسکراتے ہوئے نرمی سے
.پوچھا

"مجھے بھوک نہیں ہے." ہالہ نے جیسے بات ہی ختم کر دی.

ایسے کیسے نہیں ہے بھوک، بلکہ ایک کام کریں وہ سامنے کچن ہے، جائیں اور جا کر" بریک فاسٹ کریں شاباش اور خود کو مہمان سمجھنا چھوڑ دیں، اب آپکو یہیں رہنا ہے .اوکے، ناؤ گو!" ہنال نے اسے پچکارتے ہوئے کہا تو مجبوراً وہ اٹھ گئی

جبکہ اسکے اس طرح کہنے پر پیچھے صوفے پر بیٹھے میجر ضرار کے لبوں پہ مسکراہٹ آئی .تھی جسے وہ بڑی مہارت سے چھپا گیا

ہنال بھی دوبارہ سے لیپ ٹاپ کی جانب جھکی تھی پر اسکے موبائل نے بیپ کی تو وہ اسکی .طرف متوجہ ہوئی

.جہاں عائق کا واٹس ایپ میسج جگمگا رہا تھا

.میجر ضرار کی بھی ایک غیر ارادی نظر سکرین پر گئی تھی اور پھر پلٹنا بھول گئی

".یہ دیکھو، تمہاری ہونیوالی بھابھی، ایمان"

میسج کے آخر پر ایک دل والا ایموجی بھی تھا

.ساتھ ہی نیچے ایمان کی تصویر تھی، بلاشبہ وہ بہت پیاری تھی

میجر ضرار کو ایک الجھن نے آن گھیرا تھا، اور لفظ تمہاری بھابھی نے تو جیسے اسے کچھ بولنے کے قابل نہیں چھوڑا تھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اب ہنال کے جواب کا انتظار کر رہا تھا

.ہنال نے مسکرا کر جواب ٹائپ کرنا شروع کیا

"ماشاللہ، بہت پیاری ہے، مجھے کب ملوا رہے ہو پھر؟" ہنال نے صدق دل سے انکی جوڑی سلامت رہنے کی دعا کی.

.بہت جلد. "اسکا جواب ملنے پر ہنال مسکرائی اور فون سائیڈ پہ رکھ دیا"

میجر ضرار کو ایک انجانی سی خوشی محسوس ہو رہی تھی پر پھر بھی وہ ہنال سے ایک بار
.پوچھنا چاہتا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.ہنال آپکو ایک فائل کا بولا تھا. "میجر ضرار نے کچھ سوچ کر اسے مخاطب کیا"

جی وہ میرے روم میں ہے. "ہنال نے اپنے پیچھے سے آتی آواز کے تعاقب میں دیکھ "
.کر کہا

اوکے تو پھر آپ ایسا کریں وہ فائل مجھے میرے روم میں دے جائیں، مجھے اسے ایک "
لاسٹ بار سٹڈی کرنا ہے. "ضرار نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا اور اوپر روم میں چلا

.گیا

.ہنال نے بھی جی کہہ کر سر ہلایا اور لیپ ٹاپ آف کر کے اٹھ گئی

.باقی دونوں انکی جانب متوجہ نہیں تھے

o o

کچن کے دروازے میں کھڑی وہ عجیب شش و پنج میں گھری تھی کہ اندر جائے یا نہیں اور جاتی بھی کیسے جناب فخر اور اسد دونوں نے کچن کو اکھاڑا بنا رکھا تھا اور خود کسی بات پر بحث میں مصروف تھے.

وہ چپ چاپ اندر گھسی اور فریج میں سے فروٹس اور جوس کا گلاس نکال کر وہیں چیئر کھینچ کر بیٹھ گئی، اسد اور فخر کی بحث وہ کافی دلچسپی سے سن رہی تھی .

.اور ان دونوں کو ایک دوسرے سے فرصت ملتی تو وہ ہالہ کو دیکھتے

جب میں کہہ رہا ہوں ابھی پانی نہیں ڈالنا تو کیوں ڈالا تو نے." فخر ہاتھ میں چمچہ پکڑے"
.لڑاکا عورتوں کی طرح اسد پہ برس رہا تھا

کیونکہ پہلے پانی ڈالتے ہیں اور بعد میں چاول ڈالتے ہیں." اسد نے بھی دوبدو جواب"
.دیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.پہلے چاول ڈالتے ہیں!" فخر کسی صورت پیچھے نہیں ہٹ رہا تھا"

.نہیں پانی ڈالتے ہیں پہلے!" اسد بھی بھرپور اپنا دفاع کر رہا تھا"

".چاول"

"پانی"

وہ دونوں ایک دوسرے کا سر پھاڑنے ہی والے تھے جب کسی کے کھلکھلانے کی آواز پر چونکے.

ہالہ کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا تھا،ان دونوں کے ایکسپریشن ہی ایسے تھے جیسے پانی پت کی جنگ لڑی جا رہی ہے.

ہالہ کو یوں ہنستا دیکھ کر وہ دونوں بھی ہنسنے لگے.

"ہالہ نے ہنسی کو روک لگاتے ہوئے کہا، کتنے کیوٹ ہیں آپ، قسم سے ہنس ہنس کے پیٹ میں درد ہو گیا.

.اسکی کیوٹ والی بات پر فخر کی بتیسی نکل آئی جبکہ اسد نے صرف مسکرانے پر اکتفا کیا

آپ بھی بہت کیوٹ ہیں." فخر نے دانت نکالتے ہوئے کہا تو اسد نے کہنی زور سے "
.اسکے پیٹ میں ماری تو وہ کراہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.ہالہ کی مسکراہٹ بھی سمٹی تھی اور اسنے بس فخر کو گھورنے پر ہی اکتفا کیا

ہٹیں آپ دونوں یہاں سے مجھے دیکھنے دیں کہ آپ کر کیا رہے تھے؟" ہالہ نے ان"
دونوں کو سائیڈ پر کرتے ہوئے کہا تو ان دونوں نے تابعداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے
.اسے جگہ دی

جب وہ معائنہ کر کے پیچھے ہٹ گئی تو اسد اور فخر دونوں ہی اسکے چہرے کو بہت غور سے دیکھ رہے تھے جیسے پوچھ رہے ہوں کہ ہم نے ٹھیک بنائے ہیں یا گئے چاول پانی میں 😁.

.ہالہ نے بھرپور سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں دیکھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پانی کس نے ڈالا ہے؟"ہالہ نے آبرو اچکا کر پوچھا"

"اسنے.....اسنے"

.دونوں کی انگلیاں ایک دوسرے کی جانب اٹھی تھیں

.حالانکہ وہ جانتی تھی کے پانی اسد نے ڈالا تھا،انہیں دیکھ کر بمشکل ہالہ نے ہنسی ضبط کی

.کوئی حال نہیں آپکا."مسکرا کر کہتی وہ کچن سے باہر جانے لگی تو فخر نے اسے روکا"

ہالہ!بتا کر تو جائیں."فخر نے اسکے مسکراتے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے"

.ہوئے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.کیا؟؟؟"ہالہ نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا"

.پانی ڈالنا تھا یا نہیں."اسکی بات پر وہ پھر سے کھلکھلا کر ہنسی تھی"

جی ڈالنا تھا،اب ڈیسائیڈ کر لیں کس نے ڈالا تھا."مسکرا کر کہتی وہ کچن سے باہر نکل"

.گئی

ہائے یہ مسکراہٹ." فخر نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا"

اوئے مسٹر مجنوں، دفعہ ہو سلاد کاٹ، میں ٹھیک کہہ رہا تھا اور تو غلط، بول نا اب پھر """

.اسد نے فخر کو دھپ رسید کر کے کہا تو اسنے منہ بسورا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں جانتا ہوں کہ میں غلط ہوں پر بحث کرنا تو بنتا ہے نا." اور وہ فخر ہی کیا جو سدھر "

.جائے

.اسد نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا

وہ سب ایک دوسرے کے لئے جیتے تھے ایک دوسرے کی خوشیوں کی پرواہ کرتے

.تھے

.اور یہی بات تو انکو کئی لوگوں سے برتر بناتی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دروازے پر دستک کی آواز ابھری تو فائلوں اور چارٹس میں سر گھسا کر بیٹھے ضرار نے دروازے کی جانب دیکھا تھا، جہاں ہنال ایک کالی فائل تھامے اجازت کی منتظر تھی.

"اسنے خوشدلی سے اجازت دی اور پھر سے فائلوں میں سر گھسا کر بیٹھ آجائیں پلیز. گیا.

میجر یہ فائل... میں نے کافی بار سٹڈی کیا ہے اسے سب کچھ ٹھیک ہے، آپ دیکھ" .لیں." ہنال نے فائل اسکی جانب بڑھائی

لائیں دیکھائیں میں دیکھ لیتا ہوں." ضرار نے اس سے فائل لیتے ہوئے کہا تو وہ فائل" .اسے تھما کر ایک سائیڈ پہ کھڑی ہو گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کھڑی کیوں ہیں، بیٹھ جائیں." کافی دیر ہنال کو یونہی کھڑا دیکھ کر اسنے بولا تو وہ سر" .ہلاتی وہیں چیئر پر ٹک گئی

ہمممم، کافی شاطر ہیں یہ لوگ، انکو معلوم ہو گیا ہے چِپ کے بارے میں، تبھی تو اس" فائل میں کچھ بھی مشکوک نہیں ہے." ضرار نے ماتھے پر انگلی ٹکا کر پر سوچ لہجے میں .کہا

مجھے بھی یہی لگتا ہے، انکے درمیان کافی وقت سے کوئی رابطہ بھی نہیں ہوا، شاید وہ " جان گئے ہیں کہ ہم زی کی آڑ میں انہیں ڈبل کراس کر رہے ہیں." ہنال نے اپنے ذہن میں چلتی بات کہی.

لیکن مجھے نہیں لگتا انہیں زی کے بارے میں کچھ معلوم ہوا ہے اگر ایسا ہوتا تو " دوسری طرف سے ہمیں خبر مل گئی ہوتی." ضرار نے ہنال کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو اسنے سمجھ کر سر ہلایا.

اب ہنال چیئر پر بیٹھی آگے پیچھے اسکے کمرے کا جائزہ لے رہی تھی، اسے یوں اپنے کمرے کا معائنہ کرتا دیکھ کر ضرار مسکرایا تھا.

ہمت کر کے اسنے ہنال کو اس بات کے لیے مخاطب کر ہی لیا جو وہ کب سے پوچھنا چاہ رہا تھا.

."ہنال ایک بات پوچھوں؟"میجر ضرار کی بات پر کمرے کا جائزہ لیتی ہنال چونکی تھی"

."جی پوچھیں."ہنال کو اسکا لہجہ عجیب لگا تھا"

میں جانتا ہوں کے یہ آپکی پرسنل لائف ہے لیکن پھر بھی پوچھ رہا ہوں....عائق"
."کون ہے؟"ضرار تھوڑا ہچکچا رہا تھا کہ نجانے وہ کیسا ریکٹ کرے

اسکے سوال پر پہلے تو ہنال حیران ہوئی لیکن پھر رات کا منظر اسکی آنکھوں کے سامنے
.لہرایا

(.کاش،کاش تم سمجھ سکتی کہ تم میرے لئے کیا ہو)

ہنال تو تب ہی نیند سے جاگ گئی تھی جب اسے کمرے کا دروازہ بند ہونے کی آواز آئی، اور جب میجر ضرار اسکے سامنے والے صوفے پر آ کر بیٹھا تھا تب بھی وہ جاگ رہی تھی، بس آنکھیں موندے لیٹی تھی.

اب اسے سب سمجھ آنے لگا تھا، اسکے کمرے کا دروازہ کھلا ہونا، یقیناً ضرار نے ہنال اور کرنل وحید کی باتیں سنی تھیں اور پھر اسکا اکھڑا اکھڑا رویہ، اور اب عائق کے بارے میں پوچھنا.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آئی ایم سوری، اگر آپ نہیں بتانا چاہتیں تو اٹس اوکے، میری آج ایک غیر ارادی طور پر آپکی اور عائق کی چیٹ پر نظر پڑ گئی تھی تو سوچا پوچھ لوں." کافی دیر ہنال کو چپ پا کر ضرار نے خود سے ہی معافی مانگ لی اور دل میں خود کو ملامت کی تھی.

"عائق آفندی، میرے بابا لیفٹیننٹ کرنل وحید عالم کے فیملی فرینڈ کے بیٹے ہیں،"

ٹریننگ کے بعد ایک کورس میں ہم دونوں ساتھ تھے کافی عرصہ ایک ساتھ گزارا ہے ہم نے اور جو چیٹ کل آپ نے پڑھی اس میں وہ مجھے اپنی ہونیوالی بیوی کے بارے میں بتا رہا تھا، اور کچھ ؟" ہنال نے تحمل سے اسے بتایا لیکن ضرار پر تو جیسے حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے.

آپ چیف کی بیٹی ہیں؟ اور پھر آپ نے کہا تھا کہ آپ اسے کھونا نہیں چاہتیں، وہ " سب کیا تھا؟" ضرار نا چاہتے ہوئے بھی اس سے پوچھ بیٹھا.

جی، کرنل وحید میرے فادر ہیں لیکن صرف گھر میں، ڈیوٹی پہ وہ میرے بھی چیف " ہیں اور دوسروں کی باتیں سننا وہ بھی چھپ کے، تہذیب کے خلاف ہے.... ابھی میری بات مکمل نہیں ہوئی." ضرار کو منہ کھولتا دیکھ کر ہنال نے اسے ٹوکا تھا.

اس رات عائق کو گولی لگی تھی، جو بھی ہے بیشک میرا اور سکا خون کا رشتہ نہیں، پر وہ"

میرے لئے بھائیوں سے بڑھ کر ہے، اسنے مجھے جینا سکھایا ہے، اسے تکلیف میں دیکھ کر وہ سب کہا تھا، باقی نیت کا گواہ میرا اللہ ہے۔" ہنال دونوں بازو سینے پر باندھے آج زندگی میں پہلی بار کسی کو وضاحت دے رہی تھی۔

ضرار کے لیے اسکا ایک ایک لفظ سچا تھا، اسے کسی اور دلیل کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ اسنے بس سر ہلانے پر اکتفا کیا، اسکی طرف دیکھنے کی ہمت نہیں بچی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میجر آپ سے مجھے اتنی بزدلی کی امید قطعاً نہیں تھی، جب کسی کو پسند کرتے ہیں تو بولنے کی ہمت بھی رکھیں۔" ہنال نے اسکی خاموشی پہ طنز کیا تھا۔

ضرار نے چونک کر ہنال کی طرف دیکھا، دونوں کی نظریں ملی تھیں۔

وہ آج سارے گلے شکوے ختم کر کے ہی اٹھنے والے تھے۔

"کس نے کہا میں آپکو پسند کرتا ہوں۔" میجر ضرار نے اسکی بات کی نفی کی۔

.ہنال بالکل خاموش تھی

" پسندیدگی اور محبت میں فرق ہوتا ہے ہنال، کچھ عرصہ پہلے تک میرے لئے یہ پیار محبت سب فلمی اور افسانوی باتیں تھیں، پھر میری سوچ غلط ثابت ہو گئی، آپ سے میری محبت پہلی نظر کی نہیں ہے آپکا کردار آپکو اوروں سے منفرد بناتا ہے، میری محبت پاکیزہ ہے میں بزدل نہیں ہوں،

میں بس اپنی محبت کے اشتہار نہیں لگانا چاہتا اسی لئے تو خود سے بھی چھپا کر رکھا تھا، مجھے آپکے کردار سے محبت ہے، آپکے ہر عمل سے محبت ہے، آپکی خاموشی سے محبت ہے، آپکی نم آنکھوں سے محبت ہے، جسکی نمی آپ ہمیشہ دوسروں سے چھپا کر گھومتی ہیں، میں آپکو اپنی زندگی میں اپنا ہمسفر بنانا چاہتا ہوں، کیا آپ مجھے اجازت دیں گی کہ میں آپ کے ساتھ اپنی بچی ہوئی زندگی گزاروں؟" کتنی محبت تھی اسکے لہجے میں، کتنی آس تھی کہ وہ انکار نہیں کرے گی .

ہنال نے اس سے نظریں چرائیں اور چیئر سے اٹھی، اسکے قدم دروازے کی طرف تھے .

.تو کیا میجر ضرار ایک بار پھر محبت میں ہار گیا، اسنے قرب سے آنکھیں میچیں

میجر ضرار! کرنل صاحب سے بات کر لیں، مجھے آپکے ساتھ پر کوئی اعتراض "
."نہیں." ہنال کی آواز اسکے کانوں میں پڑی تو اسنے پٹ سے آنکھیں کھولیں

اور بے یقینی سے دروازے کے بیچ میں کھڑی ہنال کو دیکھا جو اسکو دیکھ کر مسکرا رہی
.تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

."اوکے." میجر ضرار خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا

اتنے دن اذیت میں گزارنے کے بعد آج آخر کار وہ سکون میں تھا، دل سے منوں بوجھ
.اتر گیا تھا

.خوشیاں انکی منتظر تھی، پر بغیر قربانی کے خوشیاں کہاں ملتی ہیں

o o

رات کے پہر بارش خوب زور و شور سے برس رہی تھی. یہ موسم سرما کی پہلی بارش تھی. ہر سو گہرے سناٹے کا راج تھا. طوفانی بارش اور کڑکتی بجلی نے ہر بندہ بشر پر لرزہ طاری کر رکھا تھا.

سٹڈی کی جلتی لائٹ اس بات کا ثبوت تھی کہ وہ ابھی تک وہیں ڈیرہ ڈالے بیٹھا ہے، سگریٹ کے لمبے لمبے کش لیتا، دھوئیں کے مرغولے ہوا کے سپرد کرتا وہ حیرت انگیز طور پر پر سکون تھا.

فون کی رنگ ٹون نے اسکے آرام میں خلل ڈالا تو اسکی پیشانی پر شکنیں نمودار ہوئیں.

سامنے والے کی بات سن کر اسکا سکون غارت ہو گیا.

اسنے آدھی بات سنے بغیر ہی کال کاٹ دی اور ایک نمبر ڈائل کر کے فون کان سے

.لگایا

میری بات دھیان سے سنو، ہمارے پاس وقت بہت کم ہے، کل وہ عملی قدم اٹھانے"
.جارہاہے، تیار رہنا۔"اسکی گھمبیر سرد آواز نے مقابل کی ہر حس چوکنی کردی تھی

.بات ختم کرکے وہ عجلت میں اٹھااور کرسی کی بیک سے اپنا کوٹ اٹھاتا باہر نکل گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سیف ہاؤس میں اس وقت معمول سے ہٹ کر افراتفری پھیلی ہوئی تھی، انکی پوری ٹیم
.ایک ٹانگ پہ کھڑی تھی، پریشانی ہر ایک کے چہرے پہ نمایاں تھی

ہالہ لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی ان سب کی کاروائی بہت غور سے دیکھ رہی تھی، ایک کمرے میں گھستا تو دوسرا نکلتا .

اسکو انکے ساتھ رہتے 24 گھنٹے گزرنے کو آئے تھے، ایسے میں وہ اتنا تو جان گئی تھی کہ وہ صرف آرمی سے تعلق رکھنے والے افراد نہیں .

"فخر یہ کیسے ہو سکتا ہے، آپکو یقین ہے اپنی بات پر." میجر ضرار کی غصیلی آواز نے سب کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ پیدا کی .

"میجر میں 100٪ شیور ہوں، ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے." فخر نے اسکے غصے کو خاطر میں لائے بغیر کہا .

باقی سب بھی پریشانی سے آس پاس ٹہل رہے تھے .

آپ فورسز کو الرٹ کریں اسفند، بی ڈی ایس کو انفارم کریں اور باقی سب ریڈی ہو " کر باہر آئیں ہمیں ابھی نکلنا ہے۔" ضرار کے کہنے کی دیر تھی کہ وہ سب بھاگ کر اپنے کمروں کی طرف بڑھے تھے۔

ہالہ ناسمجھوں کی طرح سب ہوتا دیکھ رہی تھی۔

ٹھیک دو منٹ بعد سب کالے یونیفارم پر بلٹ پروف جیکٹس پہنے، چہروں پر ماسک چڑھائے لاؤنج میں موجود تھے سوائے ہنال کے۔

وئیر از کیپٹن ہنال؟" میجر ضرار نے ہنال کو نہ پا کر استفسار کیا "

یس میجر۔" ہنال بھی ان سب کی طرح بلیک یونیفارم اور بلٹ پروف جیکٹ میں " ملبوس تھی، لمبے بھورے بال پونی ٹیل میں قید تھے۔

اے ایس پی راسب کی کال تھی، کہہ رہے تھے کہ اگر نفری کی ضرورت پڑی تو وہ آ" جائیں، مگر میں نے کہہ دیا کے ہم سنبھال لیں گے۔" ہنال نے پسٹل اپنے بوٹس میں اڑستے ہوئے بتایا

گڈ، چلیں اب، وقت نہیں ہے، میڈیا کو خبر مل گئی تو زیادہ مشکل ہو جائے گی۔" میجر" ضرار کا بس نہیں چل رہا تھا کے اڑ کر پہنچ جاتا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تبھی اسفند کی نظر پریشان سی بیٹھی ہالہ پر پڑی تو اسنے ہنال کو اشارہ کیا پر ہنال نے نا سمجھی سے اسے دیکھا جیسے سمجھ نہ آیا ہو کہ کہہ کیا رہا ہے۔

کیپٹن ہنال، گوہر رررر۔" اسفند نے چبا چبا کر سرگوشی میں کہا پر اسفند کی سرگوشی " بھی کسی اعلان سے کم نہ تھی۔

.سب نے ہی حیران پریشان سی ہالہ کو دیکھا تھا، جسے وہ سب فراموش کر چکے تھے

.ہالہ ان سب کو اپنی طرف متوجہ پا کر انکی طرف آئی تھی

"آپ سب کہیں جا رہے ہیں؟" ہالہ نے انکی تیاری دیکھتے ہوئے ایک بیوقوفانہ سوال
.پوچھا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.باقی سب تو خاموش ہی رہے مگر ہنال کو بولنا پڑا

"جی ایک ایمرجنسی ہو گئی ہے، اس لیے جانا پڑ رہا ہے، آپ فکر نہیں کریں ہم صبح تک
.واپس آ جائیں گے." ہنال نے نہایت نرمی سے اسے سمجھایا تھا

.ہنال کے کہنے کی دیر تھی کہ ہالہ کی جھیل سی آنکھوں میں آنسو جھلملانے لگے

ل... لیکن میں کیسے.. پوری رات... نہیں وہ لوگ آ گئے تو!....اکیلے مجھے خوف آتا"
ہے...نہ... نہیں." اسکے لہجے میں خوف واضح تھا، ہنال کے بازو سے لپٹی وہ کوئی
.چھوٹی سی بچی معلوم ہو رہی تھی

ہالہ....میری جان...ادھر بیٹھو، بات کو سمجھنے کی کوشش کرو، یہاں تم بالکل محفوظ"
ہو، کوئی نہیں پہنچ سکتا تم تک." ہنال نے اسے صوفے پر بٹھاتے ہوئے سمجھایا،
.جو مسلسل نہ میں سر ہلاتی سوں سوں کر رہی تھی

میجر ضرار تو اسکے لفظ میری جان میں ہی اٹک گیا تھا، جبکہ ہنال کے پیار بھرے انداز پر
.وہاں موجود سب کے چہروں پہ مسکراہٹ آئی تھی

آ...آپ نے کہا تھا کہ آپ مجھے اکیلا نہ.. نہیں چھوڑیں گی اور اب جا رہی ہیں، آپ "
ایسا کریں... ممم.. مجھے بھی اپنے ساتھ لے جائیں، میں بالکل تنگ نہیں کروں گی،

چپ کر کے بیٹھوں گی۔" ہالہ معصومیت سے اپنی ہی رو میں بول رہی تھی، ایسے کرتے ہوئے وہ کتنی کیوٹ لگ رہی تھی۔

ایسے کیسے، ہم پکنک پہ تھوڑی جا رہے ہیں یار، وہاں پر ہو سکتا ہے فائرنگ بھی ہو، آپ" کی جان کو خطرہ بھی ہو سکتا ہے، میں آپ کے پاس رک جاتی مگر آرڈرز ہیں، ہم سب کو جانا پڑے گا۔" ہنال نے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میجر ضرار کے فون پر کالز آنا شروع ہو گئیں تھیں۔

ہنال جلدی پلیز، یہ نہ ہو کہ ہمیں بہت دیر ہو جائے۔" میجر ضرار نے فون کال کو "
نظر انداز کرتے کہا۔

ہالہ، ہمیں جانا ہے، اپنا خیال رکھنا اور رونا دھونا نہیں، ہو سکتا ہے ہم رات میں ہی "

.واپس آجائیں."ہنال اسے تھپکی دیتی اٹھی تھی

.فی امان اللہ"ہالہ نے ہاتھ کی پشت سے آنسو پونچھتے کہاتو وہ مسکرادی"

.خود کواللہ کے سپرد کر کے وہ ایک ایک کر کے نکلے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsa

.اسفند نے جاتے جاتے اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا

".دعا کرنا ہم کامیاب ہو کر آئیں "

.اسکے بخشے مان پر ہالہ کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کے گرا تھا

.فخر بھی اس کے سامنے جا کر رکا تھا

خیال رکھیے گا، پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، ہم جلد واپس آئیں گے۔" وہ جاتے جاتے اسے ایک آس تھما رہا تھا۔

ہالہ نے اپنی نم پلکوں کی باڑ اٹھائی اور اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

پکا آپ جلدی آئیں گے نا؟" اسنے عہد لینا چاہا"

پکا،،، اب تو آنا ہی پڑے گا۔" فخر نے اپنے دل میں خود سے ایک عہد کیا تھا جسکا گواہ" وقت خود تھا۔

للہ حافظ کہہ کے وہ لوگ اپنی منزل کے لئے نکلے تھے، ہالہ نے جا کر دروازہ لاک کیا اور وضو کرنے چل پڑی۔

خالی گھر اسے عجیب خوف میں مبتلا کر رہا تھا، جب تک وہ سب آس پاس تھے وہ خود کو محفوظ سمجھتی تھی اور اب ایک دم جیسے کسی نے سر سے چھت چھین لی ہو، ہر طرف

.سے ڈر اس پہ ہاوی ہو رہا تھا

بجلی کڑکنے کی آواز سے وہ سہم گئی تھی

.وضو کر کے اسنے نماز کی نیت باندھی اور ان سب کی سلامتی کی دعائیں مانگنے لگی

جنہیں ہم دیکھ کر جیتے تھے ناصر

وہ لوگ آنکھوں سے اوجھل ہو گئے ہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رات کے سناٹے میں جہاں صرف بارش کی چھم چھم سنائی دے رہی تھی وہیں، چرررر

.سے گاڑی کی بریک نے ماحول کو ہولایا تھا

.گاڑی سے اتر کر وہ لوگ بہت احتیاط سے آگے بڑھے تھے

کچھ دیر پہلے ہی انہیں معلومات ملی تھی کہ اسلام آباد کے ایک ہوسٹل میں چند لوگ گھس کر لوگوں کو یرغمال بنانے والے ہیں اور ممکن تھا کہ ٹائم بمب بھی لگایا گیا ہو.

ہوسٹل کی بیلڈنگ کے تھوڑا قریب پہنچتے ہی انہیں وہاں چند رینجرز کے اہلکار نظر آئے، جنھیں ضرار نے خود اندر جانے سے روک رکھا تھا، بمب ڈسپوزل سکواڈ ابھی تک نہیں پہنچا تھا.

"ضرار نے پہلے سے وہاں موجود ایک رینجر اہلکار سے پوچھا" ؟کیا پوزیشن ہے آفیسر.

"سر لوگ تعداد میں زیادہ ہیں اور اسلحہ بھی ہے، بیلڈنگ کے سامنے سے چار لوگ دکھائی دے رہے ہیں، باقی سب اندر ہیں." اہلکار نے ساری معلومات فراہم کی تو ضرار

نے دیوار کی اوٹ سے بیلڈنگ کے فلورز پر پہرہ دیتے لوگوں کو دیکھا جو مسلسل اپنی جگہ بدل رہے تھے.

اوکے، لیٹس ٹیک یور پوزیشنز،"

میں یہاں سے ان کا نشانہ لیتا ہوں جو سامنے ہیں، اسد اور خضر آپ مصطفیٰ اور فیضان کے ساتھ پیچھے کی طرف سے جائیں گے، ہنال، فخر، اسفند اور سعد آپ لوگ فرنٹ سے جائیں گے، آپ میں سے ایک میرے ساتھ جائے گا دیوار سے چڑھ کے اوپر والے فلور تک اور باقی یہیں انتظار کریں، ٹھیک پانچ منٹ بعد راستہ صاف ہونے پر ہم آپکو اور بی ڈی ایس کو سگنل دیں گے، اوکے؟" ضرار نے ان سب کو گروپس میں تقسیم کیا

.راجر سر" سب نے دھیمی آواز میں کہا اور اپنی پوزیشن لیں "

ضرار نے باری باری اپنی سنائپر گن سے سامنے پہرہ دیتے لوگوں کا نشانہ لیا تھا، راستہ

صاف ہونے پر وہ دیوار کی طرف بڑھے، باقی سب بھی آگے اور پیچھے سے بیلڈنگ میں داخل ہو چکے تھے.

سائلنسر لگی گنز کی وجہ سے ابھی تک کوئی انکی وہاں موجودگی سے متعلق نہیں جان سکا تھا.

سامنے کے دروازے سے اینٹر ہوتے ہی دو آدمی وہ ڈھیر کر چکے تھے، آگے مختلف کمرے بنے تھے، وہ ایک ایک کمرے کو الگ الگ چیک کر رہے تھے.

قدموں کی آہٹ پر ہنال ایک کمرے کے دروازے کی اوٹ میں ہوئی، تھوڑا جھانک کر دیکھنے پر اسے دو آدمی دیکھے تھے جو کے اس کمرے کی جانب بڑھ رہے تھے جہاں سعد تھا.

ہنال نے وہیں سے ایک آدمی کا نشانہ لیا، جتنی دیر میں وہ دوسرے آدمی کی طرف آئی

تب تک دیر ہو چکی تھی،اس آدمی دو گولیاں ہنال کی طرف چلائیں تھیں،ایک گولی تو بلٹ پروف جیکٹ کی وجہ سے نقصان نہیں پہنچا سکی پر دوسری گولی اسکے کندھے کو چھو کر گزر گئی تھی،درد کی ایک لہر اسکے بازو میں اٹھی تھی،

پر یہ وقت اپنا درد دیکھنے کا نہیں تھا،دو گولیاں کی آواز ہوسٹل کی بیلڈنگ میں گونجی تھی،انکے ساتھی چوکنے ہو چکے تھے .

سعد نے کمرے سے نکلتے ہوئے اس آدمی کا نشانہ لیا جس نے ہنال پر گولی چلائی تھی،کچھ لمحے لگے تھے اسے ابدی نیند سلانے میں .

ٹھیک ہیں آپ؟"سعد نے ہنال کے بازو سے بہتے خون کو دیکھ کر پوچھا"

جی بچت ہو گئی،بس گولی چھو کے گزری ہے."اپنے بازو پر رومال کس کے باندھ کر وہ" اوپر والے فلور کی جانب بڑھے،

تبھی انہیں اسد اور خضر کے ساتھ باقی دو لوگ بھی نظر آ گئے .

.انکا رخ اب اوپر کی جانب تھا

ہوسٹل میں رہنے والے تمام لوگوں کو ایک کمرے میں بند کر کے ٹائم بم فٹ کیا گیا تھا.

وائرلیس میں گونجتی آوازیں اور گولیوں کا شور، یہ منظر دل دہلا دینے والا تھا، ہوسٹل کا سفید ٹائلوں والا فرش خون میں رنگا تھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوپر مزید چار لوگوں کو ڈھیر کرنے کے بعد بالآخر وہ اس کمرے تک پہنچے جہاں ٹائم بم لگایا گیا تھا.

.اب سارا کام بم ڈسپوزل سکواڈ کا تھا

.ٹائم بم میں 60 سیکنڈ باقی تھے، وہاں موجود سب کے حلق خشک ہو رہے تھے

سب کو اپنی موت چند سیکنڈز کی دوری پہ کھڑی نظر آ رہی تھی، وہ اپنی جی توڑ کوشش کر رہے تھے بم ڈفیوز کرنے کی.

.آخری پندرہ سیکنڈ میں بم ڈفیوز کر دیا گیا

سب لوگوں کو ایک ایک کر کے وہاں سے نکالا گیا، رینجرز کے دو اہلکار مقابلے میں جاں بحق ہوئے تھے اور ہنال زخمی تھی.

فجر کی اذان کی آواز گونجی تو چند زخمی لوگوں کو ایمبولینس تک لے جاتی ہنال کو ہالہ کا خیال آیا تھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہیں فخر نے بھی اسکے بارے میں سوچا تھا.

میجر ضرار کی نظریں بھٹک بھٹک کے زخمیوں کو گائیڈ کرتی ہنال پر پڑ رہی تھیں، جسکے بازو سے خون بہہ بہہ کہ خشک ہو گیا تھا، سفید رومال سرخ ہو چکا تھا.

ان لوگوں نے رات آنکھوں میں کاٹی تھی، میڈیا بھی خبر ملتے ہی پہنچ چکی تھی اور بار بار

.ایک ہی بات دہرائے نہیں تھک رہی تھی

تقریباً صبح 6 بجے کے قریب وہ سیف ہاؤس پہنچے تھے. سب لوگوں کو بحفاظت انکے .گھروں تک پہنچا کے انہوں نے اپنے آشیانے میں قدم رکھا

باہر کا گیٹ کھلنے کی آواز پر صوفے پر سوئی جاگی کیفیت میں بیٹھی ہالہ ایک دم اٹھی .تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باری باری وہ سب اندر داخل ہوئے تھے، کوئی کسی سے بات کرنے کی حالت میں بھی .نہیں تھا، اس رات نے انہیں تھکا دیا تھا

.ہالہ ان سے پوچھنا چاہتی تھی، ان سے بات کرنا چاہتی تھی، پھر خود ہی چپ کر گئی

.سب سے آخر میں اسکی نظر گھر کا دروازہ لاک کرتی ہنال کے بازو پر گئی تھی

.جہاں خون میں ڈوبا رومال باندھ رکھا تھا

.ان میں سے کوئی صوفے پہ گرا ہوا تھا تو کوئی نیچے کارپٹ پہ ڈھیر تھا

.ہالہ کے قدم خود بخود سیڑھیاں چڑھتی ہنال کی جانب اٹھے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com

"کیپٹن ہنال، آپ ٹھیک تو ہیں؟ آپ کے بازو پہ کیا ہوا ہے؟" اسکی اتنی فکر مندی پر
.ہنال مسکرائی تھی

"یہ.... یہ تو بس ہلکی سی خراش آئی ہے، میں بالکل ٹھیک ہوں اور تم ذرا آؤ میرے
.ساتھ اوپر، ڈری تو نہیں؟" ہنال اسکا ہاتھ پکڑ کر اوپر لیجاتی ہوئی بولی

خراش ہے؟؟؟اتنا خون نکلا ہے اور آپ کہہ رہی ہیں خراش ہے۔"ہالہ نے اسکی اگلی"
.بات کو نظر انداز کرتے کہا تو ہنال کھل کے مسکرائی تھی

کون کہہ سکتا تھا کہ وہ لڑکی جس نے کبھی کانٹا چبھنے کی تکلیف بھی برداشت نہیں کی تھی
.وہ آج گولی کا زخم ہنس کر سہہ گئی تھی

بتاؤں گی،سب بتاؤں گی پہلے پلیز ایک کپ کافی پلا دیں،بہت تھکاوٹ ہو گئی ہے۔" "
.ہنال نے ماسک اتار کر بیڈ کے سائیڈ پہ رکھا اور تکیہ درست کرتی بیڈ پہ لیٹ گئی

آپ کو چوٹ لگی ہے،کافی نہیں،میں ہلدی والا دودھ لے کے آتی ہوں۔"ہالہ اسکے"
.پاس سے اٹھتی ہوئی بولی تو ہنال نے بس سر ہلایا

.ابھی وہ کچھ دیر سونا چاہتی تھی،درد بھی رہ رہ کہ ہو رہا تھا

.پر وہ صابر تھی اسے اپنا درد چھپانا آتا تھا

.اور کہتے ہیں نہ نیند آدھی موت ہے، بس پھر نیند آتے ہی سب درد غائب ہو گئے

.بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ابھی سوئی جگی کیفیت میں بیڈ پر جوتوں سمیت لیٹی تھی کہ کھٹ پٹ کی آواز سے
.اسکی آنکھ کھل گئی

ہالہ اسے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر دودھ کا گلاس رکھتی نظر آئی، تبھی اسنے اٹھنے کی بھی زحمت نہیں کی.

"ہالہ دودھ کا گلاس اسکی آپ اٹھ جائیں اور یہ پی لیں، اس سے زخم جلدی ٹھیک ہو گا." جانب بڑھاتی بولی تو ہنال نے بغیر کسی مزاحمت کے گلاس پکڑ لیا.

"صرف دودھ سے ٹھیک نہیں ہو گا زخم، گولی چھو کے گزری ہے، اگر ڈریسنگ نہ کروائی تو انفیکشن ہو جائے گا، آپ آئیں اندر." ضرار نے اپنے ساتھ موجود لیڈی ڈاکٹر کو اندر آنے کا کہا اور خود ایک سائیڈ پر مودب سا کھڑا ہو گیا، وہ سیف ہاؤس پہنچتے ہی اپنی ٹیم سے ہی ایک لیڈی ڈاکٹر کو کال کر چکا تھا.

گولی کا لفظ سن کے ہالہ نے بے یقینی سے ہنال کی جانب دیکھا تو وہ نظریں چرا گئی

ڈاکٹر نے مسکرا کر اپنا بیگ ہنال کے پاؤں کی جانب بیڈ پہ رکھا اور خود کرسی کھینچ کر اسکی

.جانب رخ کر کے بیٹھ گئیں

گولی کہنی سے تھوڑا اوپر اور کندھے سے نیچے لگی تھی، جیسے جیسے ڈاکٹر اسکے بازو پہ بندھا .رومال کھول رہی تھیں ویسے ویسے ہالہ کا سانس لینا محال ہو رہا تھا

گولی تو چھو کر گزر گئی تھی پر اسکی سفید شفاف بازو کی جلد پر ایک بد نما گڑھا بن چکا تھا، .نشان کے آس پاس کی جگہ پر بھی سوزش ہو گئی تھی

ضرار نے بے اختیار اپنا رخ دوسری جانب موڑا، اسے رہ رہ کر ہنال کی لاپرواہی پر غصہ آ .رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ زیادہ دیر وہاں رک نہیں پائی اور تقریباً بھاگتی ہوئی کمرے سے نکلی

"آپ کا زخم بگڑ بھی سکتا ہے مس، آپکو چاہیے تھا کہ فوراً اس کی ڈریسنگ کرا کے میڈسن لیتیں، اب دیکھیں نتیجہ ایک گھنٹہ دیر کرنے کی وجہ سے اچھا خاصہ انفیکشن ہو گیا ہے، کچھ عرصہ اب آپکو موؤمنٹ میں بہت مشکل ہو گی، خیر میں یہ چند پین کلرز اور میڈیسن لکھ دیتی ہوں وہ آپ لے آئیں اور ٹائم سے ڈریسنگ بھی چینج کرتی رہیں، انشا

للہ آپکا زخم جلدی بھر جائے گا لیکن شاید اسکا نشان نہ جائے۔"ڈاکٹر نے میڈیسن سلپ ضرار کو پکڑاتے بظاہر نرمی مگر افسوس سے کہا

شکریہ میم،آئیں میں آپکو چھوڑ آؤں۔"ضرار بیڈ سے انکا بیگ اٹھاتا بولا تو وہ مسکرائیں"

ملک کے محافظوں کے کام آنا میری بہت بڑی خوش قسمتی ہے،اس میں شکریہ والی" کوئی بات نہیں۔"وہ مسکرا کر کہتیں باہر نکل گئیں تو ضرار بھی انکے ساتھ ہو لیا.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فخر جو پانی پینے کی غرض سے کچن میں آیا تھا اسکی نظر سامنے کھڑکی میں کھڑی سوں سوں کرتی ہالہ پر پڑی تو وہ کڑھ کے رہ گیا.

پتہ نہیں انکے پاس آنسوؤں کا اتنا سٹاک کہاں سے آتا ہے۔" وہ خود سے بڑبڑاتا، کچن میں جانے کا ارادہ ترک کر کے ہالہ کی جانب بڑھا۔

دو تین منٹ تو وہ اسکے پیچھے جا کہ کھڑا رہا لیکن ہالہ نے پھر بھی اسکی موجودگی محسوس نہ کی تو اسنے گلا کھنکھارا، ہالہ نے کن آکھیوں سے پیچھے کھڑے فخر کو دیکھا اور پھر چہرہ موڑ لیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فخر کا تو منہ ہی کھل گیا، مطلب فخر دی گریٹ کو اگنور کیا جا رہا ہے، لیکن پھر اُسکی حرکت اور اپنی سوچ پر مسکرا دیا۔

کیوں رو رہی ہیں؟" بالآخر اسے بات کا آغاز کرنا ہی پڑا"

لیکن اب کی بار بھی کوئی جواب نہ ملنے پر وہ واقعی حیران ہوا۔

ہالہ میں آپ سے بات کر رہا ہوں۔" فخر نے آپ پر زور دیتے ہوئے کہا"

پر ہالہ تو اس پر پھٹ ہی گئی جیسے اگلے پچھلے سارے حساب اسی سے پورے کرنے ہوں۔

کیوں کروں میں آپ سے بات، لگتے کیا ہیں آپ میرے جو آپکو اپنے رونے کی وجہ " بتاؤں، ایک نمبر کے جھوٹے آدمی ہیں آپ، وہ باتیں کرتے ہی کیوں ہیں جن کو پورا نہیں کر سکتے، مجھے آپکو کچھ نہیں بتانا، للہ جی! کیوں آپ نے مجھے ان لوگوں پہ مسلط کر رکھا ہے۔" فخر تو اسکے اس قدر شدید رد عمل پر بھونچکا رہ گیا جبکہ ہالہ کو اپنی بے بسی پر جی بھر کے رونا آیا۔

تھوڑی دیر کے لئے وہاں خاموشی رہی پھر ایک گہرا سانس بھر کے فخر نے بولنا شروع کیا۔

بات تو آپ نے ٹھیک کی ہے کہ میں آپکا کچھ نہیں لگتا، لیکن انسانیت نام کی بھی چیز "

ہوتی ہے محترمہ اور جہاں تک رہی بات جھوٹے ہونے کی تو میں نے کچھ بھی جھوٹ نہیں کہا آپ سے، میں نے آپ سے کہا تھا کہ ہم جلدی آنے کی کوشش کریں گے، پر صرف آپکی خاطر ہم سینکڑوں افراد کی جان خطرے میں نہیں ڈال سکتے تھے، اور ہاں آخر میں آپ نے کہا کہ آپ ہم پر مسلط ہیں، باخدا ایسا کچھ بھی نہیں، کیا آپکو ہم سب میں سے کسی ایک کے بھی رویے سے ایسا لگا کہ آپ کی وجہ سے ہم بے آرام ہوئے ہیں لیکن پھر بھی اگر کسی بات کا برا لگا ہو تو میں معذرت چاہتا ہوں." وہ اپنی بات ختم کر کے وہاں رکا نہیں تھا بلکہ لمبے لمبے ڈاگ بھرتا وہاں سے غائب ہو گیا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ کو اپنے بولے گئے الفاظ کی تلخی کا اندازہ ہوا تو دیر ہو چکی تھی، وہ چاہ کر بھی فخر کے پیچھے نہ جا سکی.

اسکا موڈ دراصل اس لئے خراب تھا کہ ہنال نے اس سے اپنی تکلیف چھپائی اور اپنے خراب موڈ کا سارا الزام اس نے فخر پہ انڈھیل دیا.

لیکن ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ اپنے خراب موڈ کو ٹھیک کرنے کو تو ہمیں کئی مواقع ملیں گے لیکن منہ سے نکلے الفاظ کو بدلنے کا موقع ہمیں کبھی نہیں ملتا.

ایک ہفتے بعد:

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سیف ہاؤس میں مکمل خاموشی کا راج تھا، مغرب کی آذانیں ہر جگہ سنائی دے رہی تھیں، موذن کے آواز سے فضا میں سحر طاری ہو گیا تھا،

شاید یہ خاموشی کسی طوفان کے آنے کا اندیشہ تھی، سیف ہاؤس میں ایک فرد کی کمی دیکھی جاسکتی تھی.

اس دن فخر کے ساتھ ہونے والی بات کی وجہ سے ہالہ کا ضمیر اسے بار بار ملامت کر رہا تھا، تبھی اس نے ہنال سے ہاسٹل میں رہنے کی بات کی اور جب یہ بات چیف تک پہنچی تو

.وہ ہالہ کو اپنے ساتھ لے گئے

زی کی طرف سے انہیں خبر ملی تھی کہ حامد آج ہیڈ کوارٹر سے پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں کی معلومات چرا کر بھاگنے والا تھا

ماضی:

زی جب اپنی ماں کا قتل کر کے گھر سے بھاگا وہ ساری رات اس نے کھلے آسمان کے نیچے فٹ پاتھ پر گزاری، جب انسان ایک دفعہ حرام چکھ لے تو اسے حرام کی لت لگتے دیر نہیں لگتی، ایسا ہی واقعہ زی کے ساتھ بھی پیش آیا، لوگوں کی جیب کاٹ کر اور ہیرا پھیری کر کے پیسے حاصل کرنے سے جب اسکا گزارا نہیں ہوتا تو اس نے چوریاں شروع کر دیں،

وقت سرکتا گیا، زی کو انڈر ورلڈ کے سب سے بڑے ڈان نے اپنی سرپرستی میں لے لیا،

لیکن کچھ ہی عرصے میں اس نے اپنے اندر کا زہر اگلنا شروع کر دیا اور ایک دن اپنے سر

.پرست کو ہی راستے سے ہٹا کر اسکی جگہ قابض ہو گیا

ایک انسان کے غلط فیصلے نے اسکی اولاد کے ذہن میں اتنا انتشار پھیلایا جسکو ایک دنیا نے .دیکھا اور سہا

.لیکن کہتے ہیں نہ کہ ظلم جب حد سے گزرتا ہے تو مٹ جاتا ہے

حساس اداروں کے ایک پراجکٹ "پراجکٹ الایمان" کے دوران زی اور اسکے ساتھی پکڑے گئے،

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس سے پہلے کہ یہ بات انڈرورلڈ میں آگ کی طرح پھیلتی، پاکستان کی انٹیلی جنس ایجنسی نے یہ فیصلہ کیا کہ ہو بہو میرزکوان جیسے ایک شخص کو اس کی جگہ اندرورلڈ میں .داخل کروایا جائے

میرزکوان کا تعلق صرف پاکستان نہیں بلکہ اور بہت سے ممالک کے ساتھ تھا، پاکستان دشمن عناصر کو ملک کے اندر تک رسائی، دہشتگردی کا فروغ، بیرون ملک اسلحے کی .ترسیل یہ سب ختم کرنے میں سالوں لگ جاتے لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ بچ جاتا

اسی لئے یہ مشترکہ فیصلہ کر کے اپنے ٹرینڈ ایجنٹ (میجر فاز) کو زی کے بھیس میں انڈر ورلڈ میں پلانٹ کیا گیا، اسکا فائدہ یہ بھی تھا کہ جب بھی کوئی غیر ملکی ایجنسیاں اپنے ایجنٹ پاکستان بھیجیں تو وہ سب سے پہلے زی کا ساتھ چاہیں گی اور زی (میجر فاز) فوراً سے سب حساس اداروں کو ہوشیار کر دے گا.

مختصر وہ اپنے دشمن کو ڈبل کراس کر رہے تھے.

میجر ضرار کے موجودہ مشن کا ایجنڈا بھی بھارت سے آئے دو جاسوسوں کو ثبوت سمیت پکڑنا تھا.

لیکن کیونکہ کرشن دیو حامد بن کر پہلے سے ہی ان کے درمیان موجود تھا اس لئے وہ اسے زی کی آڑ میں ڈاج دے رہے تھے اور وہ زی کو اپنا ہمدرد سمجھ کر سب بڑی بھول کر چکے تھے.

حال:

میجر ہم میں سے کون کون جائے گا؟" فخر نے جب کافی دیر ان سب کو خاموش بیٹھے دیکھا تو سوال کئے بغیر نہ رہ سکا.

دو تین دن میں انکا مشن اپنے اختتام کو تھا، نا جانے آنے والے وقت نے کس کس کو تاریخ میں درج کرنا تھا.

میں نے دو ٹیمز بنائی ہیں، ہم کل 6 لوگ ہیں، تو میں، خضر اور اسفندیار کرشن دیو کی سازش کو ناکام بنانے کے لیے یہیں رکیں گے، کیپٹن ہنال، اسد اور فخر آپ بلوچستان کے لئے نکلیں گے، تاکہ مارتھا کو اسکے انجام تک پہنچایا جائے." میجر ضرار نے ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کرتے انہیں پلین بتایا.

آج صبح ہی انہیں زی (میجر فاز) کی طرف سے معلومات ملی تھی کہ کرشن دیو ایٹمی ہتھیاروں کی معلومات حاصل کر کے بلوچستان کے لئے نکلے گا، مارتھا پہلے سے ہی

بلوچستان میں موجود تھی اور اسکے بلوچستان پہنچتے ہی وہ فائل لے کر بھارت کے لئے نکلنے والے تھے.

"اوکے میجر، ہمیں آج ہی بلوچستان کے لئے نکلنا ہے؟" ہنال نے بھی اپنا حصہ ڈالا.

"جی آپ لوگ آج ہی، بلکہ ابھی نکلیں گے، انہوں نے ہمارا بہت وقت ضائع کیا ہے، اب مزید نہیں".

"راجر سر." وہ تینوں اپنا کچھ ضروری سامان لینے کے لئے اٹھے.

رات کے سائے پھیلنے شروع ہوئے ان نوجوانوں کی منزل اب دو ہی صورتوں میں تھی، شہید یا غازی...

اپنے ساتھیوں کو الوداع کرنا ان کے لئے سب سے مشکل مرحلہ رہا پر ملک کی سلامتی سے بڑھ کر کوئی دوستی نہیں ہوتی...

اسلام آباد سے وہ تینوں بائے روڈ بلوچستان کے لئے نکلے، اونچی نیچی پہاڑیوں پہ چلتی انکی گاڑی کے ٹائروں کی آواز ماحول میں دہشت پیدا کر رہی تھی.

جن راستوں پہ ان تینوں کا گزر ہوا وہ راستے انکے عزم کے گواہ رہے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوسری جانب رات کی تاریکی میں ایک سیاہ ہیولہ چلتا ہوا ہیڈ کوارٹر کی راہداری میں پہنچا، اُس نے رک کر آگے پیچھے دیکھا، آگے سی سی ٹی وی کیمرا نصب تھے، کرشن دیو نے ایک ہاتھ سے اپنے ماتھے پر آئی پسینے کی بوندوں کو صاف کیا اور جیب سے ایک سکہ نکالا.

اسنے دیکھتے ہی دیکھتے راہداری میں لگے ایک بلب کو ہولڈر سے نکالا اور اسکے انجیکٹر میں

.وہ سکہ پھینک دیا

سکے کی وجہ سے زبردست شارٹ سرکٹ ہوااور تمام ہیڈ کوارٹر کی بتیاں بجھ گئیں،

.تین منٹ کے اندر اندر جنریٹر آن ہونے والا تھا

وہ بھاگتا ہوا ایک کمرے کی جانب لپکااور اپنے ہاتھ میں پکڑے چابیوں کے گچھے میں

.سے مطلوبہ چابی سے لاک کھولا

دو سال میں وہ اتنا تو کر ہی چکا تھا کہ ہیڈ کوارٹر کے تمام لاکس کی ڈبلیکیٹ چابیاں

.بنوائیں

کمرے داخل ہو کر اسنے لائٹ جلانے کی حماقت نہیں کی بلکہ اندازاً ہی ٹیبل تک پہنچااور

.دو تین چابیاں اسکے لاکس میں لگائیں پر وہ کھل کے نہیں دے رہا تھا

اب یا تو اسے دو سال کی ریاضت کا پھل اپنے ملک واپسی کی صورت میں ملنا تھا، یا پھر

پکڑے جانے کی صورت میں موت...اسکا دو سال کا بیٹا سکول جانے لگا ہو گا، اسکی

بوڑھی ماں جو بیمار تھی پتہ نہیں زندہ بھی ہو گی یا نہیں اسکی بیوی کیسی ہو گی، اسکی بیٹی اپنے باپ کے بغیر کھانا کھا لیتی ہو گی جیسے ان گنت سوال اسکے ذہن میں آئے جنھیں وہ جھٹک گیا.

وقت گزرتا جا رہا تھا، ایک منٹ میں لائٹس آن ہو جانی تھیں،

کلک کی آواز سے لاک کھل گیا، اسکی اٹکی ہوئی سانس بحال ہوئی تو اسنے دراز میں سے ساری فائلیں نکال کر اپنے بیگ میں ڈالیں اور واپس دراز کو لاک کر کے باہر نکلا.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کمرے کا دروازہ لاک کر کے وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی راہداری سے گزر کر ہیڈ کوارٹر سے باہر نکل گیا، لائٹس آن ہو چکیں تھیں پیچھے سے مختلف آوازیں اٹھ رہی تھیں لیکن اسنے مڑ کر نہیں دیکھا.

سنسان سڑک پہ چلتے اسے بالکل سڑک کے بیچ میں کوئی کھڑا نظر آیا، بیگ پر اسکی گرفت مضبوط ہو گئی، پول لائٹ کی روشنی جب اس شخص پر پڑی تو وہ خلیے سے کوئی

فقیر لگ رہا تھا،

کرشن دیوا سکی سائیڈ سے ہوتا آگے چلا گیا لیکن وہ اس فقیر کو اپنے پیچھے آتا محسوس کر چکا تھا،اس سے پہلے کہ اسکی چھٹی حس اسے چوکنا کرتی اور وہ پیچھے مڑ کر دیکھتا یک دم اسکے سر میں ایک ٹیس اٹھی اور وہ نیچے گرتا چلا گیا،اپنی گردن پر اسے نمی کا احساس ہوا مگر اسکی ہمت دم توڑ گئی،بے ہوش ہونے سے پہلے اسے اپنے بیوی بچوں اور بوڑھی ماں کا جھریوں زدہ چہرہ ضرور یاد آیا تھا مگر اب اسکی واپسی ناممکن تھی .

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بلوچستان پہنچ کر اب وہ اپنی منزل پر رواں تھے،مارتھا کی ایگزیکٹ لوکیشن انھیں زی سے معلوم ہوئی تھی لیکن پھر بھی انہیں ہوشیار رہنا تھا .

پورے سفر کے دوران ان سب میں کوئی بات نہیں ہو پائی، انکی خاموشی ہی ایک دوسرے سے مخاطب رہی.

پہاڑوں اور پتھریلی چٹانوں کی اوٹ سے انہیں دشمن کا بل واضح دکھائی دے رہا تھا، پر دشمن شاید انکی آمد سے واقف ہو گیا تھا تبھی سب انتظامات کر رکھے تھے انکو خوش آمدید کرنے کے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دشمن تعداد میں ان سے تین گنا زیادہ اور وہ تو کل تین تھے.

مگر انہوں نے اپنے رب سے عہد کیا تھا کہ کٹ جائیں گے لیکن دشمن کے خوف سے نہیں بھاگیں گے.

وَلَقَدۡ كَانُوۡا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنۡ قَبۡلُ لَا يُوَلُّوۡنَ الۡاَدۡبَارَ ؕ وَكَانَ عَهۡدُ اللّٰهِ مَسۡـــُٔوۡلًا

اور بیشک اس سے پہلے وہ اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ پیٹھ نہ پھیریں گے، اور اللہ کا وعدہ پوچھا جائے گا.

سورۃ الاحزاب (آیت نمبر ۱۵)

اللہ اکبر کے نعرے کے ساتھ انہوں نے دشمنوں کے سینوں کو اپنی بندوق کی گولیوں سے بھر دیا، ہر طرف ہل چل مچ گئی، مار تھا تک خبر پہنچ چکی تھی کہ اسکا وقت تمام ہونیوالا ہے.

سب کو صرف اپنی پڑی تھی، مار تھا نے جلدی سے اندر جا کر دروازہ بند کیا اور کمرے میں ٹائم بم فکس کرنے لگی.

باہر نکل کر اسنے مختلف جگہوں پر ٹائم بمب فکس کئے اور پھر اطمینان سے اپنی موت کا انتظار کرنے لگی.

اس تمام صورتحال کے دوارن فخر کو ٹانگ میں گولی لگی تھی، جبکہ باقی دونوں بھی زخموں سے چور تھے.

باری باری وہ ہر کمرے کی تلاشی لے رہے تھے.

آخری کمرے کے آگے جا کر وہ بے ساختہ رکے اور دھڑام کی آواز سے دروازہ ٹوٹا.

اندر بیٹھی مارتھا کے اطمینان میں کوئی کمی نہ آئی.

"تم ہو مارتھا، چلو تمہاری موت تمہارا انتظار کر رہی ہے." ہنال نے گن مارتھا پر تان کر کہا تو وہ تلخیہ مسکرائی

اور چند سیکنڈز میں اسکا وجود زمین پر ڈھیر ہو گیا، اسنے اپنے وطن کے ساتھ غداری کی بجائے موت کو چنا اور اپنی پلاسٹک کی داڑھ میں بھرا زہر خود میں انڈھیل لیا.

ہنال قدم قدم چلتی اسکے بے جان وجود کی جانب بڑھی، اسکے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونے لگے تھے.

"فخر ہانپتا ہوا اندر داخل ہوا اور انکو ٹائم بم کے بارے میں آگاہ کیا جلدی نکلیں یہاں سے، ٹائم بمب کسی بھی وقت پھٹنے والے ہیں."

تو وہ لوگ باہر کی جانب بھاگے، ہنال نے مار تھا کے بے جان وجود کو کندھے پر ڈال رکھا تھا.

اسد فخر کو سہارا دیئے ہوئے تھا، راہداری سے گزرتے اسد کی نظر دیوار پر لگے ٹائم بم کی جانب اٹھی تو اسنے ایک شدید جھٹکے سے فخر کو دور پھینکا.

اور پھر فضا میں یکے بعد دیگرے دھماکوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں، فخر نے بے یقینی اور نم آنکھوں سے آگ کے بھڑکتے شعلوں کو دیکھا.

.ایک اور ماں کا لال وطن پہ قربان ہو گیا، اپنے گھر کا اکلوتا چراغ آج بجھ گیا

.راہِ حق میں آج ایک اور شہید امر ہو گیا

اے راہِ حق کے شہیدو

وفا کی تصویرو

تمہیں وطن کی ہوائیں

سلام کہتی ہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

کرشن دیو کو ہوش میں آئے دس منٹ گزر گئے تھے،اپنے آس پاس وہ کچھ لوگوں کی موجودگی کو محسوس کر سکتا تھا،اسی لئے وہ آنکھیں کھولنے سے احتراز برت رہا تھا،تھرڈ ڈگری ٹارچر کا سوچ کر ہی اسکی روح تک کپکپا گئی.

آنکھیں کھول لو حامد عرف کرشن دیو."ایک مضبوط مردانہ آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی وہ آنکھیں کھول چکا تھا.

سامنے تین بڑے آفسر موجود تھے اور انکے پیچھے وہی فقیر ہاتھ باندھے کھڑا تھا.

منہ کھولنا چاہتے ہو یا پھر ہم اپنا طریقہ استعمال کریں لیکن ہمارے طریقے کو تم" برداشت نہیں کر پاؤ گے،بولو کہ تم را کے بھیجے ہوئے جاسوس ہو."ایک آفسر نے میز

.پر اسکی جانب جھکتے ہوئے غرا کر کہا

.لیکن وہ پھر بھی خاموش رہا

.پورے کمرے میں بس ایک ہی بلب تھا جو عین کرشن دیو کے اوپر لگا تھا

اوہ، تو تم نہیں بولو گے، ٹھیک ہے مت بولو، ویسے بھی تمہارے خلاف ہمارے پاس" ہر ثبوت پہلے سے موجود ہے ہم بس تمہیں ایک آخری موقع دے رہے تھے، ضرار پتہ ".کروا سکی وہ ساتھی مار تھا پکڑی گئی یا نہیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آفسر کے حکم پر ضرار سر ہلاتا کمرے سے باہر نکل گیا لیکن کرشن دیو کی ساری حسیات تو .اب صحیح معنوں میں سلب ہوئیں

وہ شروع سے ہی مار تھا اور اسکے بارے میں جانتے تھے، یعنی انہیں دھوکہ دیا گیا اور وہ سمجھ رہے تھے کہ پاکستان کی ناک کے نیچے سے اسکے ایٹمی پروگرام کی معلومات لے کر .فرار ہو جائیں گے اور انہیں پتہ تک نہیں چلے گا

نگل لیا ہے اسنے، ہمارے ایک ساتھی cyanide سر! مار تھا اپنے انجام کو پہنچ گئی،"
کو شہادت نصیب ہوئی ہے۔"میجر ضرار نے بظاہر مضبوط مگر ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا
.اور سلیوٹ کرتا باہر نکل گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اتنے جنازوں کو کندھا دیا تھا انہوں نے کہ اب "اناللہ وانا الیہ راجعون" کہہ کہہ زبانیں
.تھک گئی تھیں

بلوچستان میں ہوئے دھماکے کے دوران اسد کا جسم بری طرح جھلس گیا تھا، تابوت میں
.بند اسکے جسدِ خاکی کو سبز پرچم میں لپیٹے اسکی آخری آرام گاہ پہنچا دیا گیا

اسکی ماں، تین بہنیں اور اسکی محبت اسکے مسکراتے چہرے کو کتنے قرب سے دیکھ رہی

تھی.

فخر جب سے واپس اسد کو دفنا کر واپس آیا تھا اسکے اشکوں کی روانگی میں کوئی کمی نہیں آئی تھی.

8 ماہ کا ساتھ، اسکا جگری یار اسے بچاتے بچاتے خود شہید ہو گیا.

وہ سب ہی ایک دوسرے سے چھپ کر گھر کے کسی نہ کسی کونے میں کھڑے آنسو بہاتے نظر آرہے تھے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لوگ کہتے ہیں کہ یہ فوج انکے لئے کرتی ہی کیا ہے،

ہاں واقعی، اپنے بچوں کو یتیم کر کے تمہارے بچوں کو یتیمی سے بچا کر فوج کرتی ہی کیا ہے، اپنی ماں کو سالوں اپنا چہرہ نہ دکھا کر آخر اسے یوں روتا چھوڑ کر شہید ہو جاتے ہیں تاکہ کسی اور ماں کی آنکھ میں آنسو نہ آئے لیکن فوج کرتی ہی کیا ہے، بارڈر پر دشمن کے سامنے سینہ تانے کھڑے رہتے ہیں تاکہ ملک کی عوام بے آرام نہ ہو پر آخر فوج کرتی ہی

کیا ہے، راتوں کو جاگ جاگ کر سرحدوں پہ پہرے دیتے ہیں تاکہ عوام سکون سے سو سکے پر فوج آخر کرتی ہی کیا ہے.

فخر کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ چیخ چیخ کر سب کو بتائے کہ دیکھو، یہ دیکھو! تمہاری حفاظت کی بہت بڑی قیمت چکاتے ہیں ہم لوگ، اپنے جگری یار کو منوں مٹی تلے دبا کر مسکرانا آسان نہیں ہوتا لیکن پھر بھی آخر فوج انکے لئے کرتی ہی کیا ہے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک سال بعد:

رات پوری طرح سے پھیل گئی تھی، ہلکی ہلکی ٹھنڈ نے ماحول کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا، تیز روشنیوں اور خوشبوؤں نے ارد گرد ہر چیز کو معطر کر دیا تھا، لائٹنگ نے "وحید

منشن" کے اندرونی حصے کو چار چاند لگا دیئے، ہلکے ہلکے میوزک کی آواز اور یہاں سے وہاں بھاگتے بچے سب کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے تھے.

آج میجر ضرار اور ہنال کی مہندی کا فنکشن تھا.

میجر ضرار نے مشن ختم ہوتے ہی کرنل وحید کو ہنال کے متعلق اپنی پسندیدگی کے بارے میں بتا دیا تھا، لیکن ہنال کو ایک کورس کے لئے پاکستان سے باہر جانا پڑا اسی لئے انکی شادی میں اچھا خاصا گیپ آ گیا.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گھر کے بیرونی لان کو گیندے کے پیلے پھولوں سے سجایا گیا تھا، اینٹرنس سے لے کر سٹیج تک ساری راہداری کو خوبصورتی سے سجایا گیا، ہالہ ایک سال سے انکے ساتھ ہی رہ رہی تھی، کرنل وحید نے اسے باپ کی کمی محسوس نہیں ہونے دی تبھی آج وہ پورے استحقاق سے بھاگ بھاگ کر ساری تیاریاں دیکھ رہی تھی.

لیکن جس کی شادی ہو رہی تھی وہ صبح سے غائب تھی.

ہالہ میرا بچہ ادھر آؤ۔"کرنل وحید نے سیڑھیوں سے اترتی ہاتھوں میں پھولوں کی" ٹوکری پکڑے اسے آواز دی تو وہ "جی بابا" کہہ کر ٹوکری میز پر رکھتی انکے ساتھ چل پڑی۔

ہالہ سفید گھٹنوں تک آتی فراک جس کے سامنے کی طرف ڈل گولڈن کلر کا کام کیا ہوا تھا کے ساتھ کیپری پہنے دوپٹہ دائیں کندھے پر لٹکائے اپنے سٹریٹ بالوں کو کھلا چھوڑے ہلکے ہلکے میک اپ کے ساتھ کانوں میں گولڈن آویزے پہنے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

جب ہالہ کرنل وحید کے پاس پہنچی تو انہوں نے پیار سے اسے اپنے ساتھ لگایا، وہ ہولے سے مسکرادی۔

ہماری بیٹی بہت پیاری لگ رہی ہے۔" کرنل وحید نے اسکے بالوں پر بوسہ دیتے کہا"

میرے بابا بھی بہت ہینڈسم لگ رہے ہیں۔" ہالہ نے شرارت سے کہا تو وہ مسکرا"
.دیئے

بھئی دو اتنی پیاری پیاری پریوں کا باپ ہوں، ہینڈسم تو ہوں گا نا۔" کرنل وحید نے اپنی"
.واسکٹ پر سے نادیدہ دھول صاف کرتے کہا تو وہ دونوں ہنس پڑے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا ہنال کدھر ہے، کب آئے گی کچھ بتایا اسنے؟" ہالہ اب انکے ساتھ چلتی چلتی ہنال"
.کے کمرے میں پہنچی

نہیں کچھ نہیں معلوم کدھر ہے اور کب آئے گی، کافی دفعہ فون بھی ٹرائے کیا ہے"
مگر اٹھا نہیں رہی۔" کرنل وحید نے ہالہ کو بیڈ پر بٹھایا اور خود سامنے پڑے صوفے پر بیٹھ

گئے۔

لیکن بابا، ضرار بھائی اور انکی فیملی نکل چکی ہے وہ لوگ کسی بھی وقت پہنچ جائیں گے" اور ہنال کا کچھ پتہ ہی نہیں، انکا نکاح ہے آج اور وہ صبح سے لاپتہ ہیں۔" ہالہ نے فکر مندی سے کہا

ہنال کو معلوم ہے کہ آج اسکا نکاح ہے وہ آجائے گی، تم فکر نہیں کرو، مجھے تم سے کچھ" بات کرنی ہے!" کرنل وحید نے تمہید باندھے بغیر بات شروع کی۔

بابا، آپکو اجازت کی ضرورت نہیں آپ حکم کریں۔" ہالہ بیڈ سے اٹھ کر صوفے پر" بیٹھے کرنل وحید کے گھٹنوں میں جا بیٹھی تو وہ مسکرا دیئے۔

بیٹا میں گھما پھرا کر بات نہیں کروں گا، مجھے تم بالکل ہنال کی طرح عزیز ہو، یہ مت"

سمجھنا کہ میں تمہیں بوجھ سمجھتا ہوں ایسا کچھ نہیں لیکن ایک نہ ایک دن بیٹیوں کو انکے گھر رخصت کرنا ہی ہوتا ہے یہی زمانے کا دستور ہے، بیٹا آج ہنال کے ساتھ ساتھ تمہارا بھی نکاح ہے، لڑکا بہت اچھا ہے تمہیں خوش رکھے گا، شکل وصورت میں بھی اچھا ہے لیکن میں تمہاری رضامندی کے بغیر کچھ نہیں کرنا چاہتا، آخری فیصلہ تمہارا ہی ہو گا، اگر تم ہاں کرتی ہو تو مجھے خوشی ہو گی اور اگر انکار کرتی ہو تو سر آنکھوں پہ، یہ تمہارا حق ہے میری جان." کرنل وحید نے ہالہ کو صوفے پر اپنے برابر بٹھاتے پیار سے کہا.

بابا، آپکے لئے تو جان حاضر ہے، مجھے آپکے کسی فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں، آپ نے" جو بھی لڑکا میرے لئے پسند کیا ہو گا یقیناً وہ اچھا ہی ہو گا." ہالہ نے نم آنکھوں سے اپنی رضامندی ظاہر کی تو کرنل وحید نے بے اختیار اسے اپنے سینے سے لگایا.

شکریہ میرا مان سلامت رکھنے کے لیے، میرا فرمانبردار بچہ." انہوں نے ہالہ کی" آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو صاف کرتے اسے شفقت سے دیکھا.

.باہر سے ابھرتے شور کو سن کہ وہ دونوں باپ بیٹی کمرے سے باہر نکلے

میجر ضرار سفید سوٹ پر گرین واسکٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کئے اپنی تمام تر وجاہت سمیٹے ہجوم کے درمیان کھڑا تھا،اسفند، خضر، فخر اور باقی لڑکے آگے پیچھے .ڈھول کی تھاپ پر بھنگڑے ڈال رہے تھے

.لیکن ایک انسان کی کمی وہاں ہر ایک کو آج بھی زنجیدہ کئے ہوئے تھی

.جس انسان کے بغیر انکا ہر کام نامکمل ہوتا تھا

.وہ آج آسمان سے ان کو مسکرا کر دیکھ رہا ہو گا

انکا مہندی اور نکاح کا فنکشن ایک ساتھ تھا اور پھر صبح برات کے ساتھ ہنال کی رخصتی .تھی

ڈھول کی آواز بند ہوئی تو ان سب لڑکوں کے عجیب و غریب ڈانس بھی اپنے اختتام کو پہنچے،

.لڑکے والوں کا شاندار استقبال کیا گیا

.فخر کی نظریں بار بار کسی کو ڈھونڈ رہی تھیں

تبھی اسکا انتظار ختم ہوا، ہالہ اسے سامنے ہنال کی والدہ کے ساتھ ایک کونے میں کوئی بات کرتی نظر آئی، ایک سال بعد وہ اسے دیکھ رہا تھا مگر وہ اب بھی ویسی ہی تھی.

"روندو"

.اسکی آنکھوں میں موجود نمی پہ آج وہ اسکو یہ خطاب دیئے بغیر نہ رہ پایا

وہ اسے پریشان لگ رہی تھی، بار بار اپنے بالوں میں انگلیاں چلاتی، وہ فون پر کسی کا نمبر ڈائل کر رہی تھی.

.ضرار کو سٹیج پر بٹھایا گیا

.لیکن اکیلے دلہا کا کیا کرنا دلہن تو غائب تھی

اب تو واقعی سب کو پریشانی ہو رہی تھی، نکاح کا وقت قریب آتا جا رہا تھا لیکن ہنال کا کوئی اتہ پتہ نہیں تھا.

ضرار کو بھی کسی گڑبڑ کا احساس ہوا تو وہ سامنے اینٹرنس میں کھڑے کرنل وحید کی جانب بڑھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سر، کیا بات ہے، آپ سب کچھ پریشان لگ رہے ہیں." ضرار کی آواز پر انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا.

"ارے برخوردار، اب تو داماد بننے جا رہے ہو، سر تو نہ بولو." انہوں نے ضرار کی اگلی بات کو نظر انداز کر کے مسکراتے ہوئے کہا.

"جی سر، میرا مطلب نو سر،...." ضرار کے گڑبڑانے پر انہوں نے قہقہہ لگایا تو ضرار بھی مسکرا دیئے.

"آپ نے بتایا نہیں." اسکے دوبارہ استفسار پر کرنل وحید نے گہرا سانس بھرا.

"برخوردار آپکی ہونیوالی بیگم کا انتظار ہو رہا ہے، صبح سے غائب ہے، فون بھی نہیں اٹھا رہی." کرنل وحید کی نظریں گیٹ کی جانب ہی تھیں.

میجر ضرار کا دماغ بھک سے اڑا.

اسنے فون نکالا اور ہنال کے نمبر پہ بے شمار کال کر ڈالیں.

کوئی آٹھویں کال پر فون اٹھایا گیا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واؤ،ابھی شادی ہوئی نہیں ہے اور شوہروں والے نخرے شروع کر دیئے ہیں۔"اس "
.سے پہلے کہ ضرار کچھ کہتا ہنال کی آواز سپیکر پر ابھری

میرا دماغ بہت خراب ہے ہانی،اب اگر تم بولیں تو میں نے اتر جانا ہے گاڑی سے۔""
کسی لڑکے کی آواز پر ضرار نے موبائل کان سے ہٹا کر نمبر چیک کیا،لیکن وہ ہنال کا ہی
.نمبر تھا،لیکن وہ کس لڑکے کے ساتھ تھی اور کیوں جبکہ آج اسکا نکاح تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بکواس نہیں کرو اور چپ کر کے بیٹھو،میجر کی کال ہے اور یہ سب تمہاری وجہ سے ہو"
.رہا ہے گینڈے۔"ایک بار پھر ہنال کی آواز آئی

السلام علیکم میجر،ایم ریئلی ریئلی سوری،میں بس پانچ منٹ میں پہنچ رہی ہوں،آپ"
بابا کو بھی بتا دیجیے گا وہ پریشان ہو رہے ہوں گے۔"ہنال نے شرمندہ سے لہجے میں کہا تو
ضرار کو کچھ تسلی ہوئی

ہنال آپ کس کے ساتھ ہیں؟آج نکاح ہے ہمارااور آپ صبح سے غائب ہیں۔"میجر ضرار نے رعب دار لہجے میں کہا۔

میں آ کے آپکو سب بتاتی ہوں نا،ابھی تھوڑاانتظار کریں پلیز،ملتے ہیں پھر،۔للہ خافظ۔"ہنال نے اللہ خافظ کہہ کر کال منقطع کی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیاہوا؟کہاں ہے ہنال؟"کرنل وحید نے ضرار سے استفسار کیاتواسنے اپنے تاثرات نارمل کئے۔"

وہ پہنچ رہی ہیں پانچ منٹ میں،آپ پریشان نہ ہوں۔"ضرار نے انہیں تسلی دی"

کچھ ہی دیر گزری تھی کہ گیٹ میں ہنال کے ساتھ ساتھ کوئی لڑکا بھی آتاد کھائی دیا۔

ہنال اس وقت اپنے آرمی یونیفارم میں تھی، جبکہ ساتھ موجود لڑکا ضرار کے لیے ایک اجنبی چہرہ تھا.

ہنال اور وہ لڑکا کسی بات پر بحث کرتے ہوئے آرہے تھے. جب سامنے کھڑے ضرار کو دیکھ کر ہنال مسکرائی اور ساتھ موجود لڑکے کو کچھ کہا تو اسنے قہقہ لگایا

کدھر تھی تم ہنال، یہ کیا طریقہ ہے، تمہارا نکاح ہے آج اور تم باہر گھوم رہی ہو. """
کرنل وحید نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا

ضرار خاموش کھڑا بس اس لڑکے کو گھور رہا تھا.

اور تم عائق، کم از کم تم سے مجھے یہ امید نہیں تھی، تم بتا تو سکتے تھے نا ہمیں کہ یہ تمہارے ساتھ ہے، کس قدر پریشان کیا ہے تم دونوں نے ہمیں." کرنل وحید کی توپوں کا رخ اب عائق کی جانب تھا.

.ضرار کرنل وحید کی بات پر جتنا حیران ہوتا اتنا کم تھا

.انکل وہ..."عائق نے بولنا شروع کیا تو ہنال نے بیچ میں ہی اسکی بات کاٹی"

چپ کرو تم، میں بتاتی ہوں بابا آپکو،"

میری آج کی جوائننگ تھی تو میں ہیڈ کوارٹر گئی تھی، پھر نیو مشن کے حوالے سے ایک بریف میٹنگ کی وجہ سے شام ہو گئی، لیکن میں گارڈ انکل کو کہہ کر گئی تھی کہ آپکو انفارم کر دیں اور پھر یہ عائق، اسنے آج منگنی کر لی بابا اور بتایا تک نہیں مجھے، اوپر سے جب میں اسکے گھر پہنچی تو جناب الٹا مجھ پہ چیخ رہے تھے کہ میں نے اسے اپنے نکاح میں نہیں بلایا، باقاعدہ کارڈ بھیجا تھا اسے، لیکن میں نے فون کر کے آنے کو نہیں کہا اس لئے یہ ڈرامے کر رہا تھا، اتنی منتیں کر کے، گھسیٹ کر لائی ہوں اس ذلیل کو." ہنال نے چبا چبا کر کہا اور آخر میں اپنی کہنی عائق کے پیٹ میں دے ماری تو وہ کراہ کے رہ گیا.

.ضرار تو اب بھی نا سمجھی سے سب دیکھ رہا تھا

حد ہے، چھوٹے بچے ہو کیا تم عائق، گھوڑے جتنا قد نکل آیا مگر عقل نہیں آئی،"
تمہیں تو بعد میں پوچھوں گا، ہنال تم جاؤ اور جا کر تیار ہو پہلے ہی بہت دیر ہو گئی ہے۔"
۔کرنل وحید نے غصے سے دونوں کو گھورتے ہوئے کہا، عائق کا تو حلق خشک ہو گیا

۔ہنال نے لاتعلق سے کھڑے ضرار کو دیکھا، دونوں کی نظریں ملیں

۔ضرار کی آنکھوں میں شکوہ واضح تھا

۔ہنال نے دونوں کان پکڑ کہ بے آواز اسے سوری کہا تو اسکے ہونٹوں پہ تبسم ابھرا

ہنال اسے نارمل ہوتا دیکھ کر گھر کے اندر کی جانب بڑھ گئی جبکہ عائق اب ضرار سے مل
۔رہا تھا

راہداری میں ہی اسے ہالہ بھی نظر آ گئی، جب ہالہ کی نظر اس پڑی تو وہ تقریباً بھاگتے

.ہوئے اس تک پہنچی

شکر للہ کا، کدھر تھیں آپ، ہم کتنا پریشان ہو رہے تھے." ہالہ کو جواب دیئے بغیر وہ"
.اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے روم کی جانب بڑھی

ہالہ یہ سب بعد میں، پہلے ہی اس عائق نے اتنا دماغ خراب کیا ہے، اب تم ایسا کرو"
جلدی سے میرا ڈریس دو مجھے تیار ہونا ہے." ہنال اپنے بوٹس اور بیرٹ اتاری بولی تو
.ہالہ نے جلدی سے وارڈروب سے اسے اسکا ڈریس نکال کر دیا

.جسے جلدی سے پکڑ کر وہ واشروم میں گھس گئی

تقریباً پانچ منٹ بعد وہ فریش ہو کر باہر نکلی،

گرین شارٹ فراک جسکے گلے پر سفید موتیوں کا خوبصورت کام کیا گیا تھا کہ ساتھ
.گرین کیپری پہنے وہ دھلا چہرہ لئے باہر آئی

ہالہ نے اسکا سارا سامان ڈریسنگ کے سامنے رکھا ہوا تھا، ہنال مسکرا کر ڈریسنگ کے سامنے بیٹھی اور ہیلز پہننے لگی، ہالہ نے اسکے بالوں کی چٹیا بنا کر ایک سائیڈ پر ڈالی، جس میں سے چند لٹیں اسکے چہرے کے اطراف میں گری تھیں.

میک اپ اسنے کافی لائٹ ہی کیا تھا، دروازے پر دستک کی آواز پر ہالہ آگے بڑھی، سامنے کرنل وحید کے ساتھ مولوی صاحب اجازت کے لئے کھڑے تھے، ہادیہ بیگم بھی انکے ساتھ تھیں.

ہالہ نے جلدی سے ہنال کے سر پہ ڈوپٹہ اوڑھایا اور انہیں اندر آنے کی اجازت دی.

ہنال ڈریسنگ کے سامنے ہی بیٹھی رہی، مولوی صاحب اور کرنل وحید اسکے سامنے بیٹھے اور نکاح کی رسم شروع کی گئی.

.نکاح کے پیپرز اسکے سامنے رکھے گئے

"ہنال وحید ولد وحید عالم آپکا نکاح ضرار حیدر ولد حیدر شیراز سے بہ عوض حق مہر دس لاکھ روپے سکہ رائج الوقت طے پایا ہے، کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے".

.کرنل وحید اٹھ کر ہنال کے پاس گئے اور اسکے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا

.مجھے قبول ہے۔"ہنال نے بغیر کوئی آنسو بہائے اپنی رضامندی دی"

.کیا آپکو قبول ہے؟"ایک بار پھر سوال دہرایا گیا "

"قبول ہے".

"کیا آپکو قبول ہے؟ "

". قبول ہے"

.اگر کہا جائے کہ ایک سوال زندگی بدل دیتا ہے تو اس بات پہ یقین کر لینا چاہیے

.ہنال نے نکاح نامے پر دستخط کئے تو ان سب نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے

.ہنال کے بعد ہالہ سے اسکی رضامندی پوچھی گئی

.جو سر جھکائے بیٹھی تھی

ہالہ بنتِ عبداللہ آپکا نکاح فخر رضوان لغاری ولد رضوان لغاری کے ساتھ بہ عوض"

"حق مہر دس لاکھ روپے سکہ رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپکو قبول ہے؟

مولوی صاحب کے پوچھنے پر کمرے میں خاموشی چھا گئی، کافی دیر جب کوئی جواب نہ ملا تو مولوی صاحب نے اپنے الفاظ دہرائے

ہالہ بنتِ عبداللہ آپکا نکاح فخر رضوان لغاری ولد رضوان لغاری کے ساتھ بہ عوض"

"حق مہر دس لاکھ روپے سکہ رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے؟

.وہ غائب دماغی سے بیٹھی کسی اور ہی دنیا میں پہنچی ہوئی تھی

.ہادیہ بیگم نے آگے بڑھ کر اسے کندھے سے ہلایا تو اسنے نا سمجھی سے انکی جانب دیکھا

.بیٹا مولوی صاحب پوچھ رہے ہیں آپ سے ."انکی بات پر وہ حال میں پہنچی"

قبول ہے، قبول ہے، قبول ہے ."اسنے ایک ہی سانس میں جواب دیا اور پھر دستخط"

.کئے

.دعا کے بعد کرنل وحید اپنی دونوں بیٹیوں کو پیار دے کے باہر چلے گئے

.ہادیہ بیگم بھی نم آنکھوں سے مسکرائیں

اگر ہالہ سے پوچھا جاتا کہ دنیا کا سب سے مشکل کام ہے تو وہ بتاتی، اپنے باپ کے مان کو سلامت رکھ کے خود کو ایک ایسے انسان کے نکاح میں دینا جسکا نام تک آپکو معلوم نہ ہو.

.ایک کے بعد ایک آنسو اسکی آنکھوں سے پھسلتا گیا کہ آخر اسکی ہچکی بندھ گئی

آئینے میں اپنا دپٹہ درست کرتی ہنال نے چونک کر ہالہ کو دیکھا جو زور و شور سے آنسو بہا رہی تھی.

"ہالہ میری جان، کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو ایسے، کسی نے زبردستی کی ہے تمہارے ساتھ، بتاؤ مجھے، ادھر دیکھو." ہنال نے بیڈ پہ بیٹھتے اسکی ٹھوڑی اوپر کرتے ہوئے پوچھا تو وہ ہنال کے گلے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی.

"ہالہ دیکھو تم مجھے پریشان کر رہی ہو، بتاؤ تو آخر ہوا کیا ہے؟" ہنال نے اسے خود سے الگ کرتے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مم... مجھے نہیں جانا بابا اور ماما کو چھوڑ کہ." وہ ہچکیوں کے درمیان بولتی ہنال کو اتنی کیوٹ لگی.

"کیا یار، ڈرا دیا تم نے، مجھے لگا پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے جو ایسے رو رہی ہو، دیکھو ہالہ، بیٹیاں پرائی ہوتی ہیں جیسے ڈائیلاگ تو نہیں ماروں گی میں، لیکن اتنا ضرور کہوں گی، تمہارا شوہر ایک اچھا انسان ہے وہ تمہیں خوش رکھے گا اور اب بابا کے سامنے ایسے مت

رونا وہ پریشان ہوں گے۔" ہنال نے اسکے سر پر چپت لگاتے کہا تو وہ بوجھل دل سے مسکرادی۔

ضرار اور فخر سے رضامندی لینے کے بعد ہر طرف مبارکباد کا شور گونجا۔

فخر کی بتیسی تو اندر جانے کا نام نہیں لے رہی تھی وہ ہر جگہ اچلتا پھر رہا تھا جبکہ ضرار قدرے مطمئن سا سٹیج پہ ہی بیٹھا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خضر اور عزہ ایک ساتھ کھڑے بہت جچ رہے تھے، حضر نے مشن ختم ہونے کے بعد فخر کو عزہ کے لئے اپنی پسندیدگی کے متعلق بتایا تھا، اسکا خیال تھا کہ فخر کی وہ بھائیوں والی غیرت جاگ جائے گی اور پھر سب ختم۔

لیکن ایسا تب ہوتا نا جب فخر نارمل ہوتا وہ تو ٹھہرا اسد اکا ابنارمل انسان۔

خضر بات سن کے فخر نے اسے گلے لگایا اور اسکا ساتھ دیا۔

. تین ماہ پہلے ہی عزہ اور خضر کی منگنی ہوئی تھی

اسفند فخر کو کھینچ کھینچ کر روک رہا تھا کہ بھائی ٹک جا کیوں تماشے لگا رہا ہے پر اسکے تو جیسے پر پرزے سب ڈھیلے تھے .

تھوڑی دیر بعد ہنال کو لایا گیا، کرنل وحید کے بازو کو پکڑے راہداری میں سہج سہج کر قدم رکھتی وہ سیدھا ضرار کے دل میں اتر رہی تھی .

ہنال کے چہرے کی مسکراہٹ اسے بتا رہی تھی کہ وہ خوش ہے .

سٹیج کے قریب پہنچ کر ضرار نے اپنی مضبوط ہتھیلی اسکے سامنے کی تو ہنال نے مسکرا کر اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دیا اور اسکے برابر بیٹھ گئی .

اسکا ہاتھ ابھی بھی ضرار کے ہاتھ میں تھا .

اس سے اگر کوئی پوچھتا کہ دنیا کی حسین ترین عورت کون ہے تو وہ بلاشبہ اپنی بیوی کا نام

لیتا

.فخر کی نظریں ہالہ کو تلاش کر رہی تھیں پر وہ تو جیسے روح پوش ہو گئی تھی

ناچار اسے ہی اندر جانا پڑا، ابھی وہ لاؤنج میں ہی تھا جب ہالہ اسے عائق کے ساتھ کھڑی نظر آ گئی.

"لیکن اپنی دوست کی وجہ سے آپ نے مجھے بھی اپنی انگیجمنٹ کا نہیں بتایا، یہ کیا بات ہوئی." وہ ناراض ہوتی بولی تو عائق مسکرایا.

"میں نے تو چلیں منگنی چھپائی، آپ نے تو خیر سے نکاح ہی چھپ چھپا کہ کر لیا." وہ بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا.

"مجھے تو خود آج پتہ چلا کہ میرا نکاح ہو رہا ہے، آپکو خاک بتانا تھا." اسکے فیس

.ایکسپریشن دیکھنے لائق تھے

.فخر چلتا ہوا انکے پاس پہنچا تو عائق نے نکلنے میں عافیت جانی

چلیں آپ دولہے میاں سے بات کریں، گلے شکوے تو ہوتے رہیں گے."عائق اپنی
.بات کہہ کر وہاں سے نکل لیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کون سے دولہے میاں،،،عائق بھائی واپس آئیں اور ذرا ایکسپلین کریں."ہالہ بھی
اسکے پیچھے ہی جانے کے لئے بڑھی

.پر اسکا بازو ایک مضبوط گرفت میں تھا

آپ، چھوڑیں میرا ہاتھ، یہ کیا طریقہ ہے، شرم آنی چاہیے آپکو، میں کسی کی منکوحہ
ہوں."ہالہ نے غراتے ہوئے اپنا ہاتھ فخر کی گرفت سے نکالنا چاہا مگر اسکی گرفت اتنی

.کمزور نہیں تھی

"ماشاللہ، تو آپکا نکاح ہو گیا ہے، مبارک ہو، ویسے نام کیا ہے آپکے شوہر نامدار کا؟" فخر نے جان بوجھ کر اس سے پوچھا کیونکہ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ خیر سے اسے پتہ ہی نہیں .کہ اسکا نکاح کس سے ہوا ہے

"وہ....وہ...انکا نام...نام کیا تھا انکا." ہالہ پہلے تو سوچتی رہی لیکن اس نے اتنی غائب .دماغی سے ہاں کی تھی کہ اپنے شوہر کا نام بھی نہ سن سکی

"ہاہاہا..... للہ کی بندی، اتنا تک تو پتہ نہیں آپکو کہ آپکے شوہر کا نام کیا ہے اور کتنے دھڑلے سے بتا رہی ہیں کہ میرا نکاح ہو گیا ہے." فخر اسے جان بوجھ کر زچ کرنے .لگا

تو آپکو کیا مسئلہ ہے، میرا نکاح جس سے مرضی ہوا ہو.... میں آپکو بتانے کی پابند نہیں" ہوں." ہالہ کی بات پر فخر کے تاثرات سنجیدگی میں بدلے.

کیوں نہیں پڑتا کوئی فرق، بالکل پڑتا ہے اور آپ مجھے جواب دینے کی پابند ہیں، کچھ دیر" پہلے میں نے للہ اور اسکے رسول کو حاضر ناظر جان کر آپکو اپنے نکاح میں لیا ہے، مسز ہالہ فخر لغاری." جیسے جیسے وہ بول رہا تھا ویسے ہی ہالہ کے چہرے پر ایک رنگ آکر گزر رہا تھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرا نکاح، آ... آپ سے." اسنے لڑکھڑاتی آواز میں پوچھا".

جی، مجھ معصوم سے ہوا ہے آپکا نکاح، اتنی بھی کیا لاعلمی کے شوہر کا نام ہی نہیں پتہ." "" اب کی بار فخر نے شکوہ کیا.

مجھے کیسے پتہ ہوتا، آپ کے ساتھ ایسا ہوتا تو آپکو پتہ چلتا، بہن صبح سے غائب تھی اور" آپکو آپکے نکاح سے ایک گھنٹہ پہلے بتایا جا رہا ہو کہ آپکا نکاح ہے، مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر ہو کیا رہا ہے".

ہالہ سارا غصہ بھلائے بڑے مزے سے اپنی کیفیات اس سے شئیر کر رہی تھی.

اچھا اب تو قبول کر لیا نا آپ نے مجھے، اب جو بھی ہوں جیسا بھی ہوں آپکو ویسے ہی مینج" کرنا پڑے گا، رات کو میں خراٹے لیتا ہوں وہ بھی کافی بھیانک قسم کے پر مجھے پتہ ہے آپ سنبھال لیں گی اور کبھی کبھی نیند میں ہاتھ پیر بھی چلاتا ہوں لیکن آپ فکر نہیں کریں آپکو نہیں ماروں گا اور سب سے ضروری بات مجھے کبھی کبھی مرگی کے دورے بھی پڑتے ہیں لیکن کوئی نہیں اتنا تو بندے میں ڈفیکٹ ہوتا ہی ہے، بتائیں قبول ہے؟" فخر اسے ڈرانے کے لئے کہہ رہا تھا اور اسکے تاثرات دیکھ کر بمشکل اپنا قہقہہ روکے بیٹھا تھا.

ہٹیں یہاں سے۔"ہالہ خوف کے مارے فخر کی گرفت سے اپنا بازو چھڑاتی بغیر اسکی جانب دیکھے وہاں سے بھاگی

.اور فخر کے اندر چھپے شیطان کو اندر تک طمانیت ملی

سٹیج پر وہ سب کھڑے آج خوش اور مطمئین تھے، جہاں راہِ حق میں انہیں قربانیاں دینی پڑیں وہیں للہ نے اپنے صابر بندوں کو انکے صبر کا پھل بھی دیا تھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.صوفے کی بیک پر کھڑے عزہ اور خضر، فخر اور ہالہ کی نوک جھونک پر مسکرا رہے تھے

میجر ضرار اپنی متاعِ حیات کو پا کر خوش تھا، اسفند اور عائق فخر کے کئے گئے کرتوتوں سے ہالہ کو خبردار کر رہے تھے،

.اور فخر بیچارا اسے اپنی صفیاں دے رہا تھا

.ان سب کی زندگی ابھی بھی مکمل نہیں تھی مگر وہ شکر ادا کرنے والے تھے

.کلک کی آواز پر انکی مسکراہٹوں کو کیمرہ مین نے ہمیشہ کے لیے قید کر لیا

.آسمان سے انکو یوں خوش باش دیکھتے انکے ساتھی نے انکی دائمی خوشیوں کی دعا کی

ختم شدہ

السلام علیکم پیارے ریڈرز

الحمدللہ آج میری پہلی تحریر اپنے اختتام کو پہنچی

میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے کہ میں رومانوی تحریر سے ہٹ کر لکھوں، جسے زیادہ تر لوگ پسند بھی نہیں کرتے، لیکن میں نے دائرہِ تہذیب کے اندر رہ کر لکھنے کی کوشش کی ہے اگر پھر بھی کسی کی دل آزاری ہوئی ہو تو میری طرف سے معذرت

لکھنے کا آغاز بس شغل مستی میں کیا لیکن پھر بھی آپ سب نے پسند کیا، اسکے لئے میں تہہ دل سے آپکی مشکور ہوں

.آپکے قیمتی وقت کے لئے شکریہ

فی امان اللہ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین